Armghan-e-Hijaz

Translated

By

Mian Abdul Rasheed

Publishers

Shaikh Ghulam Ali & Sons

ارمغانِ حجاز

اقبالؒ

رباعیات

حضورِ رسالت

میں اردو ترجمہ

میاں عبدالرشید

شیخ غلام علی اینڈ سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ، پبلشرز

لاہور ○ حیدرآباد ○ کراچی

۱۴۱۷

marfat.com

© جملہ حقو[illegible]

ارمغانِ حجاز مع سلیس اُردو ترجمہ کی کتابت [illegible] ڈیزائن اور ٹائیٹل [illegible] کے جملہ حقوق بحق
شیخ غلام علی اینڈ سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ [illegible] محفوظ ہیں [illegible] فوٹو کاپی یا
نقل نہ کرے ورنہ نقصان کا وہ خود [illegible] گا۔

طابع : شیخ نیاز احمد

مطبع : [illegible]

اشرفیہ پارک فیروزپور روڈ لاہور

طبع اول : ستمبر ۱۹۹۲ء

SH. GHULAM ALI & SONS (PVT) LAHORE

قیمت : Rs 100

مقام اشاعت

شیخ غلام علی اینڈ سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ، پبلشرز

۱۹۹۔ سرکلر روڈ چوک انارکلی لاہور ۵۴۰۰۰ (پاکستان)

۱۷۴۷

marfat.com

فہرستِ مضامین

صفحہ	مضمون	نمبر شمار
5	پیش لفظ	۱
۸	حضورِ حق	۲
۱۰	(رباعیات)	۳
۴۰	حضورِ رسالت	۴
۴۲	(رباعیات)	۵
۱۲۲	حضورِ ملت	۶
۱۲۴	(رباعیات)	۷
۲۰۴	حضورِ عالم انسانی	۸
۲۰۶	تمہید (رباعیات)	۹
۲۵۰	بہ یارانِ طریق	۱۰
۲۵۲	بہ یارانِ طریق (رباعیات)	۱۱

۱۷۴۳

marfat.com

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

ایک دن شیخ نیاز احمد صاحب غریب خانہ پر تشریف لائے ۔ آپ شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشرز کے مینجنگ ڈائریکٹر ہیں ۔ علامہ اقبالؒ کی تصانیف اسی ادارہ نے اہتمام کے ساتھ شائع کی ہیں ۔ انہوں نے فرمایا کہ جیسے میں کبھی کبھی اپنے کالم "نورِ بصیرت" میں علامہؒ کے فارسی کلام کا ترجمہ نثر میں دیتا ہوں ، اس طرح اقبالؒ کے سارے فارسی کلام کا ترجمہ کر دوں ۔ میں نے ہامی بھر لی ۔ کام میری مرضی کا تھا اور اس سے پہلے بعض قارئین مجھے یہ بات کہہ چکے تھے ۔

صرف ایک مشکل تھی اور وہ یہ کہ آنکھوں میں تکلیف کے باعث میں لکھنے پڑھنے کا زیادہ کام نہیں کر سکتا ۔ اللہ تعالیٰ نے یوں مدد فرمائی کہ میرے محترم دوست خان عزیز الرحمٰن خان اس کام میں میرا ہاتھ بٹانے پر تیار ہو گئے ۔ خان صاحب علم دوست آدمی ہیں ۔ ویسے تو وہ قرآن پاک کے طالب علم ہیں ، مگر چونکہ اقبالؒ نے قرآن پاک ہی کے موتی اپنے اشعار میں پروئے ہیں ، اس لیے وہ کلامِ اقبالؒ سے بھی گہرا شغف رکھتے ہیں ۔ خان صاحب ہر روز تشریف لاتے اور ہم ایک گھنٹہ

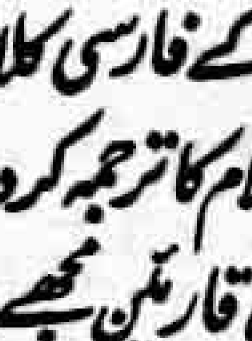

marfat.com

یا اس سے کم وبیش وقت مطالعۂ اقبالؒ پر صرف کرتے۔ خان صاحب نہ صرف ترجمہ لکھتے جاتے بلکہ ان کے ساتھ تبادلۂ خیالات سے بعض الفاظ کے معنی اور کئی اشعار کے مطالب زیادہ واضح ہوئے۔

ہم نے اس کام کی ابتداء "زبورِ عجم" سے کی۔ علامہؒ کو اپنی اِس کتاب پر ناز تھا۔ اس کے آخر میں "گلشنِ رازِ جدید" ہے، جو خاصے دقیق مضامین پر مشتمل ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ترجمہ میں کوئی خاص مشکل پیش نہ آئی۔ اس کے بعد "پیامِ مشرق" کا ترجمہ شروع کیا۔ ساتھ ہی "ارمغانِ حجاز" کا ترجمہ بھی ہوگیا۔ پھر مثنوی "اسرار و رموز" شروع کی۔ "رموزِ بیخودی" کے بعض اشعار کا ترجمہ کرنے میں کچھ مشکل پیش آئی۔ بہرحال یہ مرحلہ بھی طے ہوا۔ اس کے بعد مثنوی "پس چہ باید کرد" اور "مسافر" کا ترجمہ کیا۔ آخر میں "جاوید نامہ" کے ترجمہ سے کام اختتام پذیر ہوا۔

ہم نے ترجمہ آسان اور مطالب قابلِ فہم بنانے کی پوری کوشش کی ہے۔ فیصلہ قارئین کے ہاتھ میں ہے۔ کوئی بات پسند آئے، تو ہمارے لیے دعا کریں۔ غلطی نظر آئے، تو مطلع فرمائیں۔

عبدالرشید

۱۷۴۶

marfat.com

۱۴۳۷

marfat.com

حضورِ حق

خوش آں راہی کہ سامانے نگیرد
دلِ او پندِ یاراں کم پذیرد
بہ آہے سوزناکش سینہ بخشائے
زیک آہش غمِ صد سالہ میرد!

marfat.com

۹

پڑھنے والے سے

- خوش نصیب ہے وہ مسافر، جو زادِ راہ سے بے نیاز ہے ،
جس کا دل دوستوں کی نصیحت قبول نہیں کرتا .
(کہ سفر میں سامان ہونا چاہیے)
- اس کی آہِ سوزناک کے سامنے اپنا سینہ کھول دے ،
کیونکہ اس کی ایک آہ سے سو سال کا غم ختم ہو جاتا ہے .
(اقبالؔ اپنی طرف اشارہ کر رہے ہیں)

marfat.com

بسم الله الرحمن الرحیم

حضورِ حق

۱

دلِ ما بیدلاں بردند و رفتند
مثالِ شعله افسردند و رفتند
بیا یک لحظه با عاماں درآمیز
که خاصاں باده‌ها خوردند و رفتند

سخن‌ها رفت از بود و نبودم
من از خجلت لبِ خود کم کشودم
سجودِ زنده مرداں می‌شناسی
عیارِ کارِ من گیر از سجودم!

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضورِ حق تعالیٰ

۱

- (اے اللہ!) تیرے (برگزیدہ) بندے ہم بے دلوں کے دل چھین کر رخصت ہو گئے
وہ شعلے کی طرح بجھے اور چلے گئے۔
- آ۔ اب لحہ بھر کے لیے ہم عامیوں کی صحبت اختیار کر،
خواص تو (تیری محبت کی) شراب سے لطف اندوز ہو کر چلے گئے۔

- میری ہستی و نیستی کے بارے میں باتیں ہو رہی تھیں،
لیکن میں شرمندگی کے باعث (خاموش رہا)۔
- تُو زندہ مردوں کے سجدوں کو پہچانتا ہے۔
میرے کام کے معیار کا اندازہ میرے سجدوں سے کر لے۔
(یعنی میرے سجدے بے ذوق اور کم قیمت ہیں)

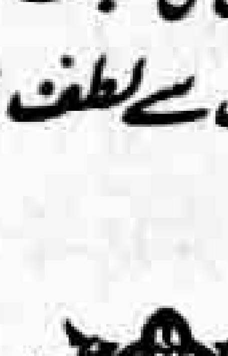

marfat.com

دلِ من در کشادِ چون و چند است
نگاہش از مہ و پرویں بلند است
بدہ ویرانہ‌ٔ در دوزخ او را
کہ ایں کافر بسے خلوت پسند است!

چہ شور است ایں کہ در آب و گِل افتاد
زیک دل عشق را صد مشکل افتاد
قرار یک نفس بر من حرام است
بمن رحمے کہ کارم با دل افتاد!

جہاں از خود بروں آوردۂ کیست؟
جمالش جلوۂ بے پردۂ کیست؟
مرا گوئی کہ از شیطاں حذر کن
بگو با من کہ او پروردۂ کیست؟

- میرا دل دنیا کے مسائل حل کرنے میں مصروف ہے ،
(حالانکہ) اس کی نگاہ چاند اور ثریا سے بھی بلند ہے ۔
- اسے دوزخ میں کوئی ویرانہ عطا کر ،
کیونکہ یہ کافر (دل) بہت تنہائی پسند واقع ہُوا ہے ۔

- یہ کیا شور ہے جو میرے بدن میں برپا ہُوا ،
ایک دل کے ہاتھوں عشق سیکڑوں مصیبتوں میں مبتلا ہو گیا ۔
- میرے لیے ایک لمحہ کا چین بھی حرام ہے ،
مجھ پر رحم کر کیونکہ میرا واسطہ دل سے آ پڑا ہے ۔

- کس نے جہان کو اپنے اندر سے پیدا کر دیا ہے ،
اس کا جمال کس کا جلوۂ بے پردہ ہے ۔
- آپ مجھے کہتے ہیں کہ شیطان سے بچ کر رہ ،
یہ تو بتائیں کہ شیطان کس کا پروردہ ہے ۔

marfat.com

۲

دلِ بے قیدِ من در پیچ و تابیست
نصیبِ من عتابے یا خطابیست؟
دلِ ابلیس هم نتوانم آزرد
گناهِ گاه گاهِ من صوابیست

صَبَنْتِ الْكَاسَ عَنَّا اُمَّ عَمْرٍو
وَكَانَ الْكَاسُ مَجْرَاهَا الْيَمِيْنَا[۱]
اگر این است رسمِ دوستداری
بدیوارِ حرم زن جام و مینا

---

[۱] اشارات : صبنت الکاس الخ - یہ شعر عمرو ابن کلثوم کا ہے جو زمانہ جاہلیت کے شعرا میں سے تھا۔
شاعر اپنی معشوقہ ام عمرو کی ناانصافی کی شکایت کرتے ہوئے کہتا ہے کہ تو نے ہمیں پیالہ شراب سے محروم کر دیا حالانکہ باری دائیں طرف بیٹھنے والوں کی تھی۔

marfat.com

۲

- میرا آزاد دل اس پیچ و تاب میں ہے ،
  کہ میری قسمت میں عتاب ہے یا اعزاز ۔
- میں تو شیطان کا دل بھی نہیں دکھا سکتا ،
  کبھی کبھی میرے گناہ بھی نیکیاں ہیں ۔

- اے اُمِ عمرو ! تُو نے ہم سے (شراب کا) پیالہ روک لیا ،
  حالانکہ پیالہ کا دَور دائیں جانب سے چلنا تھا ۔
- اگر دوستداری کا یہی انداز ہے ،
  تُو جام و مینا کو حرم کی دیوار سے دے مار ۔

marfat.com

بخود پیچیدگاں در دل اسیرند
ہمہ دردانِد و درماں ناپذیرند
بجو از ما چہ میخواہی کہ شاہاں
خراجے از دہِ ویراں نہ گیرند

روم راہے کہ او را منزلے نیست
ازاں تخمے کہ ریزم حاصلے نیست
من از غم ہا نمی ترسم ولیکن
مدہ آں غم کہ شایانِ دلے نیست

مئے من از تنک جاماں نگہ دار
شرابِ پختہ از خاماں نگہ دار
شرر از نیستانے دُور تر بہ
بخاصاں بخش و از عاماں نگہ دار!

marfat.com

- اپنے آپ میں گم لوگ دل کے ہاتھوں قید ہیں ،
وہ سراپا درد ہیں مگر علاج کے خواہاں نہیں ۔
- ہم سے سجدہ کا مطالبہ کیوں ؟ بادشاہ ،
ویران گاؤں سے تو لگان وصول نہیں کرتے ۔

- مَیں ایسی راہ پر جا رہا ہوں جس کی کوئی منزل نہیں (بے مقصد)
مَیں جو بیج بو رہا ہوں اس کا کچھ حاصل (پیداوار) نہیں ۔
- مَیں غموں سے نہیں ڈرتا ، لیکن
مجھے ایسا غم نہ دینا جو میرے دل کے شایان شان نہ ہو ۔

- میری شراب کو کم ظرف لوگوں سے بچا ،
یہ تیز و تند شراب ہے اسے خاموں سے دُور رکھ ۔
- چنگاری نیستاں سے دُور ہی بہتر ہے ،
میری التجا ہے کہ تو اسے خاص لوگوں کو عطا کر اور عامیوں سے بچائے رکھ ۔

marfat.com

ترا ایں کشمکش اندر طلب نیست
ترا ایں درد و داغ و تاب و تب نیست
ازاں از لامکاں بگریختم من
کہ آں جا نالہ ہائے نیم شب نیست

ز من ہنگامہ دہ ایں جہاں را
دگرگوں کن زمین و آسماں را
ز خاکِ ما دگر آدم برانگیز
بکُش ایں بندۂ سود و زیاں را

جہانے تیرہ تر با آفتابے
صوابِ او سراپا ناصوابے
ندانم تا کجا ویرانۂ را
دہی از خونِ آدم رنگ و آبے

marfat.com

- تجھے جستجو میں (میری طرح) تگ و دو حاصل نہیں،
تُو عشق کے درد و سوز اور اس کے پیچ و تاب سے آشنا نہیں ہے۔
- مَیں لامکاں سے اس لیے گریزاں رہتا ہوں،
کہ وہاں نالہ ہائے نیم شب نہیں۔

- اس جہان کو میرے کلام کی بدولت ایسا ہنگامہ عطا کر،
جس سے زمین و آسمان میں انقلاب برپا ہو جائے۔
- ہماری خاک سے نیا آدم پیدا کر،
اس نفع و نقصان کے غلام (طالبِ دُنیا) کو ختم کر دے۔

- یہ جہان سورج سے روشن ہونے کی بجائے اور تاریک ہو گیا ہے،
اس کی خوبیاں بھی سر تا پا بُرائیاں ہیں۔
- مَیں نہیں جانتا کہ تُو کب تک اس ویرانۂ (دُنیا) کو،
خونِ آدم سے آب و تاب دیتا رہے گا۔

marfat.com

غلامم جز رضائے تو نجویم
جز آں راہے کہ فرمودی نہ پویم
ولیکن گر بہ ایں ناداں بگوئی
خرے را اسبِ تازی گو، نہ گویم!

۳

دلے در سینہ دارم بے سرورے
نہ سوزے در کفِ خاکم، نہ نورے
بگیر از من کہ بر من بارِ دوش است
ثوابِ ایں نمازِ بے حضورے!

چہ گویم قصۂ دین و وطن را
کہ نتواں فاش گفتن ایں سخن را
مرنج از من کہ از بے مہریِ تو
بنا کردم ہماں دیرِ کہن را

marfat.com

- میں تیرا غلام ہوں اور تیری خوشنودی کے سوائے میرا کوئی مقصود نہیں ہے (راضی برضا ہوں) جس راستے پر مجھے چلنے کا حکم دیا گیا ہے اسکے علاوہ کوئی اور راستہ اختیار نہیں کروں گا۔
- لیکن اگر آپ اس نادان سے کہیں،
  کہ گدھے کو عربی گھوڑا کہہ، تو میں یہ نہیں کہہ سکتا۔

۳

- میرے سینے میں ایک بے کیف دل ہے،
  نہ میری کفِ خاک میں سوز ہے، نہ نُور۔
- مجھ سے نمازِ بے حضور کا ثواب واپس لے لے،
  یہ میرے کندھوں پر بوجھ ہے۔

- میں دین و وطن (کی چپقلش) کا قِصّہ کیا بیان کروں،
  یہ بات علانیہ نہیں کہی جاسکتی۔
- مجھ سے ناراض نہ ہونا۔ کیونکہ تیری عدم توجہی کے باعث،
  میں نے پھر وہی پرانا بت کدہ تعمیر کر لیا ہے۔

(چونکہ آپ اہلِ دین کی دلجوئی نہیں فرماتے، اس لیے انہوں نے وطن کے بت کی پرستش شروع کر دی ہے)

marfat.com

مسلمانے کہ در بندِ فرنگ است
دِلش در دستِ او آساں نیاید
ز سیمائے کہ سودم بر درِ غیر
سجودے بوذرؓ و سلماںؓ نیاید

نخواہم ایں جہان و آں جہاں را
مرا ایں بس کہ دانم رمزِ جاں را
سجودے دہ کہ از سوز و سُرورش
بوجد آرم زمین و آسماں را

چہ میخواہی ازیں مردِ تن آسائے
بہر بادے کہ آمد رفتم از جائے
سحر جاوید را در سجدہ دیدم
بہ صبحش چہرۂ شامم بیارائے

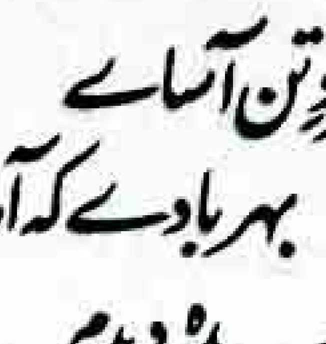

۱۷۶۳
marfat.com

- جو مسلمان فرنگی (تصورات) کے بندھن میں گرفتار ہے،
وہ آسانی سے دل کی دولت نہیں پا سکتا۔
- جو پیشانی غیر اللہ کے دروازے پر گھسی جاتی ہے،
وہ ابوذر غفاریؓ اور سلمان فارسیؓ جیسے سجدے کرنے سے قاصر ہے۔

- نہ مَیں اس جہاں (دنیا) کی خواہش رکھتا ہوں نہ اُس جہان (عُقبیٰ) کی،
میرے لیے یہی کافی ہے کہ میں رُوح کی حقیقت جان لُوں۔
- مجھے ایسا سجدہ عطا فرما، جس کے سوز و سرور سے،
مَیں زمین و آسمان کو وجد میں لے آؤں۔

- آپ اس آرام طلب بندے (اقبالؔ) سے کیا توقع رکھتے ہیں؟
جسے ہوا کا ہر جھونکا اپنی جگہ سے ہلا دیتا ہے۔
- صبح مَیں نے جاویدؔ کو سجدے میں دیکھا،
اس کی صبح سے میری شام کو آراستہ کر دیں۔
(اس کی جوانی میرے بڑھاپے کے لیے باعثِ فخر ہو)

marfat.com

۴

بہ آں قوم از تو می خواہم کشادے
فقیہش بے یقینے کم سوادے
بسے نادیدنی را دیدہ ام من
مرا اے کاشکے مادر نہ زادے[1]

نگاہِ تو عتاب آلود تا چند
بتانِ حاضر و موجود تا چند
دریں بتخانہ اولادِ براہیم
نمک پروردۂ نمرود تا چند

سُرودِ رفتہ باز آید کہ ناید؟
نسیمے از حجاز آید کہ ناید؟
سر آمد روزگارِ ایں فقیرے
دگر دانائے راز آید کہ ناید؟

[1] اشارات: مرا اے کاشکے الخ۔ یہ مصرع سعدیؒ کا ہے۔

marfat.com

۴

- مَیں آپ سے اس قوم کے حالات کی بہتری چاہتا ہوں ،
جس کے فقہاء یقین سے بے بہرہ اور کم علم ہیں۔
- مَیں نے بہت سی ایسی باتیں دیکھی ہیں ، جو دیکھی نہیں جاسکتیں ،
"کاش میری ماں نے مجھے نہ جنا ہوتا !"

- کب تک آپ کی نگاہ غضب آلوُد رہے گی ،
یہ حاضر و موجود بُت کب تک رہیں گے ۔
- (دُنیا کے) اس بت کدے میں ابراہیمؑ کی اولاد (مسلمان) ،
کب تک نمرود (غیر اقوام) کی نمک خوار (غلام) رہے گی ؟

- اب گزشتہ سرود واپس آئے یا نہ آئے ؛
حجاز کی طرف سے ٹھنڈی ہوا چلے یا نہ چلے ؛
- اس فقیر (اقبالؔ) کی زندگی تو ختم ہوئی ،
اب کوئی اور راز آشنا آئے یا نہ آئے !

marfat.com

اگر می آید آں دانائے رازے
بدہ او را نوائے دل گدازے
ضمیرِ اُمتاں را می کند پاک
کلیمے یا حکیمے نے نوازے

متاعِ من دلِ درد آشنائے است
نصیبِ من فغانِ نارسائے است
بخاکِ مرقدِ من لالہ خوشتر
کہ ہم خاموش و ہم خونیں نوائے است

۵

دل از دستِ کسے بردن نداند
غم اندر سینہ پروردن نداند
دم خود را دمیدی اندراں خاک
کہ غیر از خوردن و مُردن نداند!

marfat.com

- اگر وہ دانائے راز آئے ،
تو اسے نوائے دلگداز عطا فرمائیں ۔
- امتوں کے دلوں کو یا تو کلیم پاک کرتا ہے ،
یا ایسا حکیم جو نَے نواز (شاعر) ہو ۔

- میری متاع بس ایک دل درد آشنا ہے ،
میرا مقسوم بے اثر فریاد ہے ۔
- میری قبر کی مٹی پر لالے کا پھول ہی اچھا لگے گا ،
کیونکہ یہ (میری طرح) خاموش بھی ہے اور خونیں نوا بھی ۔

۵

- (یہ انسان) کسی کا دل لینا جانتا ہی نہیں ،
نہ اپنے سینے میں غم کی پرورش کرنا جانتا ہے ۔
- آپ نے اس خاک میں اپنی رُوح پھونکی ہے ،
جو کھلنے اور مرنے کے علاوہ اور کچھ نہیں جانتی ۔

marfat.com

دلِ ما از کنارِ ما رمیده
بصورت مانده و معنی ندیده
ز ما آں راندۂ درگاه خوشتر
حق او را دیده و ما را شنیده

نداند جبرئیل ایں ہائے و ہو را
کہ نشناسد مقامِ جستجو را!
بپرس از بندۂ بیچارۂ خویش
کہ داند نیش و نوشِ آرزو را!

شبِ ایں انجمن آراستم من
چو مہ از گردشِ خود کاستم من
حکایت از تغافل ہائے تو رفت
ولیکن از میاں خاستم من

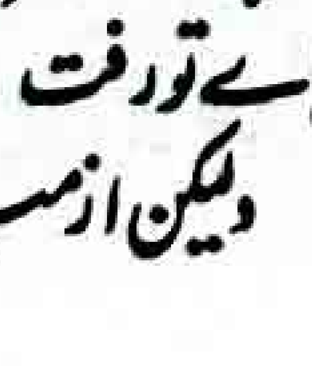

- ہمارا دل ہمارے پہلو سے جا چکا ہے،
وہ ظاہر میں پھنس کر رہ گیا ہے اور حقیقت کو نہیں دیکھتا۔
- ہم سے تو وہ مرُدودِ بارگاہ (شیطان) ہی اچھا ہے،
اس کے لیے حق تعالےٰ دیکھا ہُوا ہے اور ہم نے صرف اس کے بارے میں سُنا ہے۔

- جبریلؑ اس ہائے و ہُو سے آگاہ نہیں،
کیونکہ وہ مقامِ جستجو کے فراق سے ناواقف ہے۔
- آپ اپنے اس بندۂ ناچیز کی خبر گیری کریں،
جو آرزو کے زہر و تریاق سے آگاہ ہے۔

- اس محفل (دنیا) کی رات مَیں نے آراستہ کی،
مَیں نے چاند کی طرح اپنی گردش سے اپنے آپ کو کم کر لیا۔
- آپ کی بے التفاتی کی باتیں ہو رہی تھیں،
لیکن مَیں درمیان میں سے اُٹھ کر چلا گیا۔

marfat.com

چنیں دَور آسماں کم دیده باشد
که جبریلِ امیں را دل خراشد
چه خوش دَیرے بنا کردند آنجا
پرستد مومن و کافر تراشد

۶

عطا کن شورِ رومیؔ، سوزِ خسروؔ
عطا کن صدق و اخلاصِ سنائیؔ
چناں با بندگی در ساختم من
نه گیرم گر مرا بخشی خدائی

۷

مسلماں فاقه مست و ژنده پوش است
ز کارش جبرئیل اندر خروش است
بیا نقشِ دگر ملت بریزیم
که ایں ملت جہاں را بارِ دوش است

marfat.com

- آسمان نے ایسا دور کم ہی دیکھا ہو گا ،
کہ جس نے جبریلِ امینؑ کا دل بھی زخمی کر دیا ۔
- یہ کیسا اچھا بُت کدہ تعمیر کیا گیا ہے ،
جہاں کافر (بُت) تراشتا ہے اور مسلمان اس کی پُوجا کرتا ہے ۔
(مسلمان کافروں کے نظریات کی پیروی کر رہے ہیں)

۶

- (الٰہی) ہمیں رومیؒ کا جذب اور خسروؒ کا سوز عطا کر ،
الٰہی ! ہمیں سنائیؒ کا صدق و اخلاص دے ۔
- مَیں بندگی کا ایسا عادی ہو چکا ہُوں ،
کہ اگر آپ مجھے خدائی بھی عطا فرمائیں تو مَیں قبول نہ کروں ۔
(مقامِ بندگی دے کر نہ لُوں شانِ خداوندی)

۷

- موجودہ مسلمان فاقہ مست اور گدڑی پوش ہے ،
اس کی حالت دیکھ کر جبریلِ امینؑ بھی فریاد کناں ہیں ۔
- آ کہ ہم نئی مِلّت کی بنیاد رکھیں ،
کیونکہ یہ مِلّت تو دنیا کے لیے بارِ دوش ہے ۔

marfat.com

دگر ملت کہ کارے پیش گیرد
دگر ملت کہ نوش از نیش گیرد
نگردد با یکے عالم رضامند
دو عالم را بہ دوش خویش گیرد

دگر قومے کہ ذکرِ لا الٰہش
برآرد از دلِ شب صبح گاہش
شناسد منزلش را آفتابے
کہ ریگِ کہکشاں روبد ز راہش!

۸

جہانِ تست در دستِ خسے چند
کسانِ او بہ بندِ ناکسے چند
ہنرور در میانِ کارگاہاں
کشد خود را بہ عیشِ کرگسے چند

marfat.com

- ایسی ملّت جو کچھ کر کے دکھائے ،
ایسی ملّت جو زہر سے تریاق حاصل کرے ۔
(مشکلات سے نئی زندگی پائے)
- جو ایک جہان پر اکتفا نہ کرے ،
بلکہ دونوں جہانوں کو اپنے کندھوں پر اٹھالے ۔

- وہ قوم جس کا وِرد لاَ اِلٰہ
رات کے اندر سے اپنی صبح پیدا کرلے ۔
- آفتاب بھی اس کی منزل کو پہچانے ،
اور اس کی راہ سے کہکشاں کی ریت صاف کردے ۔

۸

- آپ کا جہان چند خسیسوں کے ہاتھ میں ہے ،
یہاں کے اہل لوگ چند نا اہلوں کے پنجوں میں گرفتار ہیں ۔
- ہُنر مند کارخانوں میں اپنے آپ کو ،
چند گِدھوں (سرمایہ داروں) کے عیش و عشرت کے لیے ہلاک کر رہے ہیں ۔

marfat.com

مریدے فاقہ مستے گفت با شیخ
کہ یزداں را ز حالِ ما خبر نیست
بہ ما نزدیک تر از شہ رگِ ماست
ولیکن از شکم نزدیک تر نیست!

۹

دگرگوں کشورِ ہندوستان است
دگرگوں آں زمین و آسمان است
مجو از ما نمازِ پنجگانہ
غلاماں را صف آرائی گران است

زمحکومی مسلماں خود فروش است
گرفتارِ طلسمِ چشم و گوش است
زمحکومی رگاں در تن چناں سست
کہ ما را شرع و آئیں بارِ دوش است

marfat.com

- ایک فاقہ مست مرید نے اپنے مرشد سے کہا ،
اللہ تعالیٰ کو ہمارے حال کی کچھ خبر نہیں ۔
- یوں تو وہ ہماری شہ رگ سے بھی قریب تر ہے ،
مگر ہمارے پیٹ سے قریب تر نہیں ۔

۹

- ہندوستان کی ولایت بدل رہی ہے ،
یہاں کے زمین و آسمان بدل رہے ہیں ۔
- ہم سے پانچ وقت کی نماز کی امید نہ رکھ ،
محکوموں کے لیے صف آرائی گراں ہے ۔

- غلامی نے مسلمان کو خود فروش بنا دیا ہے ،
وہ آنکھ اور کان (مادی دنیا) کے فریب میں گرفتار ہے ۔
- غلامی کے باعث ہمارے بدن کی رگیں ایسی سست ہو چکی ہیں ،
کہ شریعت اور دین (جو سفرِ حیات کو آسان بنانے ہیں) ہمارے لیے
بارِ دوش بنے ہوئے ہیں ۔

ے نحن اقرب من حبل الورید (سورۃ ق)

marfat.com

۱۰

یکے اندازہ کن سود و زیاں را
چو جنّت جاودانی کن جہاں را!
نمی بینی کہ ما خاکی نہاداں
چہ خوش آراستیم ایں خاکداں را!

تو می دانی حیاتِ جاوداں چیست
نمی دانی کہ مرگِ ناگہاں چیست!
ز اوقاتِ تو یک دم کم نہ گردد
اگر من جاوداں باشم زیاں چیست؟

۱۱

بہ پایاں چوں رسد ایں عالمِ پیر
شود بے پردہ ہر پوشیدہ تقدیر
مکن رسوا حضورِ خواجہ مارا
حسابِ من ز چشمِ او نہاں گیر

marfat.com

۱۰

- بارِ الٰہا! ذرا نفع و نقصان کا اندازہ کر۔
اس دنیا کو بھی بہشت کی طرح غیر فانی بنا دے۔
- کیا تو نہیں دیکھتا کہ ہم خاکی سرشت والوں نے۔
اس زمین کو کس خوش اسلوبی سے سجایا ہے۔

- آپ جانتے ہیں کہ حیات جاوداں کیا ہے۔
مگر آپ یہ نہیں جانتے کہ مرگ ناگہاں کیا ہے۔
- آپ کے اوقاتِ حیات میں سے ایک گھڑی بھی کم نہ ہوگی۔
اگر یہ غیر فانی ہو جاتی تو اس میں "آپ کا" کیا نقصان ہے؟

۱۱

- خدایا! قیامت کے روز جب یہ تباہی پر اپنے کو بھیجے۔
اور ہر پوشیدہ نقشہ ظاہر ہو جائے۔
- اس وقت مجھے میرے گناہ کے سامنے رسوا نہ کرنا۔
میرا حساب لینا۔ مگر آپ کی نگاہ سے پوشیدہ۔

marfat.com

بدن وامانده جانم در تگ و پوست
سوئے شہرے کہ بطحا در رہِ اوست
تو باش ایں جا و با خاصاں بیامیز
کہ من دارم ہوائے منزلِ دوست

۱۷۸
marfat.com

- بدن تھک چکا ہے ، مگر جان ابھی تک اس شہر (مدینہ منورہ) کی جانب رواں دواں ہے ، بطحا (مکہ مکرمہ) جس کی راہ میں ہے ۔
- آپ یہاں (حرم شریف میں) اپنے خاص بندوں سے صحبت رکھیں ، مَیں تو اپنے محبوبؐ کے شہر کی خواہش رکھتا ہُوں ۔

(حضورِ اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ خواص اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں
اور عامی میرے لیے ہیں)

marfat.com

حضورِ رسالتؐ

ادب گاہیست زیرِ آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنیدؒ و بایزیدؒ اینجا

عزت بخاری

marfat.com

حضورِ رسالتؐ

- آسمان کے نیچے ایک ایسی ادب گاہ (گنبدِ خضریٰ) ہے جو عرش سے بھی زیادہ نازک ہے۔
- جہاں جنید بغدادیؒ اور بایزید بسطامیؒ جیسے لوگ بھی سانس روک کر آتے ہیں۔

(ادب سے اونچا سانس نہیں لیتے)

marfat.com

حضورِ رسالتؐ

۱

"الا یا خیمگی خیمہ فرو هِل
کہ پیش آہنگ بیروں شد ز منزل"
خرد از راندنِ محمل فروماند
زمامِ خویش دادم در کفِ دل!

نگاہے داشتم بر جوہرِ دل
تپیدم آرمیدم در برِ دل
رمیدم از ہوائے قریہ و شہر
بباد دشت وا کردم درِ دل!

اشارات : الا یا خیمگی الخ ۔ منوچہری کا شعر ہے
خیمگی ۔ خیمہ نشین فرو هِل ۔ چھوڑ دے
پیش آہنگ ۔ وہ شخص جو رہنمائی کی غرض سے قافلے کے آگے آگے چلتا ہے

marfat.com

حضورِ رسالتؐ

(شاعر چشمِ تصوّر میں مدینہ منوّرہ کا سفر اختیار کرتا ہے)

۱

- اے خیمہ نشین (اقبالؔ) خیمہ سے باہر آ،
قافلے کا پیش رو منزل سے نکل چکا ہے۔
- عقل محمل کو ہانکنے سے عاجز آ چکی ہے،
(اس لیے) اب مَیں نے اپنی مہار دل کے ہاتھ میں دے دی ہے۔

- مَیں اپنے دل کے جوہر پر نگاہ رکھتا تھا،
مَیں تڑپا تو دل کے پہلو میں، اور مَیں نے آرام پایا تو اُن کے پہلو میں۔
- مَیں نے بستی اور شہر کی فضا سے بھاگ کر،
اپنے دل کا دروازہ بادِ صحرا کے لیے کھول دیا۔

marfat.com

ندانم دل شهیدِ جلوهٔ کیست
نصیبِ او قرارِ یک نفس نیست
بصحرا بُردمش افسرده‌تر گشت
کنارِ آبجوے زار بگریست

مپرس از کاروانِ جلوه‌مستاں
ز اسبابِ جہاں برکندہ دستاں
بجانِ شاں زآوازِ جرس شور
چو از موجِ نسیمے در نیستاں!

باین پیری رہِ یثرب گرفتم
نواخواں از سرورِ عاشقانہ
چو آں مرغے کہ در صحرا سرِ شام
کشاید پر بہ فکرِ آشیانہ

marfat.com

- معلوم نہیں دل کس کا جلوہ دیکھ کر مرمٹا ہے ،
  کہ اس کے نصیب میں لمحہ بھر کا چین نہیں ہے ۔
- مَیں اسے صحرا میں لے گیا ، مگر وہاں وہ اور زیادہ افسردہ ہوگیا ،
  ندی کے کنارے وہ زار و قطار رویا ۔

(صحرا کی افسردگی نے اسے اور افسردہ کر دیا اور پانی کی
روانی دیکھ کر اس کے آنسو رواں ہو گئے)

- جلوہ مستوں کے قافلے کی بات نہ پوچھ ،
  یہ وہ لوگ ہیں جو اسبابِ دُنیا سے ہاتھ اٹھا چکے ہیں ۔

(انہیں دُنیا کی ہوس نہیں)

- ان کی جان میں آوازِ جرس سے ایسا شور برپا ہے ،
  جیسے نیستاں میں موجِ نسیم سے ۔

(وہ ہر لمحہ شہرِ محبوبؐ کی طرف جانے والے قافلہ کی آوازِ جرس سنتے ہیں)

- مَیں نے سرورِ محبت میں نغمے الاپتے ہوئے ،
  اس بڑھاپے میں مدینہ منورہ کا راستہ اختیار کیا ۔
- اس پرندے کی طرح جو صحرا میں شام کے وقت ،
  آشیانہ کی فکر میں اپنے پَر کھولتا ہے ۔

(بڑھاپے کو وقتِ شام سے تشبیہہ دی ہے)

marfat.com

۲

گناہ عشق و مستی عام کردند
دلیلِ پختگاں را خام کردند
بآہنگِ حجازی می سرایم
نخستیں بادہ کاندر جام کردند

چہ پرسی از مقاماتِ نوایم
ندیمان کم شناسند از کجایم
کشادم رختِ خود را اندریں دشت
کہ اندر خلوتش تنہا سرایم

۳

سحر با ناقہ گفتم نرم تر رَو
کہ راکب خستہ و بیمار و پیر است
قدم مستانہ زد چنداں کہ گوئی
بپایش ریگِ ایں صحرا حریر است!

۲

- عشق و مستی کا گناہ عام کر دیا گیا ہے،
پختہ کاروں کی دلیل خام ثابت ہوئی۔
- مَیں حجازی لَے میں (اس شراب کے) گیت گا رہا ہوں،
جو سب سے پہلے جام میں ڈالی گئی، (یعنی شرابِ الست)

- تم میری نوا کے "مقامات" (راگ کی اصطلاح) کے متعلق کیا پُوچھتے ہو،
میرے دوستوں کو بھی خبر نہیں کہ مَیں کہاں سے ہوں۔
- مَیں نے اپنا سامان اس ویرانے میں کھول دیا ہے،
تاکہ اس کی تنہائی میں اکیلا گاؤں۔

۳

- مَیں نے صبح کے وقت اونٹنی سے کہا کہ ذرا آہستہ چل،
تیرا سوار تھکا ماندہ، بیمار اور بوڑھا ہے۔
- اس نے ایسے مستانہ وار قدم بڑھایا کہ تُو کہے،
اس صحرا کی ریت اس کے پاؤں کے نیچے ریشم ہے۔

marfat.com

چہ خوش صحرا کہ شامش صبح خند است
شبش کوتاہ و روز او بلند است
قدم اے راہرو آہستہ تر نہ
چو ما ہر ذرۂ او دردمند است

۵

امیرِ کارواں آں اعجمی کیست
سرودِ او بآہنگِ عرب نیست
زند آں نغمہ کز سیرابیِ او
خنک دل در بیابانے تواں زیست

مقامِ عشق و مستی منزلِ اوست
چہ آتش ہا کہ در آب و گلِ اوست
نوائے او بہ ہر دل سازگار است
کہ در ہر سینہ قاشے از دلِ اوست

اشارات : اعجمی ، عجم کا رہنے والا ، غیر عرب ۔

marfat.com

- کیا خوب ہے یہ صحرا (صحرائے حجاز) جس کی شام میں صبح کا تبسّم ہے،
اس کی راتیں چھوٹی اور دن بڑے ہیں۔
- اے مسافر! ذرا آرام سے قدم رکھ،
کیونکہ اس صحرا کا ہر ذرّہ ہماری طرح درد مند ہے۔

۵

- اے قافلہ سالار! یہ عجمی کون ہے،
(اقبالؔ اپنی طرف اشارہ کر رہے ہیں)
کہ جس کے نغموں کی لَے عربی آہنگ سے مطابقت نہیں رکھتی۔
- اس نے ایسا نغمہ گایا ہے جس کی سیرابی سے،
صحرا میں بھی دل کی ٹھنڈک سے زندگی بسر کی جا سکتی ہے۔

- اس کے بدن میں کیسی آگ پوشیدہ ہے،
کہ عشق و مستی کا مقام ہی اس کی منزل ہے۔
- اس کا نغمہ ہر دل سے موافقت رکھتا ہے،
کیونکہ ہر سینے میں اسی کے دل کا ایک ٹکڑا ہے۔
(منزل مستقل چیز ہے۔ اس کے راستہ میں کئی مقام آتے ہیں)

marfat.com

۶

غم پنہاں کہ بے گفتن عیان است
چو آید بر زباں یک داستان است
رہے پُر پیچ و راہی خستہ و زار
چراغش مُردہ و شب در میان است

بہ راغاں لالہ رُست از نو بہاراں
بصحرا خیمہ گسترد ند یاراں
مرا تنہا نشستن خوشتر آید
کنارِ آبجوے کوہساراں

۷

گہے شعرِ عراقی را بخوانم
گہے جامی زند آتش بجانم
ندانم گرچہ آہنگِ عرب را
شریکِ نغمہ ہاے ساربانم

marfat.com

۶

- میرا پوشیدہ غم جو بغیر کہے ظاہر ہے،
اسے جب زبان پر لایا جاتا ہے تو وہ ایک (طویل) داستان بن جاتا ہے۔
- راستہ پیچ دار ہے اور مسافر تھکا ماندہ اور بیمار،
اس کا چراغ بجھا ہُوا ہے اور اسے رات کی تاریکی کا سامنا ہے۔

- بہار کی آمد سے سبزہ زاروں میں لالہ کے پھول کھِل اُٹھے،
دوستوں نے صحرا میں خیمے گاڑ دیے (برائے سیر و تفریح)
- (مگر) مجھے پہاڑ کے دامن میں ندی کے کنارے،
اکیلے بیٹھنا ہی پسند ہے۔

۷

- کبھی مَیں عراقی کے شعر پڑھتا ہُوں،
اور کبھی جامی (کا کلام) میری جان میں آگ لگا دیتا ہے۔
- اگرچہ مَیں عرب کی لے سے نا آشنا ہُوں،
لیکن ساربان کے نغموں میں شریک ہُوں۔
(تصور میں اپنے سفرِ مدینہ منورہ کا نقشہ کھینچا ہے)

marfat.com

غمِ راہی نشاط آمیز تر کن
فغانش را جنوں انگیز تر کن
بگیر اے ساربان راہِ درازے
مرا سوزِ جدائی تیز تر کن

۸

بیا اے ہم نفس باہم بنالیم
من و تو کشتۂ شانِ جمالیم
دو حرفے بر مرادِ دل بگوئیم
بپائے خواجہ چشماں را بمالیم!

حکیماں را بہا کمتر نہادند
بناداں جلوۂ مستانہ دادند
چہ خوش بختے، چہ خرم روزگارے
درِ سلطاں بہ درویشے کشادند!

marfat.com

- اے ساربان! تُو مُسافر کے غمِ (عشق) کو اور زیادہ نشاط آمیز بنا،
اس کی آہ و فغاں کو اور زیادہ جنون انگیز کر دے۔
- کوئی لمبا رستہ اختیار کر،
اور (اس طرح) میرے جدائی کے سوز کو زیادہ تیز کر۔

۸

(اب شاعر چشمِ تصور میں روضۂ مبارک پر پہنچ چکا ہے)

- اے دوست! آ ہم اکٹھے مل کر آنسو بہائیں،
کیونکہ مَیں اور تُو حضورِ اکرمؐ کی شانِ جمالی کے شہید ہیں۔
- اپنے دل کی مراد کے مطابق دو حرف عرض کریں،
آقاؐ کے پائے مبارک پر اپنی آنکھیں ملیں۔

- یہاں داناؤں کی کوئی قدر و قیمت نہیں،
(البتہ) نادان کو (اپنے) جلوۂ مستانہ سے بہرہ یاب فرماتے ہیں۔
- وہ درویش کتنا خوش نصیب اور کتنا خوش بخت ہے،
جس کے لیے بارگاہِ سُلطانیؐ میں باریابی کا دروازہ کھول دیا گیا۔

marfat.com

جہانِ چار سُو اندر برِ من
ہواے لامکاں اندر سرِ من
چو بگذشتم ازیں بامِ بلندے
چو گرد افتاد پرواز از پرِ من

دریں وادی زمانی جاودانی
ز خاکش بے صُوَر روید معانی!
حکیماں با کلیماں دوش بردوش
کہ ایں جا کس نگوید لن ترانی!

۹

مسلماں آں فقیرِ کج کلاہے
رمید از سینۂ او سوزِ آہے
دلش نالد! چرا نالد؟ نداند
نگاہے یا رسولؐ اللہ نگاہے!

marfat.com

- (اب) ساری کائنات میرے پہلو میں سما چکی ہے،
اور لامکان (عالمِ قدس) تک رسائی کی خواہش میرے سر میں ہے۔
- جب مَیں اس بامِ بلند (لامکان) سے آگے گزر گیا،
تو پرواز میرے پروں سے دُھول کی طرح جھڑ گئی۔
(طاقتِ پرواز سلب ہوگئی)
(اشارہ اس طرف ہے کہ حضورِ اکرمؐ لامکاں سے بھی اُوپر تشریف لے گئے تھے)

- اس وادی میں جو غیر فانی زمانہ سے عبارت ہے،
اس کی مٹی سے بغیر صُورت کے معانی پیدا ہوتے ہیں۔
- یہاں حکیم وکلیم دونوں کندھے سے کندھا ملائے فیض یاب ہو رہے ہیں،
یہاں کوئی "لن ترانی" (تو مجھے نہیں دیکھ سکتا) نہیں کہتا۔
(آپؐ کسی کو محروم نہیں فرماتے)

۹

- وہ مسلمان جس کی فقیری میں شان کج کلاہی تھی،
اس کا سینہ سوزِ آہ وفغاں سے خالی ہو چکا ہے۔
- اس کا دل رو رہا ہے۔ کیوں رو رہا ہے؟ نہیں جانتا۔
نگاہ ہے یارسولؐ اللہ! نگاہ ہے!

marfat.com

تب و تابِ دِل از سوزِ غمِ تُست
نوائے من ز تاثیرِ دمِ تُست
بنالم زانکہ اندر کشورِ ہند
ندیدم بندۂ کو محرمِ تُست

شبِ ہندی غلاماں را سحر نیست
بایں خاک آفتابے راگذر نیست
بما کُن گوشۂ چشمے کہ در شرق
مسلمانے ز ما بیچارہ تر نیست!

چہ گویم زاں فقیرے دردمندے
مسلمانے بہ گوہر ارجمندے
خدا ایں سخت جاں را یار بادا
کہ افتاد است از بامِ بلندے!

marfat.com

- میرے دل کا اضطراب آپؐ کی محبت کے سوز سے ہے ،
میری نوا (شاعری) آپؐ کے دم کی تاثیر سے ہے ۔
- مَیں اس لیے رو رہا ہوں کہ ملک ہندوستان میں ،
مَیں نے کوئی ایسا بندہ نہیں دیکھا جو آپؐ (کی عظمت) کا رازداں ہو ۔

- ہندوستانی غلاموں کی رات صبح سے محروم ہے ،
اس سرزمین میں سُورج کا گزر نہیں ۔
- ہماری طرف نظرِ التفات فرمائیے ۔ کہ مشرق میں ،
کوئی مسلمان ہم سے زیادہ بدحال نہیں ۔

- میں اس دردمند فقیر کے متعلق کیا عرض کروں ،
مسلمان ، جو اصل کے اعتبار سے بلند مرتبت ہے ۔
- خدا اس سخت جان کی دستگیری فرمائے ،
یہ بہت بلندی سے گرا ہے ۔

marfat.com

چساں احوالِ او را بر لب آرم
تو می بینی نہان و آشکارم
ز رُودادِ دو صد سالش ہمیں بس
کہ دل چوں کُندۂ قصاب دارم!

ہنوز ایں چرخِ نیلی کج خرام است
ہنوز ایں کارواں دُور از مقام است
ز کارِ بے نظامِ او چہ گویم
تو می دانی کہ ملت بے امام است

نماند آں تاب و تب در خونِ نابش
نروید لالہ از کشتِ خرابش
نیامِ او تہی چوں کیسۂ او
بطاقِ خانۂ ویراں کتابش

۱۸۰۰

marfat.com

- مَیں اس کی حالت کیسے بیان کروں ،
نہان و عیاں آپؐ کے سامنے ہے ۔
- اس کی دو سو سالہ سرگزشت کے بارہ میں اتنا کہہ دینا کافی ہے ،
کہ میرا دل (زخم کھا کھا کر) کندۂ قصاب کی مانند ہو چکا ہے ۔

- ابھی یہ نیلگوں آسمان ہمارے موافق نہیں ،
ابھی یہ قافلہ اپنی منزل سے دُور ہے ۔
- مَیں اس کے معاملات کی بدنظمی کے متعلق کیا کہوں ،
آپؐ جانتے ہیں کہ (اس وقت) کا کوئی راہ نما نہیں ۔

- اس کے پاکیزہ خون میں پہلی سی حرارت باقی نہیں ،
اس کے ویران کھیت سے لالہ کے پھُول نہیں اُگتے ۔
- اس کی میان اس کی جیب کی طرح خالی ہے ،
اس کی کتاب (قرآنِ پاک) اس کے ویران گھر کے طاق میں رکھی ہے ۔

marfat.com

دلِ خود را اسیرِ رنگ و بو کرد
تہی از ذوق و شوق و آرزو کرد
صفیرِ شاہبازاں کم شناسد
کہ گوشش باطنینِ پشّہ خو کرد

بروے او درِ دل نا گشادہ
خودی اندر کفِ خاکش نزادہ
ضمیرِ او تہی از بانگِ تکبیر
حریمِ ذکرِ او از پا فتادہ

گریباں چاک و بے فکرِ رفو زیست
نمیدانم چساں بے آرزو زیست
نصیبِ اوست مرگِ ناتمامے
مسلمانے کہ بے اَللہ ھُو زیست!

marfat.com

- (ہندی مسلمان نے) اپنے دل کو (دنیائے) رنگ و بو کا اسیر بنا کر،
اسے (محبت کے) ذوق و شوق اور آرزو (کے سوز) سے خالی کر لیا ہے۔
- وہ شہبازوں کی آواز کو نہیں پہچانتا،
کیونکہ اس کے کان مچھر کی آواز (سننے) کے عادی ہو چکے ہیں۔

- اس پر اس کے دل کا دروازہ بند ہے،
اس کی مشتِ خاک میں خودی پیدا ہی نہیں ہوئی۔
- اس کا اندرون تکبیر کی آواز سے خالی ہے،
اس کے ذکر کی پاک عمارت گری پڑی ہے۔

- اس کا گریبان پھٹا ہوا ہے، مگر اسے اس کا چاک سینے کی فکر نہیں،
میں نہیں جانتا کہ وہ آرزو کے بغیر کیسے زندگی بسر کر رہا ہے۔
- وہ مسلمان جو اللہ ھو کے بغیر زندگی بسر کرتا ہے،
اس کی قسمت میں نامکمل موت ہے۔

(نہ وہ زندوں میں ہے، نہ مُردوں میں)

marfat.com

حقِ آں دہ کہ مسکین و اسیر است
فقیر و غیرتِ او دیر میر است
بروے او درِ میخانہ بستند
دریں کشور مسلماں تشنہ میر است

دگر پاکیزہ کن آب و گلِ او
جہانے آفریں اندر دلِ او
ہوا تیز و بداماں ش دو صد چاک
بیندیش از چراغِ بسملِ او

عروسِ زندگی در خلوتش غیر
کہ دارد در مقامِ نیستی سیر
گنہگار یست پیش از مرگ در قبر
بگیرش از کلیسا ہم کرا ز دیر!

marfat.com

- آپؐ اس کی حق رسی کریں، وہ "مسکین و اسیر" ہے،
فقیر ہے، اور اس کی غیرت کبھی کی مرچکی ہے۔
- اس پر میخانے (روحانیت) کا دروازہ بند کر دیا گیا،
اس ملک میں مسلمان پیاسا مر رہا ہے۔

- آپؐ اس کی فطرت کو دوبارہ پاکیزہ کردیں،
اس کے دل میں نیا جہاں پیدا فرما دیں۔
- ہوا تیز ہے اور اس کے دامن میں دو سو چاک ہیں،
آپؐ اس کے بجھتے ہوئے چراغ کی فکر کریں۔

- زندگی کی دلہن اس کی خلوت گاہ میں اجنبی ہے،
(وہ زندگی سے لطف نہیں اٹھا رہا)
کیونکہ وہ نیستی کے مقام کی سیر میں مصروف ہے۔
- وہ ایسا گنہگار ہے جو موت سے پہلے ہی قبر میں پہنچ چکا ہے،
اس کے نکیر کلیسا سے ہیں اور منکر مندر سے۔
(منکر نکیر قبر میں آکر سوال کرتے ہیں)

marfat.com

بچشمِ او نہ نورُ و نے سرور است
نہ دل در سینۂ او ناصبور است
خدا آں اُمّتے را یار بادا
کہ مرگِ او ز جانِ بے حضور است

مسلماں زادہ و نامحرمِ مرگ!
ز بیمِ مرگ لرزاں تا دمِ مرگ!
دلے در سینۂ چاکش ندیدم
دمِ بگستۂ بود و غمِ مرگ!

ملوکیت سراپا شیشہ بازی است
ازو ایمن نہ رومی، نے حجازی است
حضورِ تو غمِ یاراں بگویم
بامیدے کہ وقتِ دل نوازی است!

marfat.com

- اس کی آنکھ میں نہ نور ہے نہ سرور ،
  نہ اس کے سینے میں دل بے قرار ۔
- خدا اس اُمت کا مددگار ہو،
  کہ اس کی موت جانِ بے حضور (عشقِ الٰہی) سے خالی ہونے کے باعث ہے ۔

- یہ مسلمان زادہ ہو کر موت سے ناواقف ہے،
  تا دمِ مرگ موت کے خوف سے کانپتا رہتا ہے ۔
- مجھے اس کے سینۂ چاک میں دل نظر نہیں آیا ،
  البتہ وہاں اکھڑا ہوا سانس اور موت کا خوف ضرور دیکھا۔

- بادشاہت سراسر شعبدہ بازی ہے ،
  نہ رُومی اس سے محفوظ ہیں نہ حجازی ۔
- مَیں آپؐ کے حضور دوستوں کا غم بیان کرتا ہُوں ،
  اس امید پر کہ یہ دلنوازی کا وقت ہے ۔
  (آپؐ ضرور دلنوازی فرمائیں گے)

۱۸۰۷۔

marfat.com

تنِ مردِ مسلماں پایدار است
بنائے پیکرِ او استوار است
طبیبِ نکتہ رس دید از نگاہش
خودی اندر وجودش رعشہ دار است!

مسلماں شرمسار از بے کلاہی است
کہ دینش مُرد و فقرش خانقاہی است
تو دانی در جہاں میراثِ ما چیست
گلیمے از قماشِ پادشاہی است!

مپرس از من کہ احوالش چسان است
زمینش بدگہر چوں آسمان است
برآں مرغے کہ پروردی بانجیر
تلاشِ دانہ در صحرا گران است

marfat.com

- مردِ مسلمان کا بدن توانا ہے ،
اس کے جسم کی بنیاد بہت مضبوط ہے ۔
- باریک بین اور تیز فہم طبیب نے اس کی نگاہوں سے بھانپ لیا،
کہ اس کے وجود میں خودی رعشہ کی تکلیف میں مبتلا ہے ۔
(ناکارہ ہو چکی ہے)

- مسلمان اپنی بے کلاہی سے شرمسار ہے ،
کیونکہ اس کا دین مردہ اور فقر خانقاہی ہو چکا ہے ۔
- آپ کو معلوم ہے کہ دنیا میں ہماری میراث کیا ہے ،
ایک گودڑی جو بادشاہی کپڑے سے بنی ہوئی ہو ۔
(وہ فقر جس کے انداز شاہانہ ہوں)

- مجھ سے نہ پوچھیے کہ مسلمان کا حال کیا ہے ،
آسمان کی طرح زمین بھی اس کی دشمن ہو چکی ہے ۔
- آپ نے جس پرندے کی پرورش انجیر سے کی تھی ،
اس پر اب صحرا میں دانے کی تلاش کرتے پھرنا بہت گراں گزرتا ہے ۔

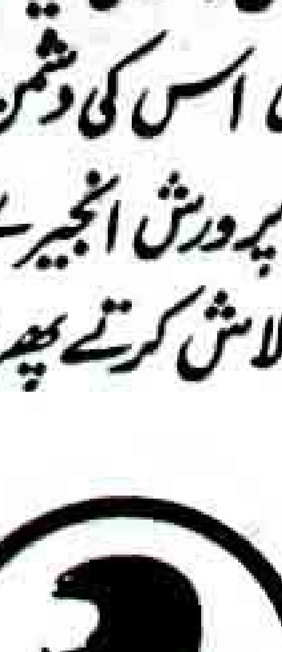

marfat.com

بچشمش وانمودم زندگی را
کشودم نکتۂ فردا و دی را
تواں اسرارِ جاں را فاش تر گفت
بدہ نطقِ عرب ایں عجمی را!

مسلماں گرچہ بے خیل و سپاہے ست
ضمیرِ او ضمیرِ پادشاہے ست
اگر او را مقامش باز بخشند
جمالِ او جلالِ بے پناہے ست!

متاعِ شیخ اساطیرِ کہن بود
حدیثِ او ہمہ تخمین و ظن بود
ہنوز اسلامِ او زنار دار است
حرم چوں دیر بود او برہمن بود!

marfat.com

- مَیں نے اس کی نظروں کے سامنے زندگی (کا راز) ظاہر کر دیا،
  اور ماضی و مستقبل کے نکات حل کر دیے۔
- جان کے اسرار اور زیادہ کھول کر بیان کیے جا سکتے ہیں،
  (اگر) آپؐ اس عجمی (اقبالؔ) کو اہلِ عرب جیسی قوّتِ گویائی
  عطا فرما دیں۔

- اگرچہ مسلمان کے پاس کوئی لشکر اور فوج نہیں،
  مگر اس کی فطرت شاہانہ ہے۔
- اگر اسے اس کا مقام دوبارہ عطا کر دیا جائے،
  تو اس کا جمال بھی شاہانہ بے پناہ جلال ہو جائے۔

- شیخ کی ساری پونجی پرانے قصے کہانیوں پر مشتمل ہے،
  اس کی ساری باتیں ظن و تخمین پر مبنی ہیں۔
- ابھی اس کا اسلام زنّار دار ہے۔
  حرم اس کا دَیر ہے، اور وہ برہمن۔

marfat.com

دگرگوں کرد لادینی جہاں را
ز آثارِ بدن گفتند جاں را
ازاں فقرے کہ با صدیق دادی
بشورے آور ایں آسودہ جاں را

حرم از دیر گیرد رنگ و بوے
بتِ ما پیرکِ ژولیدہ موے
نیابی در برِ ما تیرہ بختاں
دلے روشن ز نورِ آرزوے!

فقیراں تا بمسجد صف کشیدند
گریبانِ شہنشاہاں دریدند
چو آں آتش درونِ سینہ افسرد
مسلماناں بدرگاہاں خزیدند!

marfat.com

- بے دینی نے جہاں کو تہ و بالا کر دیا ہے،
بے دین لوگ روح کو بھی بدن سے پیدا ہونے والی چیز کہتے ہیں۔
- جو فقر آپ نے ابو بکر صدیقؓ کو عطا فرمایا تھا،
اُس سے مجھ آرام طلب کو بھی گرما دیں۔
(تاکہ مَیں انہیں صحیح بات سمجھا سکوں)

- (آجکل) حرم، دَیر کے طور طریقے اپنائے ہوئے ہے،
پریشان بالوں والا پیر ہمارا بت ہے۔
- آپؐ ہم سیاہ بختوں کے پہلو میں ایسا دل نہیں پائیں گے،
جو آرزو کے نُور سے روشن ہو۔
(جس کے اندر آگے بڑھنے کا شوق ہو)

- جب تک فقرا مساجد میں صف آرا رہے،
ان کے ہاتھ شہنشاہوں کے گریبانوں تک پہنچتے رہے۔
- مگر جب دلوں کے اندر کی آگ بجھ گئی،
تو مسلمان خانقاہوں میں جا کر بیٹھ گئے۔

marfat.com

مسلماناں بخویشاں در ستیزند
بجز نقشِ دوئی بر دل نہ ریزند
بنالند ار کسے خشتے بگیرد
ازاں مسجد کہ خود از وے گریزند!

جبیں را پیشِ غیر اللہ سودیم
چو گبراں در حضورِ او سرودیم
نہ نالم از کسے، می نالم از خویش
کہ ما شایانِ شانِ تو نبودیم

بدستِ میکشاں خالی ایاغ است
کہ ساقی را بہ بزمِ من فراغ است
نگہ دارم درونِ سینہ آہے
کہ اصلِ او ز دُودِ آں چراغ است

- مسلمان اپنوں ہی کے ساتھ جنگ آزمائی کر رہے ہیں،
اور سوائے نقشِ دوئی کے اپنے دل پر اور کوئی نقش نہیں بناتے۔
- اگر کسی مسجد سے کوئی شخص ایک اینٹ بھی اٹھالے تو چیخ اُٹھتے ہیں،
اگرچہ خود اس سے (مسجد سے) بھاگتے ہیں۔

- ہم نے غیر اللہ کے سامنے جبیں سائی کی،
اور آتش پرستوں کی طرح اس کے حضور گاتے رہے۔
- مَیں اور کسی سے نالاں نہیں بلکہ اپنے آپ سے نالاں ہوں،
کیونکہ ہم تیری شان کے لائق نہ تھے۔

- میخواروں کے ہاتھ میں خالی پیالہ ہے،
کیونکہ ساقی کو میری محفل سے فراغت حاصل ہے۔
- مَیں اپنے سینے میں اس آہ کی حفاظت کرتا ہوں،
جس کی اصل اس چراغ کے دھوئیں سے ہے۔

marfat.com

بسوے خانقاہاں خالی از مے
کند مکتب رہِ طے کردہ را طے
ز بزم شاعراں افسردہ رفتم
نواہا مُردہ بیروں افتد از نے!

مسلمانم غریبِ ہر دیارم
کہ با ایں خاکداں کارے ندارم
بایں بے طاقتی در پیچ و تابم
کہ من دیگر بغیر اللہ دُچارم

بآں بالے کہ بخشیدی پریدم
بسوزِ نغمہ ہاے خود تپیدم
مسلمانے کہ مرگ از وے بلرزد
جہاں گردیدم و اُو را ندیدم!

marfat.com

- خانقاہوں میں سبو شراب (معرفت) سے خالی پڑے ہیں،
مدرسوں میں پرانی باتیں رٹی جا رہی ہیں۔
- شاعروں کی بزم سے بھی میں افسردہ (خاطر) اُٹھا،
ان کی مئے سے بھی مردہ نغمے نکل رہے ہیں۔

- مسلمان ہوں، ہر شہر میں اجنبی ہوں،
کیونکہ میں اِس دُنیا سے کوئی واسطہ نہیں رکھتا۔
- اپنی بے طاقتی کے سبب، سخت پیچ و تاب میں ہوں،
کیوں کہ ایک بار پھر غیر اللہ سے میرا مقابلہ ہے۔

- آپ نے مجھے جو بال و پر عطا فرمائے ہیں، ان کی مدد سے اُڑا ہوں،
اپنے نغموں کے سوز میں بہت تڑپا ہوں۔
- ساری دُنیا میں پھرا ہوں، مگر مجھے وہ مسلمان کہیں نظر نہیں آیا،
جسے دیکھ کر موت سہم جائے۔

marfat.com

شبے پیشِ خدا بگریستم زار
مسلماناں چرا زارند و خوارند
ندا آمد، نمی‌دانی کہ ایں قوم
دلے دارند و محبوبے ندارند!

نگویم از فر و فالے کہ بگذشت
چہ سود از شرحِ احوالے کہ بگذشت
چراغے داشتم در سینۂ خویش
فسرد اندر دو صد سالے کہ بگذشت!

نگہبانِ حرم معمارِ دیر است
یقینش مردہ و چشمش بغیر است
ز اندازِ نگاہِ او تواں دید
کہ نومید از ہمہ اسبابِ خیر است

marfat.com

- رات میں اللہ تعالیٰ کی جناب میں بہت رویا،
  کہ مسلمان کیوں زار و خوار ہیں۔
- آواز آئی: کیا تُو نہیں جانتا کہ یہ قوم،
  دل رکھتی ہے، مگر محبوبؐ نہیں رکھتی۔
  (حضورؐ کو اپنا آئیڈیل نہیں بناتی)

- مَیں اپنی عظمتِ رفتہ کی بات نہیں کرتا،
  جو حالات گزر چکے، انہیں بیان کرنے سے کیا حاصل۔
- (مگر دُکھ اس بات کا ہے کہ) مَیں اپنے سینے کے اندر جو (عشقِ رسُولِ پاکؐ کا) چراغ رکھتا تھا،
  گزشتہ دو صدیوں میں وہ بھی بجھ گیا ہے۔

- (حد یہ ہے کہ) مسلمان جس کے ذمّہ حرم کی نگہبانی تھی، وہ بتکدے تعمیر کرنے لگا ہے،
  اس کا ایمان ختم ہو چکا ہے اور وہ غیروں سے امیدیں باندھے ہوئے ہے۔
- اس کی نگاہ کے انداز ہی سے دیکھا جا سکتا ہے،
  کہ وہ (اپنے مستقبل کی) بھلائی کے تمام اسباب سے نا امید ہو چکا ہے۔

marfat.com

ز سوزِ ایں فقیرِ رہ نشینے
بدہ او را ضمیرِ آتشینے!
دلش را روشن و پایندہ گرداں
ز امیدے کہ زاید از یقینے!

گہے افتم، گہے مستانہ خیزم
چہ خوں بے تیغ و شمشیرے بریزم
نگاہِ التفاتے بر سرِ بام
کہ من با عصرِ خویش اندر ستیزم!

مرا تنہائی و آہ و فغاں بہ
سوے یثرب سفر بے کارواں بہ
کجا مکتب، کجا میخانۂ شوق!
تو خود فرما مرا ایں بہ کہ آں بہ؟

marfat.com

- اس فقیرِ راہ نشیں کے سوز سے ،
  مسلمان کو پھر ضمیرِ آتشیں عطا فرمائیے !
- اس کے دل کو اس امید سے روشن اور پایندہ بنا دیجیے ،
  جو ایمانِ (محکم) سے پیدا ہوتی ہے ۔

- کبھی مَیں گرتا ہوں اور کبھی پھر مستانہ وار اُٹھ کھڑا ہوتا ہوں ،
  شمشیر و تیغ کے بغیر مَیں کیا خُوب لڑائی لڑ رہا ہُوں ۔
- (اپنے کاشانۂ اطہر کے) بام سے مجھے نگاہِ التفات سے نوازیے ،
  کیونکہ میں دورِ حاضر سے نبرد آزما ہُوں ۔

- مجھے تنہائی اور آہ و فغاں ہی راس آتی ہے ،
  مجھے مدینہ طیبہ کی جانب بغیر کارواں کے سفر کرنا پسند ہے ۔
- کہاں مکتب (درسِ علوم) اور کہاں عشقِ (رسُولِ پاکؐ) کا میخانہ ،
  آپؐ ہی فرمائیں : میرے لیے یہ بہتر ہے یا وہ ؟

پریدم در فضای دلپذیرش
پرم تر گشت از ابرِ مطیرش
حرم تا در ضمیرِ من فرو رفت
سرودم آنچه بود اندر ضمیرش!

بآن رازی که گفتم پی نبردند
ز شاخِ نخلِ من خرما نخوردند
من ای میرِ اُمَم داد از تو خواهم
مرا یاران غزلخوانی شمردند

نه شعر است اینکه بر وی دل نهادم
گره از رشتۀ معنی گشادم
باُمیدی که اکسیری زند عشق
مسِ این مفلسان را تاب دادم

marfat.com

- مَیں حرم شریف کی فضائے دل پذیر میں اُترا ،
  وہاں برستے ہوئے انوار سے میرے پر تر ہو گئے ۔
- چونکہ حرم میرے قلب میں اُتر گیا ،
  اس لیے مَیں نے اپنے اشعار میں وہی کہا جو اس کے ضمیر میں تھا ۔

- مَیں نے (اپنے کلام میں) جو راز بیان کیا ، لوگوں نے اس تک رسائی نہ پائی ،
  انہوں نے میرے نخل (کلام) کی شاخ سے پھل نہ کھائے ۔
- اے شاہِ امم ! مَیں آپ سے انصاف طلب ہوں ،
  کہ دوستوں نے مجھے فقط غزل خواں جانا ۔

- یہ شعر نہیں ، جس پر مَیں نے توجہ دی ہے ؛
  مَیں نے تو اسرار و معانی کی گرہیں کھول دی ہیں ۔
- مَیں نے (دورِ حاضر کے) ان (مسلمان مفلسوں (کے دلوں) کو ،
  اس امید پر گرمایا ہے کہ عشق ان پر اپنی اکسیر ڈال (کر انہیں سونا بنا) دے ۔

تو گفتی از حیاتِ جاوداں گوے
بگوشِ مردۂ پیغامِ جاں گوے
ولے گویند ایں ناحق شناساں
کہ تاریخِ وفاتِ این و آں گوے!

رخم از دردِ پنہاں زعفرانی
تراود خوں ز چشمِ ارغوانی
سخن اندر گلوے من گرہ بست
تو احوالِ مرا ناگفتہ دانی!

زبانِ ما غریباں از نگاہیست
حدیثِ دردمنداں اشک و آہیست!
کشادم چشم و بر بستم لبِ خویش
سخن اندر طریقِ ما گناہیست!

marfat.com

- آپؐ کا ارشاد ہے کہ میں حیاتِ جاوداں کی بات کروں،
ان مُردہ دلوں کے کان میں زندگی کا پیغام پھونکوں۔
- مگر یہ حق ناشناس مجھ سے کہتے ہیں،
کہ ایسے ویسے لوگوں کی تاریخِ وفات کہوں۔

- دردِ پنہاں سے میرا چہرہ زرد ہے،
اور میری سُرخ آنکھوں سے خُون ٹپک رہا ہے۔
- بات میرے گلے میں اٹک کے رہ گئی ہے،
میرے کہے بغیر بھی، آپؐ میرا حال جانتے ہیں۔

- نگاہ ہی ہم غریبوں کی زبان ہے،
اشک و آہ ہی دردمندوں کی داستان ہے۔
- مَیں نے آنکھ کھولی اور ہونٹ بند رکھے،
ہمارے مذہب میں بات (شکایت) کرنا گناہ ہے۔

marfat.com

خودی دادم ز خود نا محرمے را
کشادم در گلِ او زمزمے را
بدہ آں نالۂ گرمے کہ از وے
بسوزم جز غمِ دیں ہر غمے را!

درونِ ما بجز دُودِ نفس نیست
بجز دستِ تو ما را دسترس نیست
دگر افسانۂ غم با کہ گویم
کہ اندر سینہ ہا غیر از تو کس نیست

غریبے درد مندے نے نوازے
ز سوزِ نغمۂ خود در گدازے
تو می دانی چہ می جوید چہ خواہد
دلے از ہر دو عالم بے نیازے

marfat.com

- مَیں نے اس (مسلمان) کو جو اپنے آپ کو بھُول چکا تھا، خودی کا درس دیا،
اور اس طرح اس کی خاک کے اندر چشمۂ زمزم کھودا۔
- اب آپؐ مجھے ایسا نالۂ کرم عطا فرمائیں،
کہ مَیں (اس کے دل سے) غمِ دیں کے علاوہ ہر غم جلا دُوں۔

- ہمارے اندر صرف سانس باقی ہے، جو (آہوں کے سبب) دھُواں بن چکی ہے،
آپؐ کے دستِ (مشکل کشا) کے علاوہ اور کہیں ہماری رسائی نہیں۔
- ہم اپنی داستانِ غم کسے سُنائیں،
ہمارے سینوں (دِلوں) میں آپؐ کے سوائے اور کوئی ہے ہی نہیں۔

- مَیں ایک غریب، دردمند، نَے نواز (شاعر) ہُوں،
اپنے نغمہ کے سوز ہی میں پگھلتا جا رہا ہُوں۔
- آپؐ خوب جانتے ہیں کہ ایسا دل جو دونوں جہانوں سے بے نیاز ہو، کس چیز کا جویا ہے، اور کیا چاہتا ہے:

marfat.com

نم و رنگ از دمِ بادے نجویم
ز فیضِ آفتابِ تو برویم
نگاہم از مہ و پرویں بلند است
سخن را بر مزاجِ کس نگویم

درآں دریا کہ او را ساحلے نیست
دلیلِ عاشقاں غیر از دلے نیست
تو فرمودی رہِ بطحا[1] گرفتیم
وگرنہ جز تو ما را منزلے نیست

مراں از در کہ مشتاقِ حضوریم
ازاں دردے کہ دادی ناصبوریم
بفرما ہر چہ می خواہی بجز صبر
کہ ما از وے دو صد فرسنگ دوریم!

[1] اشارات: بطحا، مکہ معظمہ

marfat.com

- مَیں (پودوں کی مانند دنیا کی) ہوا کے جھونکوں سے نمی اور رنگ
حاصل کرنے کا خواہاں نہیں،
مَیں تو صرف آپؐ کے آفتاب (سراجاً منیراً) کے فیض سے نشوونما
پانا چاہتا ہُوں۔
- میری نگاہ مہ و پرویں سے بلند ہے۔
(مَیں کسی بڑے سے بڑے دُنیادار کو خاطر میں نہیں لاتا)
اسی لیے کسی کا مزاج دیکھ کر بات نہیں کرتا۔
(جو صحیح سمجھتا ہوں کہہ دیتا ہوں)

- عشق کا دریا وہ ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں،
وہاں دل کے سوائے عاشقوں کا کوئی راہنما نہیں۔
- آپؐ نے فرمایا تو مَیں مکہ مکرمہ چلا گیا،
ورنہ آپؐ کے سوائے ہماری اور کوئی منزل نہیں۔

- ہمیں اپنے دروازے سے نہ دُھتکاریئے۔ ہم آپؐ کی حضوری
کے مشتاق ہیں،
اپنی محبت کا درد جو آپؐ نے عطا کیا ہے، اس کے سبب ہم ناصبور ہیں۔
- صبر کی بات نہ کریں، اس کے علاوہ جو چاہیں کہیں،
کیونکہ ہم صبر سے کئی سو فرسنگ دُور ہیں۔

marfat.com

بہ افرنگی بتاں دل باختم من
ز تابِ دیریاں بگداختم من
چناں از خویشتن بیگانہ بودم
چو دیدم خویش را نشناختم من!

مے از میخانۂ مغرب چشیدم
بجانِ من کہ دردِ سر خریدم
نشستم با نکویانِ فرنگی
ازاں بے سود تر روزے ندیدم!

فقیرم از تو خواہم ہر چہ خواہم
دلِ کوہے خراش از برگ کاہم
مرا درسِ حکیماں دردِ سر داد
کہ من پروردۂ فیضِ نگاہم!

marfat.com

- مَیں نے فرنگی بتوں کو دل ہار دیا ،
اور اہل بت کدہ کی گرمی سے پگھل گیا ۔
- مَیں اپنے آپ سے اس قدر بیگانہ ہو گیا ،
کہ جب مَیں نے اپنے آپ کو دیکھا ، تو پہچان نہ سکا ۔

- مَیں نے یورپ کے میکدہ سے شراب چکھی ،
اپنی جان کی قسم ! صرف دردِ سر ہی خریدا ۔
- یورپ کے اچھے لوگوں کی صحبت میں بیٹھا ،
مگر بے سُود وقت گنوایا ۔

- (آپؐ کے دروازے کا) فقیر ہوں ، جو مانگتا ہوں آپؐ سے مانگتا ہوں ،
(میری التجا ہے کہ) میرے برگِ کاہ سے پہاڑ کا دل کاٹ دیا جائے ۔
- فلسفیوں کے لیکچر میرے لیے دردِ سر ثابت ہوئے ،
کیونکہ میں فیضِ نگاہ کا پروردہ ہوں ۔

marfat.com

نه با مُلّا نه با صوفی نشینم
تو میدانی که من آنم نه اینم
نویس "الله" بر لوحِ دلِ من
که هم خود را هم او را فاش بینم

دلِ مُلّا گرفتارِ غمے نیست
نگاہے ہست در چشمش، نمے نیست
ازاں بگریختم از مکتبِ او
که در ریگِ حجازش زمزمے نیست!

سرِ منبر کلامش نیشدار است
که او را صد کتاب اندر کنار است
حضورِ تو من از خجلت نگفتم
ز خود پنہان و بر ما آشکار است

marrat.com

- نہ مَیں مُلّا کے پاس بیٹھا ، نہ صوفی کے پاس ،
آپ جانتے ہیں کہ نہ مَیں اِن سے ہُوں ، نہ اُن سے ۔
- میرے دل کی تختی پر لفظ اللہ رقم فرما دیں ،
تاکہ مَیں اپنے آپ کو بھی بے حجاب دیکھ لُوں ، اور اللہ تعالیٰ کو بھی ۔

- مُلّا کا دل کسی غم میں گرفتار نہیں ،
اس کی آنکھ میں بینائی تو ہے مگر نمی نہیں ۔
- میں اس کے مکتب سے اس لیے چلا آیا ،
کیوں کہ اس کی ریگِ حجاز (مذہبی علوم) میں (رُوحانیت کا چشمۂ) زمزم نہیں ۔

- وہ منبر پر کھڑا ہو کر چبھتا ہُوا وعظ کہتا ہے ،
کیونکہ اس کی بغل میں سینکڑوں کتب ہیں ۔
- آپ کے سامنے مَیں نے شرم کے مارے بات نہیں کی ،
کہ وہ اپنے آپ سے پوشیدہ ، مگر ہم پر ظاہر ہے ۔

marfat.com

دلِ صاحبدلاں او برد یا من؟
پیامِ شوق او آورد یا من؟
من و مُلّا ز کیشِ دین دو تیریم
بغیرِ ما بر بدف او خورد یا من؟

غریبم درمیانِ محفلِ خویش
تو خود گو با کہ گویم مشکلِ خویش؟
ازاں ترسم کہ پنہانم شود فاش
غمِ خود را نگویم با دلِ خویش!

دلِ خود را بدستِ کس ندادم
گرہ از روے کارِ خود کشادم
بہ غیر اللہ کردم تکیہ یکبار
دو صد بار از مقامِ خود فتادم

marfat.com

- صاحبِ دل حضرات کو اس نے متاثر کیا ہے، یا مَیں نے ؟
پیامِ شوق وہ لایا ہے یا مَیں ؟
- مَیں اور مُلّا ترکشِ دین کے دو تیر ہیں،
آپؐ ہی فرمائیں کہ نشانہ پر وہ لگا ہے یا مَیں ؟

***

- مَیں اپنی محفل میں اجنبی ہُوں،
آپؐ ہی فرمائیں کہ مَیں اپنی مشکل کس سے بیان کروں۔
- مَیں ڈرتا ہوں کہ کہیں میرا (راز) پنہاں فاش نہ ہو جائے،
اس لیے مَیں اپنے دل کو بھی اپنا غم نہیں بتاتا۔

***

- مَیں نے اپنا دل کسی کے ہاتھ میں نہیں دیا،
اپنے کاموں کی گرہ خود ہی کھولی ہے۔
- جب کبھی میں نے ایک بار غیر اللہ پر تکیہ کیا،
تو دو صد بار اپنے مقام سے نیچے گرا۔

marfat.com

ہماں سوزِ جنوں اندر سرِ من
ہماں ہنگامہ ہا اندر برِ من
ہنوز از جوشِ طوفانے کہ بگذشت
نیاسود است موجِ گوہرِ من

ہنوز ایں خاک دارائے شرر ہست
ہنوز ایں سینہ را آہِ سحر ہست
تجلّی ریز بر چشمم کہ بینی
بایں پیری مرا تابِ نظر ہست!

نگاہم زانچہ بینم بے نیاز است
دل از سوزِ درونم در گداز است
من و ایں عصرِ بے اخلاص و بے سوز!
بگو با من کہ آخر ایں چہ راز است؟

marfat.com

- میرے سر کے اندر وہی (پرانا) سوزِ جنوں ہے،
(اور) میرے پہلو میں وہی پرانے ہنگامے ہیں۔
- (اسلام کا) وہ جوشِ طوفان، جو گزر چکا ہے،
ابھی تک اس سے میرے گوہر (طبیعت) کی موج پُرسکون نہیں ہوئی۔
(ابھی تک میں اس کے انتظار میں ہوں)

- ابھی تک میری خاک میں وہ شرر باقی ہے،
ابھی تک میرے سینے میں آہِ سَحَر موجود ہے۔
- میری چشم پر اپنی تجلّی ڈالیے،
اس پیری میں بھی میرے اندر دیکھنے کی سکت موجود ہے۔

- جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں (یعنی دنیا) اس سے میری نگاہ بے نیاز ہے،
میرا دل سوزِ دروں سے پگھلے جا رہا ہے۔
- مَیں اور یہ بے اخلاص و بے سوز دَور!
فرمائیے! کہ آخر یہ کیا راز ہے۔

marfat.com

مرا در عصرِ بے سوز آفریدند
بخاکم جانِ پُر شورے دمیدند
چو نخ در گردنِ من زندگانی
تو گوئی بر سرِ دارم کشیدند!

نگیرد لاله و گل رنگ و بویم
درونِ سینه ام مُرد آرزویم
غمِ پنہاں بحرف اندر نگنجد
اگر گنجد چه گویم با که گویم!

من اندر مشرق و مغرب غریبم
که از یارانِ محرم بے نصیبم
غمِ خود را بگویم با دلِ خویش
چه معصومانه غربت را فریبم!

marfat.com

- مجھے اس بے سوز دَور میں پیدا کیا ،
  پھر میری خاک (بدن) میں پُرشور جان پھونک دی ۔
- میری گردن میں زندگی پھندے کی مانند پھنسی ہوئی ہے ،
  گویا مجھے تختہ دار پر چڑھا دیا گیا ہے ۔

- لالہ وگل (عوام الناس) میرا رنگ و بو اختیار نہیں کرتے ،
  میری آرزو میرے سینے ہی میں ختم ہو کے رہ گئی ہے ۔
- میرا غمِ پنہاں الفاظ میں نہیں سماتا ،
  اگر سما بھی سکے تو کیا کہوں اور کس سے کہوں ۔

- مَیں مشرق و مغرب میں اجنبی ہوں ،
  کیونکہ یارانِ راز دان سے محروم ہُوں ۔
- اپنا غم بس اپنے ہی دل سے کہتا ہُوں ،
  کس معصُومانہ انداز میں اپنی تنہائی کو فریب دیتا ہُوں ۔

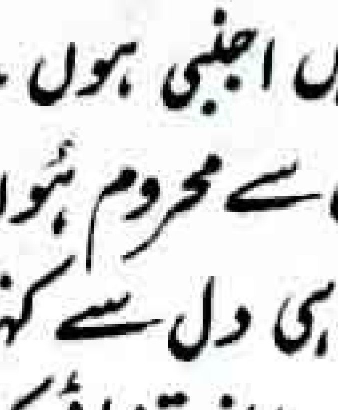

۱۸۳۹

marfat.com

طلسمِ علمِ حاضر را شکستم
ربودم دانہ و دامش گسستم
خدا داند کہ مانندِ براہیم
بہ نارِ او چہ بے پروا نشستم!

بچشمِ من نگہ آوردۂ تُست
فروغِ لَآ اِلٰہ آوردۂ تُست
دوچارم کن بہ صبحِ مَنْ رَآنِیْ
شبم را تابِ مہ آوردۂ تُست!

چو خود را در کنارِ خود کشیدم
بہ نورِ تو مقامِ خویش دیدم!
دریں دیر از نوائے صبحگاہی
جہانِ عشق و مستی آفریدم!

ل اشارات: مَنْ رَآنِیْ، تلمیح ہے حدیث مشہور مَنْ رَآنِیْ فَقَدْ رَأَ اللہ، کی طرف یعنی جس نے
مجھے دیکھا خدا کو دیکھا۔

marfat.com

- میں نے دورِ حاضر کے علم کا طلسم توڑ دیا،
اس کے جال کے نیچے سے دانہ اُٹھا لیا۔
- خدا جانتا ہے کہ ابراہیمؑ کی مانند،
مَیں اس کی آگ میں کس بے پرواہی سے بیٹھا ہُوں۔

- میری آنکھ میں نگاہ آپؐ کی بدولت ہے،
(میرے قلب میں) لاالٰہ کا نور آپؐ کی عنایت سے ہے۔
- آپؐ ہی نے میری رات کو چاندنی عطا فرمائی ہے،
(اب) مجھے اپنے دیدار کی صبح سے (بھی) مشرف فرمائیے!

- جب مَیں نے اپنے آپ کو اپنے آغوش میں لے لیا،
تو آپؐ کے نور کی بدولت اپنا مقام دیکھ لیا۔
- پھر اپنی نوائے صبحگاہی سے،
اس بت کدۂ (جہاں) کے اندر سے عشق و مستی کی نئی دنیا پیدا کی۔

marfat.com

درین عالم بہشتِ خرّمے ہست
بشاخِ او ز اشکِ من نمے ہست
نصیبِ او ہنوز آں ہا و ہو نیست
کہ او در انتظارِ آدمے ہست

بدہ او را جوانِ پاکبازے
سرورش از شرابِ خانہ سازے
قوی بازوے او مانندِ حیدرؓ
دلِ او از دو گیتی بے نیازے

بیا ساقی بگرداں جامِ مے را
زِ مے سوزندہ تر کن سوزِ نے را
دگر آں دل بنہ در سینۂ من
کہ پیچم پنجۂ کاؤس و کے را!

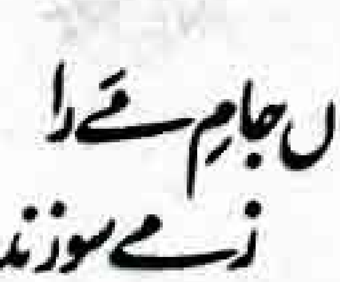

marfat.com

- اسی دنیا میں ایک سرسبز و شاداب بہشت موجود ہے ،
جس کی شاخوں پر میرے آنسوؤں کی نمی ہے ۔
- مگر اس میں ابھی وہ ہا و ہُو کا ہنگامہ پیدا نہیں ہوا ،
ابھی وہ آدم کے انتظار میں ہے ۔

- اسے ایسا پاکباز جوان عطا فرمائیے ،
جس میں شرابِ خانہ ساز کا سرور ہو ۔
- جس کے بازو حیدرؓ کرار کی مانند قوی ہوں ،
اور جس کا دل دونوں جہانوں سے بے نیاز ہو ۔

- ساقی ! اُٹھ اور جامِ مے کو گردش میں لا ،
اور مے سے میرے نغمہ کے سوز کو اور پُرسوز بنا ۔
- ایک بار پھر میرے سینہ میں وہ دل رکھ دے ،
کہ مَیں کیکاؤس اور کیخسرو کا پنجہ مروڑ دُوں ۔

marfat.com

جهاں از عشق و عشق از سینۂ تُست
سرورش از مَے دیرینۂ تُست
جز ایں چیزے نمیدانم ز جبریل
که او یک جوہر از آئینۂ تُست!

مرا ایں سوز از فیضِ دمِ تُست
بتاکم موجِ مے از زمزمِ تُست
خجل مُلکِ جم از درویشیِ من
که دل در سینۂ من محرمِ تُست!

دریں بتخانہ دل با کس نہ بستم
ولیکن از مقامِ خود گسستم
ز من امروز می خواہد سجودے
خداوندے که دی او را شکستم!

marfat.com

- جہان کی بنیاد عشق پر ہے اور عشق آپ کے سینہ مبارک سے ملتا ہے،
عشق کا سرور آپ کی شراب کہنہ پر موقوف ہے۔
- مَیں تو جبریلؑ کے بارے میں اس کے علاوہ اور کچھ نہیں جانتا،
کہ وہ آپ ہی کے آئینہ کا ایک جوہر ہیں۔

- مجھے یہ سوز آپ کے فیض سے ملا ہے،
میرے انگور میں مئے (عشق) کی جو موج ہے، وہ آپ کے زمزم کی بدولت ہے۔
- میری درویشی سے سلطنتِ جم شرمندہ ہے،
کیونکہ میرے سینہ میں جو دل ہے، وہ آپ کا محرم ہے۔
(آپ کے مقام کو پہچانتا ہے)

- مَیں نے اس بت خانہ (دنیا) میں کسی سے دل نہیں لگایا،
پھر بھی اپنے مقام سے ہٹ گیا ہوں۔
- (کیونکہ) وہ (جھوٹا) خدا جسے مَیں کل توڑ چکا ہوں،
آج پھر مجھ سے سجدے کی توقع رکھتا ہے۔

marfat.com

رسید آں لالہ از مشتِ غبارم
کہ خونش می تراود از کنارم
قبولش کن ز راہِ دل نوازی
کہ من غیر از دلے چیزے ندارم!

حضورِ ملّت بیضا تپیدم
نوائے دلگدازے آفریدم
ادب گوید سخن را مختصر گوے
تپیدم، آفریدم، آرمیدم!

بصدقِ فطرتِ رندانۂ من
بسوزِ آہِ بیتابانۂ من
بدہ آں خاک را ابرِ بہارے
کہ در آغوش گیرد دانۂ من

marfat.com

- میری مشتِ غبار سے وہ گُلِ لالہ (دل) پیدا ہُوا ،
کہ اس کا خون میرے پہلو سے ٹپک رہا ہے ۔
- ازراہِ دلنوازی اسے قبول فرمائیے ،
کیونکہ میرے پاس اس دل کے علاوہ اور کچھ نہیں ۔
(جو پیش کر سکوں)

- مَیں ملّتِ بیضا کے حضور تڑپا ،
مَیں نے ایک نوائے دل گداز پیدا کی ۔
- ادب نے کہا : مختصر بات کر ،
(چنانچہ) مَیں تڑپا ، مَیں نے (نیا جہان) تخلیق کیا ، اور پھر
(آغوشِ لحد میں) آرام سے لیٹ گیا ۔
(ع جہانِ تازہ کی افکارِ تازہ سے ہے نمود)

- میری فطرتِ رندانہ کے صدقے میں ،
میری آہِ بے تاب کے سوز کو ملحوظ رکھتے ہُوئے ۔
- اس خاک کو جو اپنے اندر میرے افکار کی روح سمولے ،
ابرِ بہار عطا فرمائیے !

marfat.com

دلے بر کف نہادم، دلبرے نیست
متاعے داشتم، غارتگرے نیست
درونِ سینۂ من منزلے گیر
مسلمانے ز من تنہاترے نیست!

چو رومی در حرم دادم اذاں من
ازو آموختم اسرارِ جاں من
بہ دَورِ فتنۂ عصرِ کہن، او
بہ دَورِ فتنۂ عصرِ رواں من

گلستانے ز خاکِ من برانگیز
نمِ چشمم بخونِ لالہ آمیز
اگر شایاں نیم تیغِ علیؓ را
نگاہے دہ چو شمشیرِ علیؓ تیز!

marfat.com

- مَیں ہتھیلی پر دل لیے پھرتا ہُوں، کوئی دلبر نہیں،
سامان رکھتا ہوں، کوئی لوٹنے والا نہیں۔
- میرے سینہ کو اپنا گھر بنائیے،
آج مجھ سے زیادہ تنہا مسلمان اور کوئی نہیں۔
(ترا در ہو مرا سر ہو، مرا دل ہو ترا گھر ہو)
(حفیظ جالندھری)

- مَیں نے رومیؔ کی مانند حرم میں اذاں دی ہے،
اسی سے مَیں نے روحانی اسرار سیکھے ہیں۔
- پچھلے دَور کے فتنہ کا مقابلہ اس نے کیا،
دَورِ حاضر کے فتنہ سے مَیں نبرد آزما ہُوا ہُوں۔

- میری خاک سے گلستان پیدا فرمائیے!
خُونِ لالہ میں میری آنکھ کی نمی بھی ملا دیجیے۔
- اگر میں تیغِ علیؓ (کی شان) کے شایاں نہیں،
تو مجھے ایسی نگاہ عطا فرما دیجیے، جو تیغِ علیؓ کی مانند تیز ہو۔

۱۸۴۹

marfat.com

مسلماں تا بساحل آرمیده است
خجل از بحر و از خود ناامید است
جز ایں مردِ فقیرے دردمندے
جراحت ہائے پنہانش که دیده است؟

گذشت او را که آید بوئے یارے؟
که داد او را امیدِ نوبہارے؟
چو آں سوزِ کہن رفت از دمِ او
که زد بر نیستانِ او شرارے؟

ز بحرِ خود بجوئے من گہر ده
متاعِ من بکوه و دشت و در ده
دلم نکشود ازاں طوفاں که دادی
مرا شورے ز طوفانے دگر ده!

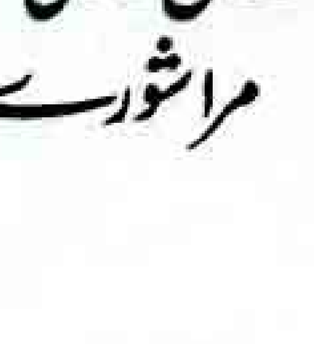

marfat.com

- یہ مسلمان جو بحرِ (حیات) سے شرمندہ اور اپنے آپ سے ناامید ہو کر ساحل پر بیٹھ گیا ہے۔
- مجھ فقیرِ درد مند کے سوائے اور کس نے ،
اس کے پوشیدہ زخم دیکھے ہیں۔

- کس نے اسے کہا کہ (نا امید نہ ہو) دوست کی خوشبو آرہی ہے،
کس نے اسے نئے دورِ بہار کی خوش خبری دی ۔
- جب اس کے دم سے پرانا سوز جاتا رہا ،
تو کس نے اس کے نیستان پر (نیا) شرر پھینکا۔

- اپنے سمندر سے میری ندی میں موتی ڈال دیجیے ،
پھر میری اس متاع کو پہاڑوں، صحراؤں اور آبادیوں میں پھیلا دیجیے۔
- آپ نے مجھے جو طوفان عطا فرمایا ہے ، اس سے میرا دل پوری طرح مطمئن نہیں،
مجھے ایک اور طوفان کا شور (و ہنگامہ) عطا فرمائیے !
(تُو ہے محیط بے کراں ، میں ہوں ذرا سی آب جو)

marfat.com

بخلوت نے نوازی ہاے من بیں
بخلوت خود گدازی ہاے من بیں
گرفتم نکتۂ فقر از نیاگاں
ز سلطاں بے نیازی ہاے من بیں!

بہر حالے کہ بودم خوش سرودم
نقاب از روے ہر معنی کشودم
مپرس از اضطراب من کہ با دوست
دمے بودم، دمے دیگر نبودم!

شریکِ درد و سوزِ لالہ بودم
ضمیرِ زندگی را وا نمودم
ندانم با کہ گفتم نکتۂ شوق
کہ تنہا بودم و تنہا سرودم!

marfat.com

- جلوت میں میری نغمہ سرائی ملاحظہ فرمائیے !
خلوت میں میرا اپنے آپ کو غم میں گھُلا دینا دیکھیے ۔
- مَیں نے بزرگوں سے فقر کا نکتہ پایا ہے ،
سُلطان سے میری بے نیازی دیکھیے ۔

(؎ قوموں کی تقدیر وہ مردِ درویش
جس نے نہ ڈھونڈی سلطاں کی درگاہ)

- مَیں جس حال میں بھی تھا ، خوب نغمہ سرائی کی ،
مَیں نے ہر رازِ (حیات) کے چہرے سے پردہ ہٹا دیا ۔
- میری بے قراری نہ پوچھیے - ایک لمحہ میں دوست کے ساتھ ہوتا ،
اور دُوسرے لمحہ اس سے جدا ہوتا ۔

(؎ کبھی میں ڈھونڈتا ہُوں لذّتِ وصل
خوش آتا ہے کبھی ذوقِ جُدائی)

- مَیں گُلِ لالہ کے درد و سوز میں شریک رہا ہوں ،
مَیں نے زندگی کا ضمیر عیاں کر دیا ہے ۔
- نہیں جانتا مَیں نے کسی سے محبت کا نکتہ بیان کیا ہو ،
کیونکہ مَیں تنہا ہی رہا اور تنہا ہی نغمہ سرائی کی ۔

(کوئی محرمِ راز نہیں ملا)

marfat.com

بنورِ تو بر افروزم نگہ را
کہ بینم اندرونِ مہر و مہ را
چو میگویم مسلمانم، بلرزم
کہ دانم مشکلاتِ لا الہ را

بگوے تو گداز یک نوا بس
مرا این ابتدا این انتہا بس
خراب جرأتِ آں رندِ پاکم
خدا را گفت ما را مصطفیٰ بس!

۱۲

ز شوقِ آموختم آں ہاؤ ہوے
کہ از سنگے کشاید آبجوے
ہمیں یک آرزو دارم کہ جاوید
ز عشقِ تو بگیرد رنگ و بوے

marfat.com

- آپؐ کے نور سے اپنی نگاہ کے لیے روشنی حاصل کر رہا ہُوں،
تاکہ مہر و ماہ کا اندرون دیکھ سکوں۔
- جب کہتا ہوں: مَیں مسلمان ہُوں، تو لرز جاتا ہُوں،
کیونکہ مَیں لا اِلٰہ کی مشکلات کو جانتا ہوں۔

(سہ یہ شہادت گہِ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا)

- آپؐ کے کوچہ میں ایک نوائے دلگداز میرے لیے کافی ہے،
یہی میرے شوق کی ابتدا ہے اور یہی انتہا۔
- مَیں اس پاک طینت رند کی جرأت کا شیدائی ہُوں،
جس نے اللہ تعالیٰ سے کہا تھا، مجھے رسولِ پاکؐ بس ہیں۔

۱۲

- مجھے شوقِ (محبت) نے وہ ہاؤ ہُو سکھادی،
جو پتھر سے چشمہ جاری کر دیتی ہے۔
- اب میری صرف یہی ایک آرزو ہے،
کہ جاویدؔ کو آپؐ کے عشق کی چاشنی نصیب ہو۔

marfat.com

یکے بنگر فرنگی کج کلاہاں
تو گوئی آفتاب اند و ماہاں
جوانِ سادۂ من گرم خون است
نگہدارش ازیں کافر نگاہاں

بدہ دستے ز پا افتادگاں را
بہ غیر اللہ دل ناداگاں را
ازاں آتش کہ جانِ من برافروخت
نصیبے دہ مسلماں زادگاں را

۱۳

تو ہم آں مے بگیر از ساغرِ دوست
کہ باشی تا ابد اندر برِ دوست
سجودے نیست اے عبدالعزیز ایں
بروبم از مژہ خاکِ درِ دوست

marfat.com

- ذرا کجکلاہ فرنگی حسینوں کو دیکھیں ،
گویا چندے آفتاب چندے مہتاب ہیں ۔
- میرا سادہ دل نوجوان گرم خون ہے ،
ان کافر نگاہوں سے اس کی حفاظت فرمائیے !

- اِن گرے ہوتے مسلمانوں کی دستگیری فرمائیے !
جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوائے اور کسی کو دل نہیں دیا ۔
- جس آتشِ (عشق) نے میرا اندرون چمکا دیا ہے ،
وہ ان مسلمان زادوں کو بھی عطا فرمائیے !

۱۳

- اے عبد العزیز (ابنِ سعود) تو بھی ساغرِ دوست سے وہ شرابِ عشق پی ،
تاکہ تُو ہمیشہ محبوب کے پہلو میں رہے ۔
- مَیں یہاں سجدہ نہیں کر رہا ،
بلکہ درِ دوست کی خاک اپنی پلکوں سے صاف کر رہا ہُوں ۔

marfat.com

تو سلطانِ حجازی من فقیرم
ولے در کشورِ معنی امیرم
جہانے کو ز تخمِ لا الٰہ رُست
بیا بنگر بآغوشِ ضمیرم

سراپا دردِ درماں ناپذیرم
نہ پنداری زبون و زار و پیرم
ہنوزم در کمانے میتواں راند
ز کیشِ ملتے افتادہ تیرم

بیا، با ہم در آویزیم و رقصیم
ز گیتی دل بر انگیزیم و رقصیم
یکے اندر حریمِ کوچۂ دوست
ز چشماں اشکِ خوں ریزیم و رقصیم

- (اے ابنِ سعود !) تُو حجاز کا سُلطان ہے اور مَیں ایک فقیر ہُوں ،
  (ہُوں فقیر) مگر ولایتِ معنی کا امیر ہُوں ۔
- آ ، میرے آغوشِ ضمیر میں وہ جہان دیکھ ،
  جو لا اِلٰہ کے بیج سے پیدا ہُوا ہے ۔

- اگرچہ مَیں سراپا درد ہوں اور درد بھی ایسا جو لا علاج ہے ،
  (دردِ محبت کی طرف اشارہ ہے)
  مگر تو یہ گمان نہ کر کہ مَیں زار و زبون و ضعیف ہُوں ۔
- ابھی مجھے کمان میں رکھ کر چلایا جا سکتا ہے ،
  مَیں ملت (ہی) کے ترکش سے گرا ہُوا تیر ہوں ۔

- آ ، ہم باہم مل کر رقص کریں ،
  دُنیا سے دل اُٹھا لیں اور رقص کریں ۔
- کوئے محبوبؐ کے حریم میں ،
  آنکھوں سے خون کے آنسو بہائیں اور رقص کریں ۔

marfat.com

ترا اندر بیابانے مقام است
کہ شامش چوں سحر آئینہ فام است
بہر جائے کہ خواہی خیمہ گستر
طناب از دیگراں جستن حرام است

مسلمانیم و آزاد از مکانیم
بروں از حلقۂ نہ آسمانیم
بما آموختند آں سجدۂ کز وے
بہائے ہر خداوندے بدانیم

ز افرنگی صنم بیگانہ تر شو
کہ پیمانش نمی ارزد بیک جو
نگاہے وام کن از چشمِ فاروق
قدم بیباک تر نہ در عالمِ نو!

marfat.com

- تیرا مقام ایسے صحرا میں ہے ،
جس کی شام بھی صبح کی مانند روشن و شفاف ہے ۔
- جہاں چاہے اپنا خیمہ لگا ،
(مگر اتنا خیال رکھ کہ) دوسروں سے طناب مانگنا
(یعنی فرنگیوں کا سہارا ڈھونڈنا) حرام ہے ۔

- ہم مسلمان قیدِ مکان سے آزاد ہیں ،
ہم نو آسمانوں کے حلقہ سے باہر ہیں ۔
- ہمیں ایسا سجدہ سکھایا گیا ہے ،
جس سے ہم ہر خداوند (معبود باطل) کی قیمت پہچان جاتے ہیں ۔

- فرنگی بُت سے لاتعلق ہو جا ،
اس کے عہد و پیمان کی قیمت ایک جَو کے برابر بھی نہیں ۔
- فاروق اعظمؓ سے نگاہ قرض لے ،
اور ایک نئے جہان میں بے باکی سے قدم رکھ ۔
(اہلِ مغرب پر اعتبار نہ کر۔ بلکہ اپنا نیا جہان پیدا کر)

marfat.com

حضورِ ملّت

مجو از من کلامِ عارفانہ
کہ من دارم سرشتِ عاشقانہ
سرشکِ لالہ گوں را اندریں باغ
بیفشانم چو شبنم دانہ دانہ!

marfat.com

حضورِ ملّت

- مجھ سے متصوفانہ کلام کی امید نہ رکھ
میں عاشقانہ سرشت رکھتا ہوں۔
- (میں شعر نہیں کہتا، بلکہ) اپنے خون آمیز آنسوؤں کو شبنم کی طرح اس باغ میں قطرہ قطرہ ٹپکاتا ہوں۔

marfat.com

حضورِ ملّت

۱

بحق دل بند و راہِ مصطفیٰ رو

بمنزل کوش مانندِ مہِ نَو
دریں نیلی فضا ہر دم فزوں شَو
مقامِ خویش اگر خواہی دریں دیر
بحق دل بند و راہِ مصطفیٰ رو!

چو موج از بحرِ خود بالیدہ ام من
بخود مثلِ گہر پیچیدہ ام من
ازاں نمرود با من سرگران است
بہ تعمیرِ حرم کوشیدہ ام من

marfat.com

حضورِ ملّت

۱

اللہ تعالیٰ سے دل لگا اور حضورِ اکرمؐ کی اتّباع کر

- نئے چاند کی مانند منزل تک پہنچنے کی کوشش کر،
  اس فضائے نیلگوں میں ہر دم بڑھتا جا۔
- اگر تو بُت خانہ (دنیا) میں اپنا مقام پانا چاہتا ہے،
  تو اللہ تعالیٰ سے دل لگا اور حضورِ اکرمؐ کی اتباع کر۔

- مَیں موج کی مانند اپنے سمندر سے اُٹھا ہُوں،
  اور موتی کی مانند اپنی نشو و نما پر متوجہ رہا ہُوں۔
- نمرود اس لیے مجھ سے ناراض ہے،
  کہ مَیں حرم کی تعمیر میں کوشاں ہُوں۔

marfat.com

بیا ساقی بگرداں ساتگیں را
بیفشاں بر دو گیتی آستیں را
حقیقت را بہ رندے فاش کردند
کہ مُلّا کم شناسد رمزِ دیں را

بیا ساقی نقاب از رخ بر افگن
چکید از چشمِ من خونِ دلِ من
بہ آں لحنے کہ نے شرقی نہ غربی است
نوائے از مقامِ لَاتَخَفْ[۱] زن

بروں از سینہ کش تکبیرِ خود را
بخاکِ خویش زن اکسیرِ خود را
خودی را گیر و محکم گیر و خوش زی
مدہ در دستِ کس تقدیرِ خود را

[۱] اشارات: لَاتَخَفْ، تلمیح بآیۂ قرآنی، لَاتَخَفْ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعْلٰی،

marfat.com

- ساقی! اُٹھ اور جامِ مے آگے بڑھا،
دونوں جہانوں پر اپنا دامن جھاڑ دے۔
- (اس دَور میں) مجھ جیسے رند پر حقیقت فاش کی گئی ہے،
کیونکہ مُلاّ رازِ دیں سمجھنے سے قاصر ہے۔

- ساقی! اُٹھ اپنے چہرے سے نقاب اُٹھا (اور دیکھ کہ)
میرے دل کا خون میری آنکھوں سے ٹپک رہا ہے۔
- اور مقام "لاتخف" سے اس لَے میں
نواریز ہو، جو نہ شرقی ہے، نہ غربی۔

- اپنے سینہ سے (نعرۂ) تکبیر باہر نکال (زبان پر لا)
اور اپنی (اس) اکسیر کو اپنی خاک پر ڈال۔
- خودی کو پکڑ (مضبوطی سے پکڑ) اور خوش رہ،
اپنی تقدیر کسی اور کے ہاتھ میں نہ دے۔
(خود اپنی تقدیر بن)

marfat.com

مسلماں از خودی مردِ تمام است
بخاکش تا خودی میرد غلام است
اگر خود را متاعِ خویش دانی
نگه را جز بخود بستن حرام است

مسلماناں که خود را فاش دیدند
بهر دریا چو گوهر آرمیدند
اگر از خود رمیدند اندریں دیر
بجانِ تو که مرگِ خود خریدند

کشودم پرده را از روی تقدیر
مشو نومید و راهِ مصطفیٰ گیر
اگر باور نداری آنچه گفتم
ز دیں بگریز و مرگِ کافرے میر!

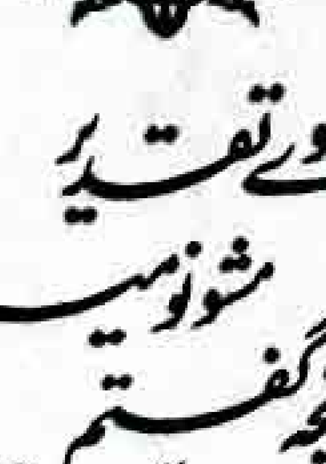

- مسلمان ، خودی (کے استحکام) سے انسان کامل بنتا ہے ،
اس کے بدن میں خودی مر جائے ، تو وہ غلام ہے۔
- اگر تُو اپنے آپ کو اپنی متاع جانے ،
(تو یہ نکتہ سمجھ جائے کہ) اپنے علاوہ کسی اور پر
توجہ مرکوز کرنا حرام ہے۔

- وہ مسلمان جنہوں نے اپنے آپ کو پوری طرح دیکھ لیا ،
وہ ہر دریائے (مصیبت) میں گوہر کی مانند پُر سکون رہے۔
- لیکن اگر وہ اِس بُت خانۂ (دہر) میں اپنے آپ
سے گریزاں رہیں۔
تو ، تیری جان کی قسم ! انہوں نے (اپنے ہاتھوں) اپنی موت خریدی۔

- مَیں نے تقدیر کے چہرے سے پردہ اُٹھا دیا ہے ،
نا امید نہ ہو اور حضورِ اکرمؐ کی راہ اختیار کر۔
- لیکن اگر تجھے میری بات کا اعتبار نہیں ،
تو اسلام چھوڑ اور کافر کی موت مر۔

marfat.com

به ترکان بسته درها را گشادند
بنای مصریان محکم نهادند
تو هم دستی بدامانِ خودی زن
که بی او ملک و دیں کس را ندادند!

هر آں قومی که می ریزد بهارش
نسازد جز به بوهای رمیده
ز خاکش لاله می روید و لیکن
قبای دارد از رنگِ پریده

خدا آں ملتی را سروری داد
که تقدیرش بدستِ خویش بنوشت
به آں ملت سروکاری ندارد
که دهقانش برای دیگراں کشت

marfat.com

- ترکوں کے لیے بند دروازے کھول دیے گئے،
مصریوں کی بنیاد مستحکم کر دی گئی۔
- تو بھی خودی کا دامن پکڑ،
اس کے بغیر (کبھی) کسی کو ملک و دین نہیں ملا۔

- ہر (زوال پذیر) قوم، جس کی بہار جا چکی ہو،
انہی خوشبوؤں کو سینے سے لگائے رکھتی ہے جو ختم ہو چکی ہوں۔
- اس کی خاک سے (گلِ) لالہ اُگتا تو ہے، مگر،
اس کی قبائے (سُرخ) کا رنگ اُڑا ہُوا ہوتا ہے۔

- اللہ تعالیٰ صرف اسی قوم کو سرداری عطا فرماتے ہیں،
جو خود اپنے ہاتھ سے اپنی تقدیر لکھتی ہے۔
- اللہ تعالیٰ ایسی قوم سے کوئی سروکار نہیں رکھتے،
جس کا دہقان دوسروں کے لیے کھیتی بوتا ہے۔

marfat.com

ز رازی حکمتِ قرآں بیاموز
چراغے از چراغِ او برافروز
ولے این نکتہ را از من فراگیر
کہ نتواں زیستن بے مستی و سوز

۲

خودی

کسے کو بر خودی زد لَآ اِلٰہ را
ز خاکِ مردہ رویاند نگہ را
مدہ از دست دامانِ چنیں مرد
کہ دیدم در کمندش مہر و مہ را

تو اے ناداں دلِ آگاہ دریاب
بخود مثلِ نیاگاں راہ دریاب
چساں مومن کند پوشیدہ را فاش
ز لَا مَوجُودَ اِلَّا اللہ دریاب

marfat.com

- (بے شک) رازی سے قرآن پاک کی حکمت سیکھ ،
اس کے چراغ سے اپنا چراغ جلا۔
- لیکن مجھ سے یہ نکتہ سمجھ لے ،
کہ مستی و سوز (عشق) کے بغیر زندہ نہیں رہا جا سکتا۔

۲

خودی

- جس نے اپنی خودی پر لَآ اِلٰہ کی ضرب لگائی ،
اس نے اپنی مردہ خاک (بدن) سے نگاہ پیدا کر لی۔
- ایسے شخص کا دامن نہ چھوڑ ،
مَیں نے مہر و مہ کو اس کی کمند (تصرّف) میں دیکھا ہے۔

- اے نادان! تُو دلِ آگاہ حاصل کر ،
(اور) اپنے بزرگوں کی مانند اپنے آپ تک رسائی حاصل کر۔
- مومن پوشیدہ رازوں کو کس طرح فاش کرتا ہے ،
یہ نکتہ لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰہ سے سیکھ۔

marfat.com

دلِ تو داغِ پنہانے ندارد
تب و تابِ مسلمانے ندارد
خیابانِ خودی را دادہ آب
ازاں دریا کہ طوفانے ندارد

۳

اناالحق

اناالحق جز مقامِ کبریا نیست
سزائے او چلیپا ہست یا نیست؟
اگر فردے بگوید سرزنش بہ
اگر قومے بگوید ناروا نیست!

بہ آں ملت اناالحق سازگار است
کہ از خونش نمِ ہر شاخسار است
نہاں اندر جلالِ او جمالے
کہ او را نہ سپہر آئینہ دار است!

marfat.com

- تیرا دل (محبّت کا) داغِ پنہاں نہیں رکھتا،
یہ مسلمان (کے دل) کی چمک اور حرارت سے خالی ہے۔
- (کیونکہ) تُونے خودی کے خیابان کو،
اس دریا سے سیراب کیا ہے، جو بغیر طوفان کے ہے۔

۳

أنا الحق

- "انا الحق صرف مقامِ کبریا ہے،
(کوئی انسان کہے تو) اس کی سزا صلیب ہے یا نہیں؟"
- (اس سوال کا جواب یہ ہے کہ) اگر فرد انا الحق کہے
تو وہ قابلِ سزا ہے،
لیکن اگر قوم کہے، تو جائز ہے۔

- انا الحق کہنا اس ملت کو زیب دیتا ہے۔
جس کا خون (نہالِ باغ کی) ہر شاخ کی آبیاری کرتا ہے۔
- جس کے جلال میں جمال نہاں ہے،
کیونکہ نُو آسمان (ساری کائنات) اسی (کی جولانیوں) کے
آئینہ دار ہیں۔

marfat.com

میانِ اُمّتاں والا مقام است
کہ آں اُمّت دو گیتی را امام است
نیاساید ز کارِ آفرینش
کہ خواب[۱] و خستگی بر وے حرام است!

وجودش شعلہ از سوزِ درون است
چو خس او را جہانِ چند و چون است
کند شرحِ انا الحق ہمّتِ او
پئے ہر کُن کہ می گوید یکوُن است

پرد در وسعتِ گردوں یگانہ
نگاہِ او بہ شاخِ آشیانہ
مہ و انجم گرفتارِ کمندش
بدستِ اوست تقدیرِ زمانہ

[۱] اشارات: خواب۔ تلمیح آیۂ قرآنی: لَا تَأْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ۔ خستگی۔ تلمیح آیۂ قرآنی: وَمَا مَسَّنَا مِن لُّغُوبٍ

- ایسی اُمت، اُمتوں میں بلند مرتبت ہے،
  کیونکہ وہ دونوں جہانوں کی سردار ہے۔
- وہ (ہردم) نئی تخلیق میں معروف رہتی ہے،
  نیند اور تکان اس پر حرام ہیں۔

- اس اُمت کا وجود اپنے سوزِ دروں کے باعث شعلہ کی مانند ہے،
  یہ جہانِ اسباب و اعداد اس کے (شعلہ کے) سامنے خس کی مانند ہے۔
- اس کی ہمت (کے کارناموں) سے انا الحق کی وضاحت ہوتی ہے،
  وہ جب کُن کہتی ہے تو یکوُن اس کا ساتھ دیتا ہے۔
  (ایسی قوم جو کام شروع کرتی ہے، اسے پایۂ تکمیل تک پہنچاتی ہے)

- وہ فضا کی وسعتوں میں یگانہ پرواز کرتی ہے،
  (ان میں کھو نہیں جاتی)
  اس کی نگاہ (ہمیشہ) اپنے آشیانہ کی شاخ پر رہتی ہے۔
  (مقصود کو نہیں بھولتی)
- وہ مہ و انجم کو اپنی کمند کا اسیر بناتی ہے،
  زمانے کی تقدیر اس کے ہاتھ میں ہے۔

marfat.com

بباغاں عندلیبے خوش صفیرے
براغاں جرہ بازے زود گیرے
امیرِ او بسلطانی فقیرے
فقیرِ او بہ درویشی امیرے

بجامِ نو کہن مے از سبو ریز
فروغِ خویش را بر کاخ و کو ریز
اگر خواہی ثمر از شاخِ منصور
بہ دل لَا غَالِبَ اِلَّا اللہ فرو ریز

۴

صوفی و مُلّا

گرفتم حضرتِ مُلّا ترش روست
نگاہش مغز را نشناسد از پوست
اگر با ایں مسلمانی کہ دارم
مرا از کعبہ می راند حق اوست

marfat.com

- (ایسی اُمت) باغوں میں خوش آواز عندلیب ہے،
لیکن پہاڑوں کے دامن میں وہ نرباز کی طرح شکار پر جھپٹتی ہے۔
- اس کے امیر سلطانی میں فقیر ہیں،
اور اس کے فقیر درویشی میں امیر ہیں۔

- اپنے نئے جام میں سبو سے پرانی شراب (اسلام کے دورِ اوّل کی) ڈالی۔
پھر اپنی چمک دمک سے محل اور کوچے روشن کر دے۔
- اگر شاخِ منصور سے پھل حاصل کرنا چاہتا ہے،
تو اپنے دل پر لَاغَالِبَ اِلاَّ اللہ کا نقش منقّش کر۔

۴

صُوفی و مُلّا

- مانا کہ مولانا صاحب بدمزاج ہیں،
مانا کہ ان کی نگاہ چھلکے کے اندر سے مغز کو نہیں پہچانتی۔
- لیکن اگر وہ مجھ جیسے مسلمان کو،
کعبہ سے باہر نکال دیں، تو اس میں وہ حق بجانب ہیں۔

marfat.com

فرنگی صید بست از کعبہ و دیر
صدا از خانقاہاں رفت "لا غیر"
حکایت پیشِ مُلّا باز گفتم
دعا فرمود "یا رب عاقبت خیر!"

بہ بندِ صوفی و مُلّا اسیری
حیات از حکمتِ قرآں نگیری
بآیاتش ترا کارے جز ایں نیست
کہ از "یٰسین" او آساں بمیری

ز قرآں پیشِ خود آئینہ آویز
دگرگوں گشتۂ از خویش بگریز
ترازوے بنہ کردارِ خود را
قیامت ہاے پیشیں را برانگیز

marfat.com

- فرنگی نے کعبہ و دَیر (دونوں جگہ) سے (لوگ) شکار کر لیے،
خانقاہوں سے صدا اُٹھی کہ "وہ غیر نہیں"۔
- مولانا صاحب کی خدمت میں شکایت کی،
تو انہوں نے دعا کے لیے ہاتھ اُٹھا دیے: "الٰہی! اس کی عاقبت بخیر ہو!"

- تُو صوفی و مُلّا کی قید میں گرفتار ہے،
قرآنِ پاک سے زندگی حاصل نہیں کرتا۔
- اس کی آیات سے تجھے صرف اتنا سروکار ہے،
کہ مرتے وقت یٰسین پڑھ لے۔ تاکہ جان آسانی سے نکل جائے۔

- قرآنِ پاک کے آئینہ میں اپنے خدو خال دیکھ،
تُو یکسر بدل چکا ہے، اپنے آپ سے گریز کر۔
- اپنا کردار جانچنے کے لیے (قرآنِ پاک کا) ترازو سامنے رکھ،
اور پھر سے (دورِ اوّل کی سی) قیامتیں برپا کر دے۔

marfat.com

زمن بر صوفی و مُلّا سلامے
کہ پیغامِ خدا گفتند مارا
ولے تاویلِ شاں در حیرت انداخت
خدا و جبرئیل و مصطفیٰ را!

زدوزخ واعظِ کافرگرے گفت
حدیثے خوشتر از وے کافرے گفت
'نداند آں غلام احوالِ خود را
کہ دوزخ را مقامِ دیگرے گفت'!

مریدے خودشناسے پختہ کارے
بہ پیرے گفت حرفِ نیش دارے
بمرگِ ناتمامے جاں سپردن
گرفتن روزی از خاکِ مزارے!

marfat.com

- میری طرف سے صُوفی و مُلّا کو سلام پہنچے ،
کہ انہوں نے ہمیں اللہ تعالیٰ کا پیغام سنایا ۔
- مگر اس کلام کی جو تاویل انہوں نے کی ،
اس نے اللہ تعالیٰ ، جبریلؑ اور جناب رسُول پاکؐ سب
کو حیرت میں ڈال دیا ۔

- ایک واعظِ کافر گر نے (جو بات بات پر دوسروں کو
کافر کہتا تھا) دوزخ کی بات کی ،
مگر کافر نے اس سے بھی دلچسپ بات کہی :
- یہ غلام (شاید) اپنے احوال نہیں جانتا ،
جو دوزخ کو اوروں کا مقام بتاتا ہے ۔
(غلامی کی زندگی دوزخ کی زندگی ہے)

- ایک پختہ کار اور خودشناس مُرید نے ،
اپنے پیر سے یہ تیکھی بات کہی :
- خاکِ مزار سے روزی حاصل کرنا ،
اپنے آپ کو مرگِ ناتمام کے سپرد کرنا ہے ۔
(ایسا شخص نہ زندہ ہے ، نہ مُردہ)

marfat.com

پسر را گفت پیرے خرقہ بازے
ترا ایں نکتہ باید حرزِ جاں کرد
بہ نمرودانِ ایں دور آشنا باش
ز فیضِ شاں براہیمی تواں کرد

5

رومی

بکامِ خود دگر آں کہنہ مے ریز
کہ با جامش نیرزد ملکِ پرویز
ز اشعارِ جلال الدین رومی
بہ دیوارِ حریمِ دل بیاویز

بگیر از ساغرش آں لالہ رنگے
کہ تاثیرش دہد لعلے بہ سنگے
غزالے را دلِ شیرے بہ بخشد
بشوید داغ از پشتِ پلنگے!

marfat.com

- ایک پیشہ ور پیر نے اپنے بیٹے سے کہا ،
تجھے یہ نکتہ اچھی طرح سے یاد رکھنا چاہیئے :
- اس دَور کے نمرودوں سے دوستی رکھ ،
(کیونکہ) ان کے فیض سے براہیمی کا ڈھونگ رچایا جا سکتا ہے ۔

۵

رومیؒ

- اپنے حلق میں پھر وہی پرانی شراب انڈیل ،
جس کا ایک جام سلطنتِ پرویز سے بڑھ کر ہے ۔
- جلال الدین رومیؒ کے اشعار ،
حریمِ دل کی دیوار پر آویزاں کر لے ۔

- رومیؒ کے ساغر سے وہ لالہ رنگ شراب لے ،
جس کی تاثیر سنگ کو لعل عطا کرتی ہے ۔
- جو ہرن کو شیر دل بنا دیتی ہے ،
اور چیتے کی پشت سے داغ دھو ڈالتی ہے ۔

marfat.com

نصیبے بردم از تاب و تبِ او
شبم مانندِ روز از کوکبِ او
غزالے در بیابانِ حرم بیں
کہ ریزد خندہ شیر از لبِ او

سراپا درد و سوزِ آشنائی
وصالِ او زبان دانِ جدائی
جمالِ عشق گیرد از نئے او
نصیبے از جلالِ کبریائی

گره از کارِ ایں ناکاره وا کرد
غبارِ رہگذر را کیمیا کرد
نئے آں نے نوازے پاکبازے
مرا با عشق و مستی آشنا کرد

marfat.com

- مَیں نے اسی کی چمک اور تپش سے حصّہ پایا ہے ،
اسی کے ستارے نے میری رات کو دن کی طرح روشن کر دیا ہے ۔
- (اب) بیابان حرم میں (اس) غزال کو دیکھ ،
اس کے لبوں پر شیر کی سی مسکراہٹ ہے ۔
(اپنی طرف اشارہ ہے)

- رومیؒ کا کلام سراپا درد و سوزِ محبت ہے ،
اس کا وصل ، ہجر کا ترجمان ہے ۔
- اس کے نغموں کی بدولت ، جمالِ عشق ،
جلالِ کبریائی کی شان رکھتا ہے ۔

- اس نے مجھ ناکارہ کی مشکلات حل کر دیں ،
مجھ جیسے غبارِ راہ کو کیمیا بنا دیا ۔
- اس پاکباز مَے نواز کے نغموں نے
مجھے عشق و مستی (کی دولت) سے آشنا کر دیا ۔

marfat.com

بروے من درِ دل باز کردند
ز خاکِ من جہانے ساز کردند
ز فیض او گرفتم اعتبارے
کہ با من ماہ و انجم ساز کردند

خیالش با مہ و انجم نشیند
نگاہش آں سوے پرویں بہ بیند
دلِ بیتابِ خود را پیشِ او نہ
دمِ او رعشہ از سیماب چیند

ز رومی گیر اسرارِ فقیری
کہ آں فقر است محسودِ امیری
حذر زاں فقر و درویشی کہ از وے
رسیدی بر مقامِ سربزیری

marfat.com

- مجھ پر دل کے دروازے کھول دیے گئے،
میری خاک سے ایک نیا جہان تعمیر کیا گیا۔
- مَیں نے رومیؒ کے فیض سے وہ مرتبہ پایا،
کہ اب چاند ستارے میری موافقت میں چلتے ہیں۔

- اس کا فکر (بلندی میں) مہ و انجم کا ہم نشین ہے،
اس کی نگاہ ثریّا (جو بلندی کے لیے مشہور ہے) کے
اس جانب دیکھتی ہے۔
- اپنا دلِ بے تاب اس کے سامنے پیش کر،
رومیؒ کا دم پارے سے بے تابی چن لیتا ہے۔

- فقیری کے اسرار رومیؒ سے سیکھ،
اس کے فقر پر امیری رشک کرتی ہے۔
- ایسے فقر و درویشی سے بچ،
جو تجھے عاجزی و درماندگی کے مقام پر پہنچا دے۔

marfat.com

خودی تا گشت مہجورِ خدائی
بہ فقر آموخت آدابِ گدائی
ز چشمِ مستِ رومی وام کردم
سرورے از مقامِ کبریائی

مَے روشن ز تاکِ من فرو ریخت
خوشا مردے کہ در دامانم آویخت
نصیب از آتشے دارم کہ اوّل
سنائی از دلِ رومی برانگیخت

۶

پیامِ فاروقؓ

تو اے بادِ بیاباں از عرب خیز
ز نیلِ مصریاں موجے برانگیز
بگو فاروق را پیغامِ فاروقؓ
کہ خود در فقر و سلطانی بیامیز!

marfat.com

- جب خودی نے خدائی چھوڑ دی،
تو اس نے فقر کو گدائی کے آداب سکھائے۔
- (مگر) مَیں نے رومیؒ کی چشمِ مست سے،
مقامِ کبریائی کا سرور قرض لیا ہے۔ (پا لیا ہے)

- میرے انگور سے روشن شراب ٹپک رہی ہے،
خوش نصیب ہے وہ شخص جس نے میرا دامن تھام لیا۔
- مَیں نے بھی اس آتش (عشق) سے حِصّہ پایا ہے،
جو سنائیؔ نے پہلے پہل رومیؒ کے دل میں بھڑکائی تھی۔

۶

پیامِ فاروقؓ

- اے بادِ صحرا! عرب سے اُٹھ،
اور مصریوں کے دریائے نیل میں سے ایک موج اٹھا
- (پھر) فاروق (شاہِ مصر) کو فاروقِ اعظمؓ کا یہ پیغام پہنچا،
کہ وہ اپنے اندر فقر و سلطانی کو ملا دے۔

marfat.com

خلافت، فقر با تاج و سریر است
زہے دولت کہ پایاں ناپذیر است
جواں بختا! مدہ از دست ایں فقر
کہ بے او پادشاہی زود میر است!

جواں مردے کہ خود را فاش بیند
جہانِ کہنہ را باز آفریند
ہزاراں انجمن اندر طوافش
کہ او با خویشتن خلوت گزیند

بہ روے عقل و دل بکشاے ہر در
بگیر از پیرِ ہر میخانہ ساغر
دراں کوش از نیازِ سینہ پرور
کہ دامن پاک داری آستیں تر[1]

[1] اشارات: دراں کوش الخ، حضرت امیر خسروؒ کا شعر ہے۔

marfat.com

- تاج وتخت کے باوجود فقیری ہو، تو اسے خلافت کہتے ہیں،
خوشا وہ دولتِ (خلافت) جسے کبھی زوال نہیں۔
- اے جواں بخت پادشاہ! یہ فقر ہاتھ سے نہ دے،
کیونکہ اس کے بغیر پادشاہت جلد فنا ہو جاتی ہے۔

- وہ جواں مرد جو اپنے آپ کو آشکارا دیکھ لیتا ہے،
وہی اس جہانِ کہنہ کو از سرِ نو پیدا کرتا ہے۔
- ہزاروں انجمنیں اس کا طواف کرتی ہیں،
کیونکہ وہ اپنے اندر خلوت گزیں ہوتا ہے۔

- عقل و دل کے سامنے ہر دروازہ کھول دے،
ہر میخانے کے پیر سے ساغر لے۔
- مگر اس نیازمندی کی بدولت جو دل کی تربیت کرتی ہے،
کوشش کر کہ تیرا دامن (گناہوں سے) پاک اور تیری آستیں
آنسوؤں سے تر رہے۔

marfat.com

خنک آں ملتے بر خود رسیدہ
ز دردِ جستجو نا آرمیدہ
درخشِ او تہِ ایں نیلگوں چرخ
چو تیغے از میاں بیروں کشیدہ

چہ خوش زد تُرکِ ملاّحے سرودے
رُخِ او احمرے چشمش کبودے
بدریا گر گرہ افتد بہ کارم
بجز طوفاں نمیخواہم کشودے

جہانگیری بخاکِ ما سرشتند
امامت در جبینِ ما نوشتند
درونِ خویش بنگر آں جہاں را
کہ تخمش در دلِ فاروقؓ کشتند

marfat.com

- مبارک ہے وہ ملّت جس نے اپنے آپ کو پالیا،
جسے دردِ جستجو نے کبھی چین سے نہ بیٹھنے دیا۔
- اس نیلگوں آسمان کے نیچے، اس کی چمک یوں ہے،
جیسے میان سے کھینچی ہوئی تلوار۔

- اس تُرک ملاح نے، جس کا چہرہ ارغوانی اور آنکھیں نیلگوں تھیں، کیا خوب گیت گایا کہ۔
- اگر دریا کے اندر میں کسی مشکل میں گرفتار ہو جاؤں،
تو صرف طوفان ہی سے اس کا مداوا چاہتا ہوں۔

- حکومت ہماری خاک میں گُندھی ہوئی ہے،
امامت ہماری پیشانی پر رقم ہے۔
- اپنے اندر اس جہان کو آباد کر،
جس کا بیج فاروق اعظمؓ کے دل میں بویا گیا تھا۔

marfat.com

کسے کو داند اسرارِ یقیں را
یکے بیں می کند چشمِ دو بیں را
بیا میسند چوں نورِ دو قندیل
میندیش افتراقِ ملک و دیں را

مسلمانے کہ خود را امتحاں کرد
غبارِ راہِ خود را آسماں کرد
شرارِ شوق اگر داری نگہدار
کہ با وے آفتابی میتواں کرد

۷

شعرائے عرب

بگو از من نوا خوانِ عرب را
بہاے کم نہادم لعلِ لب را
ازاں نورے کہ از قرآں گرفتم
سحر کردم صد و سی سالہ شب را

marfat.com

- جو شخص ایمان و یقین کا بھید جانتا ہے،
وہ اپنی دو بیں آنکھ کو یک بیں بناتا ہے۔
- دین و وطن کے افتراق سے پریشان نہ ہو،
(اسلام میں) انہیں دو قندیلوں کے نور کی طرح آپس میں ملا دیا گیا ہے۔

- وہ مسلمان جس نے اپنی صلاحیتوں کو آزمایا،
اس نے اپنے غبارِ راہ کو آسمان کی بلندی تک پہنچا دیا۔
- اگر تیرے اندر محبت کا شرر موجود ہے، تو اس کی حفاظت کر۔
کیونکہ، اس سے سورج کا کام لیا جا سکتا ہے۔
(سارے جہان کو روشن کیا جا سکتا ہے)

۷

شعرائے عرب سے

- عرب کے شعراء کو میری طرف سے کہہ دو،
میں نے لبِ لعلیں (روایتی محبوب) کو بہت کم اہمیت دی ہے۔
- البتہ اس نور سے جو میں نے قرآن پاک سے حاصل کیا ہے،
میں نے (ہندی مسلمان کی) ایک ستائیس سالہ لمبی رات کو صبح میں تبدیل کر دیا ہے۔

marfat.com

بجانم آفریدم ہائے و ہو را
کفِ خاکے شمردم کاخ و کو را
شود روزے حریفِ بحرِ پُر شور
ز آشوبے کہ دادم آبجو را!

تو ہم بگذار آں صورت نگاری
مجو غیر از ضمیرِ خویش یاری
بہ باغِ ما برآوردی پر و بال
مسلماں را بدہ سوزے کہ داری!

بخاکِ ما دلے، در دل غمے ہست
ہنوز ایں کہنہ شاخے را نمے ہست
بہ افسونِ ہنر آں چشمہ بکشاے
درونِ ہر مسلماں زمزمے ہست!

marfat.com

- مَیں نے مسلمانوں کی زندگی میں شورِ عشق بپا کر دیا ہے،
مَیں نے دنیوی مال و متاع کو مٹھی بھر خاک (کی مانند بے وقعت) قرار دیا ہے۔
- مَیں نے (ہندی مسلمان کی) اس چھوٹی سی ندی کو جو طوفان عطا کیا ہے
اس سے یہ ایک روز بحرِ پُر شور کی حریف بن جائے گی۔

- (اے شاعرِ عرب!) تُو بھی (روایتی محبُوبوں کی) صُورت نگاری چھوڑ،
صرف اپنے ضمیر سے دوستی رکھ۔
- تُو نے ہمارے (اسلام کے) باغ میں پر و بال نکالے ہیں،
تیرے پاس جو سوز ہے، اسے مسلمان کی زندگی میں بھر دے۔

- ہماری خاک (بدن) میں دل اور دل کے اندر غمِ (عشق) موجود ہے،
ابھی (اسلام کی) اس شاخِ کہنہ میں نمی ہے۔
- ہر مسلمان کے اندر زمزم کا چشمہ موجود ہے،
تُو اپنے فن کے زور سے اسے جاری کر دے۔

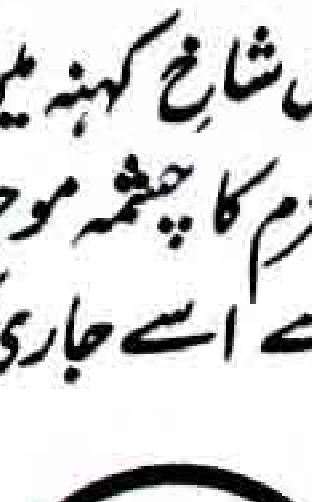

۱۸۹۴

marfat.com

مسلماں بندۂ مولا صفات است
دلِ او سِرّے از اسرارِ ذات است
جمالش جز بہ نورِ حق نہ بینی
کہ اصلش در ضمیرِ کائنات است!

بدہ با خاکِ او آں سوز و تابے
کہ زاید از شبِ او آفتابے
نوا آں زن کہ از فیضِ تو او را
دگر بخشند ذوقِ انقلابے!

مسلمانی غمِ دل در خریدن
چو سیماب از تپِ یاراں تپیدن
حضورِ ملّت از خود در گذشتن
دگر بانگِ انا الملّت کشیدن

marfat.com

- مسلمان ایسا بندہ ہے، جس میں اپنے آقا کی صفات موجود ہیں،
اس کا قلب ذاتِ (باری تعالیٰ) کے اسرار میں سے ایک سر ہے۔
- حق تعالیٰ کے نور کے بغیر اس کا جمال نہیں دیکھا جا سکتا،
کیونکہ اس (کے جمال) کی اصل ضمیر کائنات میں ہے۔

- تُو اس کی خاک کو وہ سوز اور چمک عطا کر،
کہ اس کی رات سے آفتاب نمودار ہو جائے۔
- تُو ایسا نغمہ چھیڑ کہ تیرے فیض سے،
اسے دوبارہ ذوقِ انقلاب عطا ہو جائے۔

- مُسلمانی، غمِ دل خریدنا،
اور دوستوں کی تکلیف سے پارے کی طرح بے چین رہنا ہے۔
- (مُسلمانی) اپنے آپ کو ملت میں گُم کر کے،
اَنَا المِلّۃ (میں ملت ہوں) کا نعرہ بلند کرنا ہے۔

marfat.com

کسے کو فاش دید اسرار جاں را
نہ بیند جز بچشم خود جہاں را
نوائے آفریں در سینۂ خویش
بہارے میتواں کردن خزاں را

نگہدار آں چہ در آب و گل تست
سرور و سوز و مستی حاصل تست
تہی دیدم سبوے این و آں را
مے باقی بہ مینائے دل تست

شب ایں کوہ و دشت سینہ تابے
نہ در وے مرغکے نے موج آبے
نگردد روشن از قندیل رہباں
تو میدانی کہ باید آفتابے

marfat.com

- جس کسی نے اپنی جان کے اسرار کو فاش دیکھ لیا،
وہ صرف اپنی نظر سے دنیا کو دیکھتا ہے۔
(خود سوچ سمجھ کر رائے قائم کرتا ہے،
دوسروں سے مرعوب نہیں ہوتا)
- تُو اپنے سینہ میں ایسی نوا پیدا کر (جو بہار کی پیامبر ہو)
(اسلام کی موجودہ) خزاں کو بہار میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔

- (اے مسلمان!) جو کچھ تیری آب و گل (نہاد) میں ہے،
اس کی حفاظت کر،
(اور سمجھ لے کہ) سرور و سوز و مستی تیرا مقصود ہے۔
- مَیں نے سب کے سُبو خالی دیکھے ہیں،
اگر کچھ شراب باقی ہے تو تیری مینائے دل میں ہے۔

- یہ سینہ جلا دینے والے کوہ و دشت،
جہاں نہ پرندہ (پَر مارتا) ہے، نہ کہیں پانی (نظر آتا) ہے۔
- انھیں راہب کے چراغ سے روشن نہیں کیا جا سکتا،
(تم خوب جانتے ہو کہ) ان کے لیے آفتاب چاہیئے۔

marfat.com

نکو میخواں خطِ سیمائے خود را
بدست آور رگِ فردائے خود را
چو من پا در بیابانِ حرم نہ
کہ بینی اندرو پہنائے خود را

۸

اے فرزندِ صحرا

سحر گاہاں کہ روشن شد در و دشت
صدا زد مرغے از شاخِ نخیلے
فروہل خیمہ اے فرزندِ صحرا
کہ نتواں زیست بے ذوقِ رحیلے

عرب را حق دلیلِ کارواں کرد
کہ او با فقرِ خود را امتحاں کرد
اگر فقرِ تہی دستاں غیور است
جہانے را تہ و بالا تواں کرد

marrat.com

- اپنی پیشانی کی لکیروں کو اچھی طرح سے پڑھ ،
اور (ان کی مدد سے) اپنے مستقبل کی رگ کو قابو میں کر لے ۔
- میری طرح حرم کے میدان میں قدم رکھ ،
تاکہ تو اس کے اندر اپنی وسعت کو دیکھ سکے ۔

۸

اے فرزندِ صحرا

- صبح کے وقت جب آبادی و صحرا میں روشنی پھیل گئی ،
تو درخت کی شاخ سے پرندے نے آواز دی ۔
- اے فرزندِ صحرا ! خیمہ چھوڑ !
ذوقِ سفر کے بغیر کوئی زندگی نہیں ۔

- (قرونِ اولیٰ میں) اللہ تعالیٰ نے عرب کو قافلے کا سالار بنایا ،
کیونکہ اس نے فقر کے ذریعہ اپنے آپ کو آزمایا ۔
- اگر بے مایہ لوگوں کا فقر غیور ہو ،
تو اس سے ساری دنیا کو تہ و بالا کیا جا سکتا ہے ۔

marfat.com

دراں شب ہا خروشِ صبح فرداست
کہ روشن از تجلی ہاے سیناست
تن و جاں محکم از بادِ در و دشت
طلوعِ اُمتاں از کوہ و صحراست!

۹

تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

دگر آئینِ تسلیم و رضا گیر
طریقِ صدق و اخلاص و وفا گیر
مگو شعرم چنین است و چناں نیست
جنونِ زیرکے از من فرا گیر

چمن ہا زاں جنوں ویرانہ گردد
کہ از ہنگامہ ہا بیگانہ گردد
ازاں ہوے کہ انگندم دریں شہر
جنوں ماند و لے فرزانہ گردد

marfat.com

- صحرا کی راتوں میں آنے والی صبح کا غلغلہ ہے،
کیونکہ یہ راتیں سینا کی تجلیات سے منور ہیں۔
- کوہ و صحرا کی ہوا بدن اور روح دونوں کو محکم کرتی ہے،
(یہی وجہ ہے کہ) نئی اُمتوں کا ظہور کوہ و صحرا سے ہوتا ہے۔

۹

تُجھے کیا معلُوم ہو سکتا ہے کہ اس گرد و غبار میں کوئی سوار پنہاں ہو

- ایک بار پھر تسلیم و رضا،
اور صدق و اخلاص و وفا کا طریق اپنا۔
- یہ نہ کہہ کہ میرا شعر یوں ہے اور یوں نہیں ہے،
بلکہ ان میں جس جنونِ زیرک (کی تعلیم) ہے، وہ لے لے۔

- وہ جنوں جو تجھے ہنگاموں سے بے گانہ کر دے،
اس سے چمن ویران ہو جاتے ہیں۔
- مگر مَیں نے اس شہر میں ہُو کی جو صدا لگائی ہے،
اس سے جنوں (قائم) رہتا ہے، مگر اس میں فرزانگی آجاتی ہے۔

marfat.com

نخستیں لالۂ صبحِ بہارم
پیاپے سوزم از داغے کہ دارم
بچشمِ کم مبیں تنہائیم را
کہ من صد کارواں گُل در کنارم

پریشانم چو گردِ رہ گذارے
کہ بردوشِ ہوا گیرد قرارے
خوشا بختے و خرم روزگارے
کہ بیروں آید از من شہسوارے!

خوش آں قومے پریشاں روزگارے
کہ زاید از ضمیرش پختہ کارے
نمودش سرے از اسرارِ غیب است
ز ہر گردے بروں ناید سوارے

marfat.com

- مَیں آغازِ بہار کا پہلا گُلِ لالہ ہُوں ،
اور (ملتِ اسلامیہ کے) غم کے داغ سے مسلسل جل رہا ہُوں ۔
- مجھے اکیلے پا کر حقارت کی نظر سے نہ دیکھ ،
پھُولوں کے سینکڑوں کارواں میرے آغوش میں ہیں ۔

- مَیں ایسے غبارِ راہ کی مانند پریشان ہُوں ،
جسے ہوا اُٹھائے پھرتی ہے ۔
- کیا خوش نصیبی ہوگی اور کیسا مبارک زمانہ ہوگا ،
جب میرے اس غبار کے اندر سے کوئی شہ سوار ظاہر ہوگا ۔

- وہ پریشان حال قوم کتنی خوش نصیب ہے ،
جس کے اندر سے کوئی پختہ کار (لیڈر) پیدا ہو ۔
- ایسے شخص کا ظاہر ہونا اسرارِ غیب کا ایک راز ہے ،
کیونکہ ہر غبار کے اندر سے سوار ظاہر نہیں ہوتا ۔

۱۹۰۹

marfat.com

بہ بحرِ خویش چوں موجے تپیدم
تپیدم تا بطوفانے رسیدم
دگر رنگے ازیں خوشتر ندیدم
بخونِ خویش تصویرش کشیدم!

نگاهش پر کند خالی سبوها
دواند مے بتاکِ آرزوها
ز طوفانے کہ بخشد رایگانی
حریفِ بحر گردد آبجوها!

چو برگیرد زمامِ کارواں را
دهد ذوقِ تجلّی هر نہاں را
کند افلاکیاں را آنچناں فاش
تہِ پا می کشد نہ آسماں را

marfat.com

- مَیں اپنے (افکار کے) سمندر میں موج کی طرح تڑپتا رہا۔
تب کہیں جا کر مَیں نے (آنے والے) طوفان کی جھلک دیکھی۔
- پھر مَیں مے اپنے خون سے اس طوفان کی تصویر کھینچی،
کیونکہ مجھے اس (رنگ) سے بہتر رنگ کہیں نظر نہ آیا۔

- اس شہسوار کی نگاہ ہی سے خالی سبو پُر ہو جاتے ہیں،
وہ آرزو کے انگور میں شراب دوڑا دیتا ہے۔
(دلوں میں آرزوئیں مچلنے لگتی ہیں)
- جو طوفان وہ یونہی برپا کر دیتا ہے،
اس سے ندیاں سمندر کی مدِ مقابل بن جاتی ہیں۔

- جب وہ شہسوار قافلے کی قیادت سنبھالتا ہے،
تو ہر پوشیدہ (آرزو) کو ذوقِ تجلّی عطا کرتا ہے۔
- وہ آسمان والوں کے راز اس طرح فاش کر دیتا ہے،
کہ نو کے نو آسمان اس کے قدموں میں بچھ جاتے ہیں۔

marfat.com

مبارکباد کن آں پاک جاں را
کہ زاید آں امیرِ کارواں را
ز آغوشِ چنیں فرخندہ مادر
خجالت می دہم حورِ جناں را!

دل اندر سینہ گوید دلبرے ہست
متاعے آفریں غارتگرے ہست
بگوشم آمد از گردوں دمِ مرگ
"شگوفہ چوں فروریزد برے ہست"٥

۱۰

خلافت و ملوکیت

عرب خود را بہ نورِ مصطفیٰؐ سوخت
چراغِ مردۂ مشرق بر افروخت
ولیکن آں خلافت راہ گم کرد
کہ اول مومناں را شاہی آموخت!

٥ اشارات: شگوفہ چوں الخ ۔ یہ مصرع غالباً لطف اللہ آذر کا ہے۔

marfat.com

- مبارک باد کے قابل ہے وہ پاک جان (ماں)
جس نے ایسے امیرِ کارواں کو جنم دیا۔
- ایسی خوش بخت ماں کی آغوش،
جنّت کی حوروں کو شرمسار کرتی ہے۔

- میرے سینہ میں جو دل ہے، وہ کہتا ہے کہ ایسا محبوب راہنما، جو قوم کیلئے سرمایہ پیدا کرنے والا اور اس کے غموں کو دُور کرنے والا ہوگا، موجود ہے۔
- مرتے دم مجھے آسمان سے یہ آواز سُنائی دی،
کہ جب کلی جھڑتی ہے، تو ضرور پھل آتا ہے۔

۱۰

خلافت وملوکیت

- (دورِ اوّل کے) عربوں نے اپنے آپ کو نُورِ مُصطفےٰ سے منوّر کرکے،
مشرق کے بجھے ہُوئے چراغ کو روشن کر دیا۔
- مگر اب انھوں نے وہ خلافت گم کر دی ہے،
جس نے پہلے پہل مسلمانوں کو بادشاہی سکھائی تھی۔

marfat.com

خلافت بر مقامِ ما گواہی است
حرام است آنچہ بر ما پادشاہی است
ملوکیت ہمہ مکر است و نیرنگ
خلافت حفظِ ناموسِ الٰہی است!

در افتد با ملوکیت کلیمے
فقیرے، بے کلاہے، بے گلیمے
گہے باشد کہ بازی ہائے تقدیر
بگیرد کارِ صرصر از نسیمے!

ہنوز اندر جہاں آدم غلام است
نظامش خام و کارش ناتمام است
غلامِ فقرِ آں گیتی پناہم
کہ در دینش ملوکیت حرام است

marfat.com

- خلافت ہمارے مقامِ (بلند) پر گواہی دے رہی ہے،
جسے پادشاہت کہتے ہیں، وہ ہمارے لیے حرام ہے۔
- پادشاہت سراسر مکر و فریب ہے،
جبکہ خلافت ناموسِ الٰہی (اخلاقِ اعلیٰ) کی محافظ ہے۔

- کبھی کوئی کلیم، جو کلاہ اور گدڑی کے بغیر،
فقیری شان رکھتا ہے، پادشاہت سے ٹکرا جاتا ہے۔
(اور اسے تباہ کر دیتا ہے)
- یہ بھی تقدیر کے کھیل ہیں،
کہ کبھی نسیم سے صرصر کا کام لے لیا جاتا ہے۔

- دنیا میں ابھی تک انسان (انسان کا) غلام ہے،
اس کا نظامِ (حیات) خام اور اس کا مقصودِ (حیات) نامکمل ہے۔
- مَیں اس گیتی پناہ کے فقر کا غلام ہوں،
جس کے دین میں پادشاہت کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

marfat.com

محبت از نگاهش پایدار است
سلوکش عشق و مستی را عیار است
مقامش عبدهٗ آمد و لیکن
جهانِ شوق را پروردگار است

۱۱

ترک عثمانی

بملکِ خویش عثمانی امیر است
دلش آگاه و چشمِ او بصیر است
نه پنداری که رَست از بندِ افرنگ
هنوز اندر طلسمِ او اسیر است

خنک مرداں که سحرِ او شکستند
بہ پیمانِ فرنگی دل نہ بستند
مشو نومید و با خود آشنا باش
که مرداں پیش ازیں بودند و هستند

marfat.com

- محبت آپؐ کی نگاہ سے پائداری حاصل کرتی ہے ،
آپؐ کی بتائی ہوئی راہِ سلوک ، عشق و مستی کے لیے معیار ہے ۔
- آپؐ کا مقام عبدہٗ بتایا گیا ہے ، مگر
آپؐ جہانِ شوق (و مستی) کے پروردگار ہیں ۔

۱۱

ترک عثمانی

- ترکِ عثمانی اپنے ملک میں خود حکمران ہے ،
وہ دلِ آگاہ اور چشم بینا رکھتا ہے ۔
- مگر یہ گمان نہ کر کہ وہ اُفرنگیوں کی قید سے نکل چکا ہے ،
ابھی تک وہ ان کے طلسم (مغربیت) کا اسیر ہے ۔

- مبارک ہیں وہ لوگ جنھوں نے افرنگی کا سحر توڑ دیا ،
اور اس کے قول و قرار پر اعتبار نہ کیا ۔
- ایسے مرد پہلے بھی تھے اور اب بھی ہیں ،
(اے ترکِ عثمانی !) تُو نا امید نہ ہو بلکہ اپنے آپ کو پہچان ۔
(تُو بھی یہ کام کر سکتا ہے)

marfat.com

بہ تُرکاں آرزوے تازہ دادند
بناے کارِ شاں دیگر نہادند
ولیکن کو مسلمانے کہ بیند
نقاب از روے تقدیرے کشادند

۱۲

دُخترانِ ملت

بہل اے دخترک ایں دلبری ہا
مسلماں را نہ زیبد کافری ہا
منہ دل بر جمالِ غازہ پرورد
بیاموز از نگہ غارت گری ہا

نگاہِ تُست شمشیرِ خدا داد
بزخمش جانِ ما را حق بما داد
دلِ کامل عیار آں پاک جاں برد
کہ تیغِ خویش را آب از حیا داد

marfat.com

- ترکوں کو (مغربیت کی) نئی آرزو دی گئی ہے،
ان کے کام کی مختلف بنیاد رکھی گئی ہے۔
- لیکن (ان میں) ایسا مُسلمان کہاں ہے،
جو یہ دیکھے کہ (اسلام کے دورِ نو) کی تقدیر پر سے پردہ ہٹا دیا گیا ہے۔

۱۲

دُخترانِ ملّت سے

- بیٹی! دلبری کے یہ انداز (آرائش و زینت) چھوڑ دے،
مسلمان کو کافری زیب نہیں دیتی۔
- ایسے حُسن سے دل نہ لگا، جو غازہ کا مرہونِ منّت ہو،
بلکہ نگاہ سے غارت گری سیکھ۔

- تیری نگاہ شمشیرِ خداداد ہے،
اسی کے زخم سے حق تعالیٰ نے ہمیں ہماری جان عطا کی ہے۔
- صرف وہی عفت مآب (خاتون) قلبِ کامل شکار کرتی ہے،
جو اپنی تیغِ (نگاہ) کو حیا سے آبدار بناتی ہے۔

marfat.com

ضمیرِ عصرِ حاضر بے نقاب است
کشادش در نمودِ رنگ و آب است
جهانتابی ز نورِ حق بیاموز
که او با صد تجلّی در حجاب است!

جهاں را محکمی از امهات است
نهادِ شاں امینِ ممکنات است
اگر این نکته را قومے نداند
نظامِ کاروبارش بے ثبات است

مرا داد این خرد پرور جنونے
نگاهِ مادرِ پاک اندرونے
ز مکتب چشم و دل نتواں گرفتن
که مکتب نیست جز سحر و فسونے!

marfat.com

- دورِ حاضر کا ضمیر عیاں ہے،
اس (ضمیر) کی کشاد رنگ اور چمک دمک کی نمود میں ہے۔
- مگر تو اللہ تعالیٰ کے نور سے جہان کو منور کرنا سیکھ،
جو صدہا تجلیات کے باوجود حجاب میں ہے۔

- دنیا کی پائداری ماؤں (کے دم قدم) سے ہے،
کیونکہ ان کی نہاد ممکنات کی امانت دار ہے۔
(ماؤں کی گود سے ایسے بچے پیدا ہوتے ہیں، جن کے ذریعہ ممکنات کے دروازے کھلتے ہیں)
- جو قوم یہ نکتہ نہیں سمجھتی،
اس کا نظامِ حیات درہم برہم ہو جاتا ہے۔

- مجھے یہ خرد پرور جنون،
اپنی پاک طینت ماں کی نگاہ سے مِلا ہے۔
- مکتب سے چشمِ (بینا) اور دلِ (آگاہ) حاصل نہیں کیے جا سکتے،
کیونکہ مکتب سحر و افسوں کے علاوہ اور کچھ نہیں۔

marfat.com

خنک آں ملتے کز وارداتش
قیامت ہا بہ بیند کائناتش
چہ پیش آید، چہ پیش افتاد او را
تواں دید از جبینِ اُمہاتش

اگر پندے ز درویشے پذیری
ہزار اُمّت بمیرد تو نہ میری
بتولؓ باش و پنہاں شو ازیں عصر
کہ در آغوش شبیرؓ بگیری

ز شامِ ما بروں آور سحر را
بہ قرآں باز خواں اہلِ نظر را
تو میدانی کہ سوزِ قرأت تو
دگرگوں کرد تقدیرِ عمرؓ را[۱]

۱ اشارات: حضرت عمرؓ کے اسلام لانے کے واقعہ کی طرف اشارہ ہے

marfat.com

- مبارک ہے وہ ملت جس کے کارناموں کے سبب ،
اس کے دور نے کئی قیامتیں دیکھیں ۔
- کسی قوم کو کیا پیش آنے والا ہے اور کیا پیش آ چکا ہے ،
(یہ سب) اس کی ماؤں کی جبینوں سے دیکھا جا سکتا ہے ۔

- اگر تو اس درویش کی نصیحت پلّے باندھ لے ،
تو ہزار قومیں مر جائیں ، مگر تو نہیں مرے گی ۔
- سیّدہ فاطمۃ الزہرا بن اور اس دور سے پنہاں رہ ،
تاکہ تو کسی شبیرؓ کو جنم دے سکے ۔

- پھر قرآنِ پاک کی تلاوت سے اہلِ نظر کو متاثر کر کے ،
ہماری شام سے سحر پیدا کر ۔
- تو جانتی ہے کہ تیرے سوزِ قرأت نے ،
حضرت عمرؓ کی تقدیر بدل دی تھی ۔

۱۹۲۳

marfat.com

۱۳

عصرِ حاضر

چہ عصر است ایں کہ دیں فریادیِ اوست
ہزاراں بند در آزادیِ اوست
ز روئے آدمیت رنگ و نم برد
غلط نقشے کہ از بہزادیِ اوست

نگاہش نقشبند کافری ہا
کمالِ صنعتِ او آزری ہا
حذر از حلقۂ بازارگانش
قمار است ایں ہمہ سوداگری ہا

جواناں را بد آموز است ایں عصر
شبِ ابلیس را روز است ایں عصر
بدامانش مثالِ شعلہ پیچم
کہ بے نور است و بے سوز است ایں عصر

rmarfat.com

۱۳

عصرِ حاضر

- یہ کیسا زمانہ ہے کہ دین اس کے ہاتھوں فریاد کناں ہے،
اس دور کی آزادی میں ہزاروں بند (پنہاں) ہیں۔
- اس کی مصوری کے غلط نقش نے،
انسانیت کے چہرے کی آب و تاب ختم کر دی ہے۔

- دورِ حاضر کی نگاہ (اندازِ فکر) کافرانہ نقوش (نظریات) کی خالق ہے،
اس کی صنعت کا کمال (نئے نئے) بُت گھڑنا ہے۔
- اس دَور کے تاجروں کے حلقہ سے بچ،
ان کی ساری سوداگری محض قمار بازی ہے۔

- یہ دَور نوجوانوں کو برائی سکھاتا ہے،
اس کی وجہ سے ابلیس کی رات روزِ (روشن) میں تبدیل ہو چکی ہے۔
- میں اس کے دامن کے ساتھ شعلہ کی طرح لپٹا ہُوا ہُوں،
کیونکہ یہ دَور نُورِ (ہدایت) اور سوزِ (محبّت) سے خالی ہے۔

marfat.com

مسلماں فقر و سلطانی بہم کرد
ضمیرش باقی و فانی بہم کرد
ولیکن الاماں از عصرِ حاضر
کہ سلطانی بہ شیطانی بہم کرد

چہ گویم رقصِ تو چون است و چون نیست
حشیش است! این نشاطِ اندرون نیست!
بہ تقلیدِ فرنگی پاے کوبی
بہ رگہاے تو آں طغیانِ خون نیست!

۱۴

برہمن

درِ صد فتنہ را بر خود کشادی
دو گامے رفتی و از پا فتادی
برہمن از بتاں طاقِ خود آراست
تو قرآں را سرِ طاقے نہادی!

marfat.com

- مسلمان نے فقر اور حکمرانی کو یکجا کر دیا تھا ،
اس کے ضمیر میں باقی (آخرت) اور فانی (دنیا) اکٹھے ہو گئے تھے ۔
- لیکن عصر حاضر سے خدا بچائے ،
اس نے سلطانی اور شیطانی کو اکٹھا کر دیا ہے ۔

- کیا کہوں کہ تیرا رقص یوں ہے اور یوں نہیں ہے ،
یہ اندرونی مسرت کا اظہار نہیں ، بلکہ حشیش ہے ۔
- تُو فرنگیوں کی تقلید میں پاؤں سے حرکات کرتا ہے ،
مگر تیری رگوں میں خون کا وہ جوش نہیں ۔

۱۴

برہمن

- (اے مسلمان !) تُو نے اپنے اُوپر سینکڑوں فتنوں کا دروازہ کھول لیا ،
تُو دو قدم چلا اور گر پڑا ۔
- برہمن نے تو اپنے طاق کو بُتوں سے آراستہ کر لیا ،
(مگر) تُو نے قرآن پاک کو طاقِ (نسیاں) پر رکھ دیا ۔

marfat.com

برہمن را نگویم ، ہیچ کارہ
کند سنگِ گراں را پارہ پارہ
نباید جز بہ زورِ دست و بازو
خدا ے را تراشیدن زخارہ!

نگہ دارد برہمن کارِ خود را
نمی گوید بہ کس اسرارِ خود را
بمن گوید کہ از تسبیح بگذر
بدوشِ خود برد زنّارِ خود را!

برہمن گفت برخیز از درِ غیر
زیارانِ وطن ناید بہ جز خیر!
بیک مسجد دو ملّا می نہ گنجد
ز افسونِ بتاں گنجد بیک دیر!

rmarfat.com

- مَیں برہمن کو نکما نہیں کہتا ،
  وہ تو بھاری پتھّر کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے ۔
- (آخر) زورِ دست و بازو کے بغیر ،
  پتھّر سے خدا نہیں تراشا جا سکتا ۔

- برہمن اپنے کام کی حفاظت کرتا ہے ،
  وہ اپنے راز کسی سے نہیں کہتا ۔
- مجھے کہتا ہے کہ تسبیح چھوڑ دے ،
  مگر اپنا زنّار کندھے سے نہیں اُتارتا ۔

- برہمن نے (مجھ سے) کہا : غیر (انگریز) کے دروازے سے اُٹھ جا ،
  ہم تمہارے اہلِ وطن ہیں ۔ ہم تمہاری بھلائی کے سوائے اور کچھ نہیں سوچتے ۔
- (ویسے تو) دو مُلّا ایک مسجد میں نہیں سماتے ،
  مگر بُتوں کے جادُو سے کئی مُلّا ایک بُت خانے میں سمائے ہُوئے ہیں ۔

(ہندو کے حامی علماء کی طرف اشارہ ہے)

marfat.com

۱۵

تعلیم

تب و تابے کہ باشد جاودانہ
سمندِ زندگی را تازیانہ
بہ فرزنداں بیاموز ایں تب و تاب
کتاب و مکتب افسون و فسانہ!

ز علمِ چارہ سازے بے گدازے
بسے خوشتر نگاہِ پاک بازے
نکوتر از نگاہِ پاک بازے
دلے از ہر دو عالم بے نیازے

بہ آں مومن خدا کارے ندارد
کہ در تن جانِ بیدارے ندارد
ازاں از مکتبِ یاراں گریزم
جوانے خود نگہدارے ندارد

marfat.com

۱۵

تعلیم

- وہ تب و تاب (حرارت و چمک) جو ہمیشہ باقی رہے،
جو اسپِ زندگی کے لیے "تازیانہ" کا کام دے۔
(حرارت زندگی میں اضافہ کرے)
- اپنے فرزندوں کو یہ تب و تاب سکھا،
(اس کے بغیر) کتاب و مکتب محض افسوں و فسانہ ہیں۔

- اس علم سے جو دنیوی مسائل تو حل کرے، مگر گداز (محبّت) عطا نہ کرے،
پاکباز نگاہ (جو ہوسِ دُنیا سے آلودہ نہ ہو) کہیں بہتر ہے۔
- مگر وہ دل جو دونوں جہانوں سے بے نیاز ہو،
پاکباز نگاہ سے بھی بہتر ہے۔

- اللہ (تعالیٰ) اس مومن سے کوئی سروکار نہیں رکھتے،
جو اپنے بدن میں جانِ بیدار نہ رکھتا ہو۔
- مَیں دوستوں کے مدرسہ سے اس لیے گریز کرتا ہُوں، کہ وہاں ایسے نوجوان نہیں ملتے، جو عظمتِ انسانی کا احساس رکھتے ہوں۔

۱۹۳۱

marfat.com

ز من گیر این کہ مردے کور چشمے
ز بینائے غلط بینے نکوتر
ز من گیر این کہ نادانے نکوکیش
ز دانشمندِ بے دینے نکوتر!

ازاں فکرِ فلک پیما چہ حاصل؟
کہ گردِ ثابت و سیارہ گردد
مثالِ پارۂ ابرے کہ از باد
بہ پہنائے فضا آوارہ گردد

ادب، پیرایۂ نادان و داناست
خوش آں کو از ادب خود را بیاراست
ندارم آں مسلماں زادہ را دوست
کہ در دانش فزود و در ادب کاست!

marfat.com

- مجھ سے یہ بات سُن لے کہ اندھا آدمی،
اس بینا سے بہتر ہے جو معاملات کو غلط رنگ میں دیکھے۔
- یہ بھی سُن لے کہ نیک نیّت نادان شخص،
اس دانشمند سے بہتر ہے جو دین و ایمان سے خالی ہو۔

- آسمانوں تک پہنچنے والے اس فکر سے کیا حاصل،
جو ستاروں اور سیّاروں کے گرد گھُومتا رہے۔
- بادل کے اس ٹکڑے کی مانند جو ہوا سے،
فضا کی وسعت میں آوارہ پھرتا رہتا ہے۔

- ادب، نادان و دانا دونوں کے لیے لباس کی حیثیت رکھتا ہے،
(باعثِ زینت ہے اور عیوب ڈھانپتا ہے)
مبارک ہے وہ شخص جس نے اپنے آپ کو ادب سے آراستہ کیا۔
- مَیں ایسے مُسلم نوجوان کو پسند نہیں کرتا،
جو عقل میں بڑھا ہُوا، مگر ادب سے خالی ہو۔

۱۹۳۳

marfat.com

ترا نومیدی از طفلاں روا نیست
چہ پروا اگر دماغِ شاں رسا نیست
بگو اے شیخِ مکتب گر بدانی
کہ دل در سینۂ شاں ہست یا نیست!

بہ پورِ خویش دین و دانش آموز
کہ تابد چوں مہ و انجم نگینش
بدستِ او اگر دادی ہنر را
یدِ بیضا است اندر آستینش!

نوا از سینۂ مرغِ چمن برد
ز خونِ لالہ آں سوزِ کہن برد
بایں مکتب، بایں دانش چہ نازی
کہ ناں در کف نداد و جاں ز تن برد

marfat.com

- اے شیخ مکتب! تجھے مُسلمان بچّوں سے ناامید ہونا مناسب نہیں،
  کیا پروا اگر ان کا دماغ تیز نہیں۔
- اگر تجھے معلوم ہے، تو مجھے یہ بتا،
  کہ ان کے سینوں میں دل ہے یا نہیں۔

- اپنی اولاد کو دین و دانش کی تعلیم دے،
  تاکہ اس کا نگینہ (جوہر) چاند ستاروں کی طرح چمکے۔
- اگر تُونے اس کے ہاتھ میں ہُنر دے دیا،
  تو گویا اس کی آستیں میں یدِ بیضا رکھ دیا۔
  (یدِ بیضا۔ چمکتا ہُوا ہاتھ۔ مُوسٰےؑ کا معجزہ)

- اس نے مُرغِ چمن کے سینے سے نغمہ چھین لیا،
  گُلِ لالہ کے خون میں سے اس کا پرانا سوز ختم کر دیا۔
- تُو اس سکول اور اس تعلیم پر کیا فخر کرتا ہے،
  جس نے روٹی تو نہ دی، اُلٹا بدن سے جان نکال لی۔
  (حرارتِ زندگی سے بیگانہ کر دیا)

rnarrat.com

خدایا وقتِ آں درویش خوش باد
کہ دلہا! ز دمش چوں غنچہ بکشاد
بہ طفلِ مکتبِ ما ایں دعا گفت
پئے نانے بہ بندِ کس میفتاد!

کسے کو لآ اِلٰہ را در گرہ بست
ز بندِ مکتب و ملا بروں جست
بآں دین و بہ آں دانش مپرداز
کہ از ما می برد چشم و دل و دست

چومی بینی کہ رہزن کارواں کشت
چہ پرسی کاروانے را چساں کشت
مباش ایمن ازاں علمے کہ خوانی
کہ از وے روحِ قومے میتواں کشت

marfat.com

- خدایا ! وہ درویش خوش رہے،
جس کے دم (تعلیم) سے ہمارے دل غنچہ کی مانند کھِل اُٹھے۔
(پُر اُمید ہو گئے)
- اس نے ہمارے سکول کے بچّے کو یہ نصیحت کی،
کہ روٹی کی خاطر کسی کی (ذہنی) غلامی میں نہ پھنسنا۔

- جس کسی نے لا الٰہ (توحید) کو اپنی گرہ میں باندھ لیا،
وہ مدرسے اور مُلّا کے بندھنوں سے آزاد ہو گیا۔
- اس دین اور دانش کے حصُول میں کوشاں نہ ہو،
جو ہم سے نگاہ، دل اور قوّتِ عمل چھین لے۔

- جب تُو دیکھ رہا ہے کہ راہزن نے قافلہ ہلاک کر دیا،
پھر یہ کیوں پُوچھتا ہے کہ اس نے اسے کس طرح ہلاک کیا۔
- جو علم تُو پڑھ رہا ہے، اس سے غافل نہ رہ،
اس سے پُوری قوم کی رُوح ہلاک کی جا سکتی ہے۔

marfat.com

جوانے خوش رگلے رنگیں کلاہے
نگاہِ او چو شیراں بے پناہے
بہ مکتب علم میشی را بیاموخت
میسر نایدش برگ گیاہے!

شتر را بچۂ او گفت در دشت[1]
نمی بینم خدائے چار سو را
پدر گفت اے پسر چوں پا بہ لغزد
شتر ہم خویش را بیند، ہم او را

۱۶

تلاشِ رزق

پریدن از سرِ بامے بہ بامے
نہ بخشد جرہ بازاں را مقامے
نخچیرے کہ جز مشتِ پرے نیست
ہماں بہتر کہ میری در کنامے[2]

اشارات: [1] تلمیح ہے عربی ضرب المثل کی طرف الجمل لا یعرف الحق الا عند الزلق یعنی اونٹ خدا کو نہیں پہچانتا جب تک اُس کا پاؤں نہ پھسلے۔ [2] کنام: باز کا گھونسلا۔

marfat.com

- وہ خوبصورت مسلم نوجوان جو رنگین کلاہ پہنے تھا،
  جس کی نگاہ شیروں کی مانند بے باک تھی۔
- اس نے (رزق کی خاطر) سکول سے بھیڑوں کا عِلم سیکھا،
  مگر اسے گھاس کی پتّی بھی میسّر نہ آئی۔

- اُونٹ کے بچّے نے صحرا میں اپنی ماں سے کہا:
  مجھے تو کہیں کائنات کا مالک (اللہ تعالیٰ) دکھائی نہیں دیتا۔
- باپ نے جواب دیا: بیٹے! جب پاؤں پھسلتا ہے،
  تو اُونٹ اپنے آپ کو بھی دیکھ لیتا ہے اور خدا کو بھی۔

۱۶

تلاشِ رزق

- (کووں کی طرح رزق کی خاطر) ایک چھت سے دُوسری چھت تک اُڑنا،
  نر بازوں کو زیب نہیں دیتا۔
- اس شکار سے جو مٹھی بھر پَر کے سوائے کچھ نہیں،
  یہی بہتر ہے کہ تُو اپنے گھونسلے میں مر جائے۔

marfat.com

نگر خود را بچشمِ محرمانہ
نگاہِ ماست ما را تازیانہ
تلاشِ رزق ازاں فرمود ما را
کہ باشد پر کشودن را بہانہ

۱۷

نہنگ با بچۂ خویش

نہنگے بچۂ خود را چہ خوش گفت
بہ دینِ ما حرام آمد کرانہ
بہ موج آویز و از ساحل بہ پرہیز
ہمہ دریاست ما را آشیانہ

تو در دریا نہٗ او در برِ تست
بہ طوفاں در فتادن جوہرِ تست
چو یک دم از تلاطم ہا بیاسود
ہمیں دریائے تو غارتگرِ تست!

marfat.com

- اپنے آپ کو گہری نظر سے دیکھ ،
ہماری (محاسبہ کی) نگاہ ہی ہمارے لیے تازیانہ ہے ۔
- رزق کی تلاش ہمیں اس لیے دی گئی ہے ،
تاکہ ہمیں اپنے پر کھولنے کا بہانہ ملے ۔
(اپنی قوتیں آزمانے کا موقع ملے) ۔

۱۷

مگرمچھ اپنے بچّہ سے

- ایک مگرمچھ نے اپنے بچّہ سے کیا خُوب کہا ،
ہمارے مذہب میں ساحل حرام ہے ۔
- موجوں سے قوّت آزمائی کر اور کنارے سے دُور رہ ،
سارا دریا ہی ہمارا گھر ہے ۔

- تُو دریا میں نہیں بلکہ دریا تیرے پہلو میں ہے ،
اس کے طوفان سے قوّت آزمائی تیری نہاد میں ہے ۔
- اگر تُو نے ایک لمحہ کے لیے اس (کی موجوں) کے طلاطم سے گریز اختیار کیا ،
تو یہی دریا تیری ہلاکت کا سبب بن جائے گا ۔

marfat.com

۱۸

خاتمہ

نہ از ساقی نہ از پیمانہ گفتم
حدیثِ عشق بیباکانہ گفتم
شنیدم آنچہ از پاکانِ امت
ترا با شوخیِ رندانہ گفتم

بخود باز آو دامانِ دلے گیر
درونِ سینۂ خود منزلے گیر
بدہ ایں کشت را خونابہ خویش
فشاندم دانہ من تو حاصلے گیر!

حرم جز قبلۂ قلب و نظر نیست
طوافِ او طوافِ بام و در نیست
میانِ ما و بیت اللہ رمزیست
کہ جبریلِ امیں را ہم خبر نیست!

marfat.com

۱۸

خاتمہ

- مَیں نے (شاعروں کی مانند) نہ ساقی کی بات کی ہے ، نہ پیمانے کی ،
مَیں نے تو عشق کی بات کی ہے اور وہ بھی بے باکانہ انداز میں ۔
- جو کچھ مَیں نے اُمت کے پاکباز بزرگوں سے سُنا تھا ،
وہ شوخیٔ رندانہ سے کہہ دیا ہے ۔

- تُو اپنے آپ کی طرف واپس آ اور اپنے دل کا دامن تھام لے ،
اور اپنے ہی سینہ کو اپنی منزل بنا ۔
- اب اپنے (دل کی) اس کھیتی کو اپنے خون سے سینچ ،
دانہ مَیں نے بکھیر دیا ہے ، اب پیداوار تُو سمیٹ ۔

- حرم تو قلب و نظر کا قبلہ ہے ،
اس کا طواف محض مکان کا طواف نہیں ۔
- ہمارے اور بیت اللہ شریف کے درمیان جو راز ہے ،
اس سے جبریلؑ امیں بھی باخبر نہیں ۔

marfat.com

حضورِ عالمِ انسانی

آدمیت احترامِ آدمی
باخبر شو از مقامِ آدمی

جاوید نامہ

marfat.com

حضورِ عالمِ انسانی

- آدمیت احترامِ آدمی (سے عبارت) ہے،
تو آدمی کا مقام پہچان۔

(جاوید نامہ)

marfat.com

حضورِ عالمِ انسانی

تمہید

۱

بیا ساقی بیار آں کہنہ مے را
جوانِ فرودیں کن پیرِ دے را
نوائے دہ کہ از فیضِ دمِ خویش
چو مشعل برفروزم چوبِ نے را

یکے از حجرۂ خلوت بروں آے
بہ بادِ صبحگاہی سینہ بکشاے
خروشِ ایں مقامِ رنگ و بو را
بقدرِ نالۂ مرغے بیفزاے

حضورِ عالمِ انسانی

تمہید

۱

- ساقی! اُٹھ اور پُرانی شراب لا،
  اور اس سے خزاں زدہ بُوڑھے کو نوجوانِ بہاراں بنا دے۔
- مجھے ایسا (آتشیں) نغمہ عطا کر کہ مَیں اپنے دَم کے فیض سے،
  بنسری کی لکڑی کو مشعل کی طرح روشن کر دُوں۔

- ذرا اپنے خلوت کدہ سے باہر آ،
  اور نسیمِ صبح کے سامنے اپنا سینہ کھول۔
- (پھر) نالۂ مُرغ سے اس مقامِ رنگ و بُو (دُنیا) کے جوش و خروش میں اضافہ کر۔

marfat.com

۲

زمانه فتنه‌ها آورد و بگذشت
خسان را در بغل پرورد و بگذشت
دو صد بغداد را چنگیزیِ او
چو گورِ تیره بختاں کرد و بگذشت!

بسا کس اندهِ[1] فردا کشیدند
که دی مردند و فردا را ندیدند!
خنک مرداں که در دامانِ امروز
هزاراں تازه‌تر هنگامه چیدند!

۳

چو بلبل نالۂ زارے نداری
که در تن جانِ بیدارے نداری
دریں گلشن که گلچینی حلال است
تو زخمے از سرِ خارے نداری!

[1] اشارات: اندہ، مخفف ہے اندوہ کا۔ بسا کس ... الخ: یہ شعر امیر خسرو کا ہے۔

marfat.com

٢

- زمانہ نے کئی فتنے پیدا کیے اور آگے بڑھ گیا،
اس نے اپنی بغل میں خس و خاشاک (کم قیمت لوگوں) کی پرورش کی اور گزر گیا۔
- اس کی چنگیزی نے سینکڑوں بغداد،
سیاہ بختوں کی گور کی مانند ویران کیے اور وہ (بے پروائی سے) آگے بڑھ گیا۔

- بہت سے ایسے لوگ آئندہ کے غم میں گرفتار رہے (میں یہ کروں گا کہتے رہے)
جو ماضی ہی میں مر گئے۔ انھوں نے مستقبل نہ دیکھا۔ (مگر کچھ کر نہ سکے)
- مبارک ہیں وہ لوگ جنھوں نے اپنے "آج" کے دامن میں،
ہزاروں نئے ہنگامے چُنے۔
(جنھوں نے اپنی زندگی میں عملاً کچھ کر کے دکھایا)

٣

- تُو بلبل کی طرح نالہ زار نہیں رکھتا،
کیونکہ تیرے بدن کے اندر روح بیدار نہیں۔
- یہ باغ جہاں پھول چُننے کی اجازت ہے،
تُو نے کسی کانٹے کی نوک سے زخم نہیں کھایا۔
(کوئی عظیم کام سرانجام دینے میں تکلیف نہیں اُٹھائی)

marfat.com

بیا بر خویش پیچیدن بیاموز
بناخن سینہ کاویدن بیاموز
اگر خواہی خدا را فاش بینی
خودی را فاش تر دیدن بیاموز

گلہ از سختیِ ایام بگذار
کہ سختی ناکشیدہ کم عیار است
نمی دانی کہ آبِ جویباراں
اگر بر سنگ غلطد خوشگوار است

کبوتر بچہ خود را چہ خوش گفت
کہ نتواں زیست با خوے حریری
اگر "یاہو" زنی از مستیِ شوق
کلہ را از سرِ شاہیں بگیری

marfat.com

- اُٹھ ، اور اپنے آپ پر توجہ مرکوز کرنا سیکھ ،
اپنے ناخن سے اپنا سینہ زخمی کرنا سیکھ ۔
- اگر اللہ تعالیٰ کو بے پردہ دیکھنا چاہتا ہے ،
تو اپنی خودی کو فاش تر دیکھنا سیکھ ۔

- سختیٔ زمانہ کی شکایت چھوڑ ،
کیونکہ جس نے سختی نہیں دیکھی ، وہ ناپختہ رہ جاتا ہے ۔
- کیا تُو نہیں جانتا کہ آبشار کا پانی ،
پتھر پر گرے تو خوشگوار منظر پیش کرتا ہے ۔

- کبوتر نے اپنے بچّہ سے کیا اچھی بات کہی ،
ریشمی عادات (نرم طبیعت) سے زندگی بسر نہیں کی جاسکتی ۔
- اگر تُو مستیٔ شوق سے "ہُو ، ہُو" کا نعرہ لگائے ،
تو شاہین کے سر سے (بھی) تاج چھین سکتا ہے ۔

marfat.com

فتادی از مقامِ کبریائی
حضورِ دوں نہاداں چہرہ سائی
تو شاہینی ولیکن خویشتن را
نگیری تا بہ دامِ خود نیائی!

خوشا روزے کہ خود را باز گیری
ہمیں فقر است کو بخشد امیری
حیاتِ جاوداں اندر یقین است
رہِ تخمین و ظن گیری بمیری!

تو ہم مثلِ من از خود در حجابی
خنک روزے کہ خود را باز یابی
مرا کافر کند اندیشۂ رزق
ترا کافر کند علمِ کتابی

marfat.com

- تُو عظمت کے مقام سے نیچے گر گیا،
تُو نے رذیلوں کے سامنے پیشانی رگڑنا شروع کر دی۔
- تُو شاہین ہے، لیکن تُو اپنا آپ (مقام) نہ پا سکے گا،
جب تک تو اپنے دام میں نہ آئے گا۔
(اپنی عظمت کا احساس نہ کرے گا)

- کیا مبارک ہو گا وہ دن جب تُو اپنے آپ کو دوبارہ پالے گا،
یہی وہ فقر ہے جو شہنشاہی عطا کرتا ہے۔
- ہمیشہ کی زندگی یقینِ (پختہ) سے حاصل ہوتی ہے،
اگر تو شکوک و شبہات کا راستہ اختیار کرے گا، تو ختم ہو جائے گا۔

- تُو بھی میری طرح اپنے آپ سے پوشیدہ ہے،
مبارک ہو گا وہ دن جب تُو اپنے آپ کو دوبارہ پالے گا۔
- مجھے رزق کی فکر نے کافر بنا دیا ہے،
تجھے علم کتابی (جدید علوم) نے کافر کر دیا ہے۔
(اللہ تعالیٰ پر ایمان سے محروم کر دیا ہے)

marfat.com

چه خوش گفت اشترے باکرۂ خویش
خنک آں کس که داند کارِ خود را
بگیر از ما کهن صحرا نورداں
به پشتِ خویش بردن بارِ خود را

۴

مرا یاد است از دانائے افرنگ
بسا رازے که از بود و عدم گفت
ولیکن با تو گویم ایں دو حرفے
که با من پیر مردے از عجم گفت

الا اے کشتۂ نا محرمے چند
خریدی از پئے یک دل غمے چند
ز تاویلاتِ ملایاں نکو تر
نشستن با خود آگاہے دمے چند

marfat.com

- اُونٹ نے اپنے بچّے سے کیا اچھی بات کہی ،
مبارک ہے وہ شخص جو اپنی ذمّہ داری پہچانتا ہے ۔
- ہم پرانے صحرانوردوں سے یہ (گُر) سیکھ لے ،
کہ اپنا بوجھ اپنی پشت پر ہی اُٹھانا چاہیئے ۔

۴

- مجھے ایک افرنگی دانا کے بہت سے ایسے راز یاد ہیں ،
جو وہ ہست و نیست کے بارہ میں بیان کیا کرتا تھا ۔
- لیکن میں تجھے (ان کی بجائے) عجم کے ایک پیرمرد (مولانا رومؒ) کے وہ دو حرف سناتا ہوں ، جو اس نے مجھ سے کہے تھے ۔

- سُن ! اے چند نامحرموں کے مارے ہوئے
(فرنگی پروفیسروں کو اسرارِ جان سے نامحرم کہا ہے)
تُو نے (مغربی تعلیم کے ذریعہ) اپنے ایک دل کے لیے سینکڑوں تفکرات خرید لیے ہیں ۔
- کسی اللہ والے کے پاس چند لمحے بیٹھنا ،
ظاہری علوم کے ماہرین کی نکتہ آفرینیاں سننے سے کہیں بہتر ہے ۔

marfat.com

۵

وجود است ایں کہ بینی یا نمود است
حکیمِ ما چہ مشکلہا کشود است
کتابے بر فنِ غواص بنوشت
ولیکن در دلِ دریا نبود است

بہ ضربِ تیشہ بشکن بیستوں را
کہ فرصت اندک و گردوں دو رنگ است
حکیماں را دریں اندیشہ بگذار
شرر از تیشہ خیزد یا ز سنگ است!

منہ از کف چراغِ آرزو را
بدست آور مقامِ ہاؤ ہو را
مشو در چار سوے ایں جہاں گم
بخود باز آ و بشکن چار سو را

marfat.com

۵

● یہ عالم جو تُو دیکھ رہا ہے (حقیقی) وجود رکھتا ہے یا صرف یوں دکھائی دیتا ہے،
ہمارے مغربی فلاسفہ نے کیا مشکلات پیدا کر رکھی ہیں۔

● اس نے غوّاصی کے فن پر کتاب تو لکھ دی،
مگر اسے دریا کے اندر جانا نصیب نہیں ہُوا۔

● تیشے کی ضرب سے بے ستون پہاڑ توڑ ڈال،
کیونکہ فرصت کم ہے اور حالات کا کچھ اعتبار نہیں۔

● فلسفیوں کو اس سوچ میں پڑا رہنے دے،
کہ چنگاری تیشہ سے نکلتی ہے یا پتھر سے۔

● اُمید کا چراغ ہاتھ سے نہ چھوڑ (اُمید قائم رکھ)
اور ہاؤ ہُو (عشقِ الٰہی) کا مقام حاصل کر۔

● اس جہان کی چہار اطراف (حدود) میں گُم نہ ہو جا،
بلکہ اپنے آپ میں آ اور ان حدود کو توڑ ڈال (ان سے ورا نکل جا)

marfat.com

دلِ دریا سکوں بیگانہ از تُست
بہ جنبش گوہرِ یک دانہ از تُست
تو اے موجِ اضطرابِ خود نگہدار
کہ دریا را امیرِ خانہ از تُست

دو گیتی را بہ خود باید کشیدن
نباید از حضورِ خود رمیدن
بہ نورِ دوش بیں امروزِ خود را
ز دوش امروز را نتواں بریدن

بہار اے لالہ خود را وا نمودی
نقاب از چہرۂ زیبا کشودی
ترا چوں بر دمیدی لالہ گفتند
بشاخ اندر چساں بودی؟ چہ بودی؟

marfat.com

- اے موج ! دریا کے دل میں تجھی سے طلاطم بپا ہے،
  تیرے ہی باعث اس کی جیب میں قیمتی موتی ہے۔
- تُو اپنا اضطراب قائم رکھ،
  کیونکہ دریا کے گھر کی پُونجی تیری ہی وجہ سے ہے۔

- اپنے آپ سے بھاگنا نہیں چاہیئے،
  بلکہ دونوں جہانوں کو اپنی طرف کھینچنا چاہیئے۔
- اپنے ماضی کی روشنی میں اپنا حال دیکھ،
  حال کو ماضی سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔

- اے گلِ لالہ ! تُو نے اپنے خوبصورت چہرے سے نقاب اٹھا کر اپنے آپ کو ہم پر ظاہر کیا ہے۔
- جب تُو شاخ سے پھوٹا تو تجھے لالہ کہا گیا،
  مگر (یہ بتا کہ) جب تُو شاخ کے اندر تھا، اُس وقت کیا تھا، کیسا تھا؟

marfat.com

۶

نگرید مرد از رنج و غمِ درد
ز دوراں کم نشیند بر دلش گرد
قیاس او را مکن از گریۂ خویش
کہ ہست از سوز و مستی گریۂ مرد!

نہ پنداری، کہ مردِ امتحاں مُرد
نمیرد گرچہ زیرِ آسماں مُرد
ترا شایاں چنیں مرگ است ورنہ
ز ہر مرگے کہ خواہی می تواں مُرد!

اگر خاکِ تو از جاں محرمے نیست
بشاخِ تو ہم از نیساں نمے نیست
ز غم آزاد شو، دم را نگہ دار
کہ اندر سینۂ پُردم غمے نیست

marfat.com

٦

- جوانمرد رنج وغم و درد سے نہیں روتا ،
اس کے دل پر زمانے کا گرد و غبار نہیں جمتا ۔
- اس کے گریہ کو اپنے گریہ کی مانند نہ سمجھ ،
مرد کے آنسو (عشق کی) سوز و مستی کی وجہ سے ٹپکتے ہیں ۔

- یہ نہ سمجھ کہ مردِ (میدانِ) امتحان کو موت آسکتی ہے ،
اگرچہ وہ اس دُنیا سے انتقال کر جاتا ہے ، مگر وہ مرتا نہیں ،
- یہی موت تیری شان کے شایاں ہے ،
ورنہ تُو جس موت سے چاہے مر سکتا ہے ۔

- اگر تیری خاکِ (بدن) کے اندر جانِ (پُرسوز) نہیں ،
تو تیری شاخ (افکار) بھی ابرِ (رحمت) سے نم دار نہیں ہوگی ۔
- حوصلہ قائم رکھ اور غم سے آزاد رہ ،
کیونکہ حوصلہ مند سینہ کے اندر کوئی غم نہیں رہ سکتا ۔

marfat.com

پریشاں ہر دم ما از غمے چند
شریکِ ہر غمے نامحرمے چند
ولیکن طرحِ فردائے تواں ریخت
اگر دانی بہاے ایں دمے چند!

جوانمردے کہ دل با خویشتن بست
رود در بحر و دریا ایمن از شست
نگہ را جلوہ مستی ہا حلال است
ولے باید نگہ داری دل و دست!

ازاں غم ہا دلِ ما دردمند است
کہ اصلِ او ازیں خاکِ نژند است
من و تو زاں غمِ شیریں ندانیم
کہ اصلِ او ز افکارِ بلند است

marfat.com

- ہماری زندگی کا ہر سانس متعدد غموں سے پریشان ہے ،
اور ہمارے ہر غم میں کتنے نامحرم شریک ہیں ۔
- لیکن اگر تُو ان چند دموں کی قدر جان لے ،
تو ان پر مستقبل کی بنیاد رکھی جا سکتی ہے ۔

- وہ جوانمرد جس نے اپنے آپ سے دل لگا لیا ،
وہ بحرِ دریا میں کانٹے سے محفوظ اُتر گیا ۔
- نگاہ کے لیے جلوۂ (حُسن) سے لُطف اندوز ہونا جائز ہے ،
مگر دل اور ہاتھ کو ضبط کے تحت رکھنا چاہیئے ۔

- ہمارا دل اس لیے غموں سے دردمند ہے ،
کہ اس کی اصل اس خاکِ پست (یعنی دنیا) سے ہے ۔
- مَیں اور تُو اس غمِ شیریں سے بے خبر ہیں ،
جس کی اصل افکارِ بلند سے ہے ۔

marfat.com

مگو با من خدائے ما چنیں کرد
کہ شستن میتواں از دامنش گرد
تہ و بالا کن ایں عالم کہ در وَے
قمارے می برد نامرد از مرد!

بروں کن کینہ را از سینۂ خویش
کہ دُودِ خانہ از روزن بروں بہ
ز کشتِ دل مدہ کس را خراجے
مشو اے دہ خدا غارت گرِ دہ

سحرہا در گریبانِ شبِ اوست
دو گیتی را فروغ از کوکبِ اوست
نشانِ مردِ حق دیگر چہ گویم
چو مرگ آید تبسم بر لبِ اوست!

marfat.com

- مجھ سے یہ نہ کہہ کہ ہمارے خدا نے یوں کر دیا ،
کیونکہ اس کی تقدیر کے دامن سے گرد دھوئی جا سکتی ہے ۔
- ایسی دُنیا کو تہ و بالا کر دے ،
جس میں نا اہل شخص ، اہل سے بازی جیت جاتا ہے ۔

- اپنے سینے سے کینہ باہر نکال دے ،
گھر کا دُھواں روزن سے باہر نکال دینا ہی بہتر ہے ۔
- اپنے دل کے کھیت سے کسی کو لگان ادا نہ کر ،
اے گاؤں کے مالک ! اپنا گاؤں ویران نہ کر ۔
(کینہ سے دل ویران ہوتا ہے)

- مردِ حق کی شب کے گریبان میں کئی صبحیں پوشیدہ ہیں ،
اس (کی تقدیر) کے ستارہ سے دونوں جہان روشن ہیں ۔
- مردِ حق کی پہچان اور کیا بتاؤں ،
موت کے وقت اس کے لبوں پر تبسم ہوتا ہے ۔

۱۹۶۵

marfat.com

۷

بباد صبحدم شبنم بنالید
کہ دارم از تو امید نگاہے
دلم افسردہ شد از صحبتِ گل
چناں بگذر کہ ریزم بر گیاہے!

۸

دل

دل آں بحر است کو ساحل نہ ورزد
نہنگ از ہیبتِ موجش بلرزد
ازاں سیلے کہ صد ہامون بگیرد
فلک با یک حبابِ او نیرزد

دلِ ما آتش و تن موجِ دودش
تپیدن دمبدم سازِ وجودش
بذکرِ نیم شب جمعیتِ او
چو سیمابے کہ بند و چوبِ عودش

marfat.com

۷

- شبنم نے صبح کی ہوا سے رو کر کہا ،
میں تجھ سے ایک مہربانی کی توقع رکھتی ہوں ۔
- پھول کی صحبت سے میرا دل افسردہ ہو چکا ہے ،
اب اس طرح گزر کہ میں گھاس پر گروں ۔ (خواص سے ناامید ہوں)

۸

دل

- دل وہ سمندر ہے جو ساحل نہیں رکھتا ،
اس کی موجوں کی ہیبت سے مگرمچھ بھی ڈرتے ہیں ۔
- اسکے اندر وہ سیلاب اُٹھتے ہیں جو سینکڑوں بیابانوں کو اپنی گرفت میں لے لیتے ہیں ،
آسمان تو اس کے (سیلاب کے) ایک بلبلہ کے برابر بھی نہیں ۔

- ہمارا دل آگ ہے اور بدن اس کے دُھوئیں کی موج ہے ،
مسلسل تڑپ اس (دل) کے وجود کا ساز ہے ۔
- ذکرِ نیم شب سے دل کی تثبیت ہے ،
جیسے پارہ کو عود کی لکڑی ساکن کر دیتی ہے ۔

۱۹۶۷

marfat.com

زمانه کارِ او را می برد پیش
که مردِ خود نگهدار است درویش
همین فقر است و سلطانی که دل را
نگه داری چو دریا گوهرِ خویش!

نه نیروی خودی را آزمودی
نه بند از دست و پای خود کشودی
خرد زنجیر بودی آدمی را
اگر در سینهٔ او دل نبودی

تو می گوئی که دل از خاک و خون است
گرفتارِ طلسمِ کاف و نون است
دلِ ما گرچه اندر سینهٔ ماست
ولیکن از جهانِ ما برون است

marfat.com

- زمانہ (خود) اس کے کام کو آگے بڑھاتا ہے ،
کیونکہ خود دار شخص مردِ درویش ہے۔
- یہی فقر ہے اور یہی سلطانی کہ تُو اپنے دل کی اس طرح حفاظت کرے ،
جیسے دریا اپنے گوہر کی حفاظت کرتا ہے۔

- اگر آدمی کے سینہ میں دل نہ ہوتا ،
تو نہ وہ اپنی خودی کی قوّت آزماتا۔
- اور نہ اپنے ہاتھ پاؤں کے بند کھولتا ،
بلکہ خرد زنجیر بن کر اسے جکڑے ہوتی ۔

- تُو کہتا ہے کہ دل خاک و خون سے پیدا ہُوا ہے ؛
اور یہ (بھی) طلسمِ کُن میں گرفتار ہے۔
- (نہیں۔یہ بات نہیں) اگرچہ ہمارا دل ہمارے سینہ میں ہے ،
مگر وہ ہماری دنیا سے ماوراء ہے۔

marfat.com

جهانِ مهر و مه زُنّاریِ اوست
گشادِ هر گره از زاریِ اوست!
پیامے ده ز من هندوستان را
غلام آزاد از بیداریِ اوست!

من و تو کشتِ یزدان، حاصل است این
عروسِ زندگی را محمل است این
غبارِ راه شد دانائے اسرار
نه پنداری که عقل است این، دل است این!

گہے جوینده حسنِ غریبے
خطیبے منبرِ او از صلیبے!
گہے سلطانِ باخیل و سپاہے
دلے از دولتِ خود بے نصیبے!

marfat.com

- یہ کائنات دل کی غلام ہے ،
دل کے سوز و گریہ سے ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے ۔
- میری طرف سے ہندوستان کو یہ پیغام پہنچا دو ،
کہ غلام ، دل کی بیداری سے آزادی حاصل کرتا ہے ۔

- مَیں اور تُو اللہ تعالیٰ کی کھیتی ہیں ، دل اس کی پیداوار ہے ،
یہی عروسِ زندگی کا محمل ہے ۔
- غبارِ راہ (انسان) دانائے اسرار بن گیا ،
عقل کی وجہ سے نہیں ، بلکہ دل کے باعث ۔

- کبھی یہ حسنِ یکتا کا طلب گار ہوتا ہے ،
کبھی ایسا خطیب ، صلیب جس کا منبر ہے ۔
- کبھی صاحبِ لاؤ لشکر سلطان ،
لیکن اپنی دولت سے کنارہ کش ۔

marfat.com

جهانِ دل جهانِ رنگ و بو نیست
درو پست و بلند و کاخ و کو نیست
زمین و آسمان و چار سو نیست
دریں عالم بجز الله هو نیست!

نگه دید و خرد پیمانه آورد
که پیماید جهانِ چار سو را
مے آشامے که دل کردند نامش
بخویش اندر کشید ایں رنگ و بو را

محبت چیست؟ تاثیرِ نگاهیست
چه شیریں زخمے از تیرِ نگاهیست
بصیدِ دل روی؟ ترکش بینداز
که ایں نخچیر نخچیرِ نگاهیست

marfat.com

- یہ رنگ و بُو کی دُنیا ، دل کی دُنیا نہیں ،
دل کی دنیا میں نہ پستی و بلندی ہے ، نہ محل و کوچہ ۔
- نہ وہاں زمین و آسمان ہیں ، نہ چہار اطراف ،
اس جہان میں سوائے اللہ ھُو کے اور کچھ نہیں۔

- نگاہ نے (جہان کا) مشاہدہ کیا اور خرد پیمانہ لے آئی ،
کہ اس چہار اطراف کے جہان کی پیمائش کرے ۔
- مگر وہ مے کش ، جسے دل کہتے ہیں ،
اس جہانِ رنگ و بُو کو (ایک ہی جام میں) پی گیا ۔

- محبّت کیا ہے ؟ تاثیرِ نگاہ ،
یہ تیرِ نگاہ کا لگایا ہُوا کیسا شیریں زخم ہے ۔
- دل کے شکار کو جا رہا ہے ، تو ترکش پھینک دے ،
کہ یہ شکار ، نگاہ کا شکار ہے ۔

marfat.com

۹

خودی

خودی روشن ز نورِ کبریائی است
رسائی ہائے او از نارسائی است
جدائی از مقاماتِ وصالش
وصالش از مقاماتِ جدائی است

چو قومے در گذشت از گفتگو ہا
ز خاکِ او بروید آرزو ہا
خودی از آرزو شمشیر گردد
دمِ او رنگ ہا بُرد ز بو ہا!

خودی را از وجودِ حق وجودے
خودی را از نمودِ حق نمودے
نمیدانم کہ ایں تابندہ گوہر
کجا بودے اگر دریا نبودے

marfat.com

۹

خودی

- خودی، اللہ تعالیٰ کے نور سے روشن ہے،
اس کی کوششِ ناتمام ہی میں اس کی کامیابی ہے۔
- اس کا ہجر، اس کے وصال کے مقامات میں سے
اور اس کا وصال، مقاماتِ جدائی میں سے۔

- جب کوئی قوم باتیں بنانا چھوڑ دیتی ہے،
تو اس کی خاک سے (حصولِ مقاصد کی) آرزو جنم لیتی ہے۔
- پھر آرزو کی بدولت اس کی خودی شمشیر بن جاتی ہے،
اور اس شمشیر کی دھار خوشبو (اصلیت) سے رنگ (ظاہری ٹیپ ٹاپ) کو الگ کر دیتی ہے۔

- خودی کا وجود حق تعالےٰ کے وجود سے ہے،
خودی کی نمود، حق (سچائی) کے اظہار سے ہے۔
- مَیں نہیں جانتا کہ اگر دریا نہ ہوتا،
تو (خودی کا) یہ تابدار گوہر کہاں ہوتا۔

marfat.com

دلے چوں صحبتِ گِل می پذیرد
ہماندم لذتِ خوابش بگیرد
شود بیدار چوں "من" آفریند
چو "من" محکومِ تن گردد بمیرد

وصالِ ما وصال اندر فراق است
کشودِ ایں گرہ غیر از نظر نیست
گہر گم گشتۂ آغوشِ دریا است
ولیکن آب بحر آبِ گہر نیست!

کفِ خاکے کہ دارم از درِ اوست
گل و ریحانم از ابرِ تر اوست
نہ "من" را می شناسم نہ "او" را
ولے دانم کہ "من" اندر برِ اوست

marfat.com

- جب دل مٹی (بدن) کی صحبت اختیار کر لیتا ہے،
  تو اسی وقت اسے نیند کی لذّت آ لیتی ہے۔
- جب وہ "من" تخلیق کرتا ہے، تو بیدار ہو جاتا ہے،
  لیکن اگر اس کا "من" تن کا محکوم ہو جائے، تو وہ
  (دل) مر جاتا ہے۔

- (اللہ تعالیٰ سے) ہمارا وصال، وصال اندر فراق ہے،
  جب تک انسان میں نظر پیدا نہ ہو، یہ عقدہ وا نہیں ہوتا۔
- بے شک گوہر (خودی)، آغوشِ دریا (باری تعالیٰ) میں گم ہے،
  مگر آبِ بحر اور آبِ گوہر میں بہت فرق ہے۔
  (گوہر دریا میں رہتے ہوئے بھی، دریا سے الگ ہے)

- میری خاکِ بدن اسی کے دم قدم سے ہے،
  میرے گُل و ریحان (افکار و جذبات) اسی کے ابرِ تر کے
  رہینِ منت ہیں۔
- نہ میں اپنے آپ کو پہچانتا ہوں، نہ حق تعالیٰ کو،
  مگر اتنا جانتا ہوں کہ میں ان کے پہلو میں ہوں۔

marfat.com

۱۰

جبر و اختیار

یقیں دانم کہ روزے حضرتِ او
ترازوے نہد ایں کاخ و کو را
ازاں ترسم کہ فردائے قیامت
نہ ما را سازگار آید نہ او را!

بہ روما گفت با من راہبِ پیر
کہ دارم نکتۂ از من فرا گیر
کند ہر قوم پیدا مرگِ خود را
ترا تقدیر و ما را کشت تدبیر!

۱۱

موت

شنیدم مرگ با یزداں چنیں گفت
چہ بے نم چشمِ آں کز گل بزاید
چو جانِ او بگیرم شرمسارم
ولے او را ز مردن عار ناید!

marfat.com

۱۰

جبر و اختیار

- میرا ایمان ہے کہ ایک دن،
اللہ تعالیٰ اس دنیا (میں کیے گئے ہمارے اعمال) کے لیے میزان قائم کریں گے۔
- مگر مجھے یہ ڈر ہے کہ قیامت کا دن،
نہ ہمیں راس آئے گا، نہ انہیں۔

- شہرِ روم میں مجھے ایک بوڑھے راہب نے کہا،
میرے پاس ایک راز کی بات ہے، وہ مجھ سے لے لے۔
- ہر قوم خود ہی اپنی موت کا سامان پیدا کر لیتی ہے،
تم مسلمانوں کو (جامد) تقدیر کے تصور نے مارا اور ہمیں (اپنی) تدبیر (پر بھروسا کرنے) نے۔

۱۱

موت

- سُنا ہے کہ موت نے اللہ تعالیٰ سے کہا،
یہ (انسان) جو مٹی سے پیدا ہوتا ہے، اس کی آنکھ کیسی بے نم ہے۔
- جب مَیں اس کی جان قبض کرتی ہوں، تو مجھے شرم آتی ہے،
مگر اسے مرنے سے شرم نہیں آتی۔

marfat.com

ثباتش دہ کہ میرِ شش جہات است
بدستِ او زمامِ کائنات است!
نگردد شرمسار از خواریٔ مرگ
کہ نامحرم ز ناموسِ حیات است!

۱۲

بگو ابلیس را

بگو ابلیس را از من پیامے
تپیدن تا کجا در زیرِ دامے
مرا ایں خاکدانے خوش نیاید
کہ صبحش نیست جز تمہیدِ شامے

جہاں تا از عدم بیروں کشیدند
ضمیرش سرد و بے ہنگامہ دیدند
بغیر از جانِ ما سوزے کجا بود
ترا از آتشِ ما آفریدند

marfat.com

- (موت نے کہا) انسان کو ثبات عطا فرمائیے کہ یہ اس (کائناتِ) شش جہات کا حکمران ہے،
اس کے ہاتھ میں ساری کائنات کی باگ ڈور ہے۔
- (عجیب بات ہے کہ) اسے موت کی ذلت سے شرم نہیں آتی،
شاید یہ حیات کی عظمت سے بے خبر ہے۔

۱۲

ابلیس سے کہو

- میری طرف سے ابلیس کو یہ پیغام دو،
تُو جال کے نیچے کب تک تڑپتا رہے گا۔
- مجھے تو یہ دنیا پسند نہیں آئی،
جس کی صبح، تمہیدِ شام کے سوائے اور کچھ نہیں۔

- جب اس دنیا کو عدم سے وجود میں لائے،
تو اس کا ضمیر سرد اور ہنگاموں سے خالی تھا۔
- ہماری جان کے سوائے اور کہیں سوز نہ تھا،
تجھے ہماری ہی آگ سے پیدا کیا گیا۔

marfat.com

جدائی شوق را روشن بصر کرد
جدائی شوق را جوینده‌تر کرد
نمیدانم که احوالِ تو چون است
مرا ایں آب و گل از من خبر کرد

ترا از آستانِ خود براندند
رجیم و کافر و طاغوت خواندند
من از صبحِ ازل در پیچ و تابم
ازاں خارے که اندر دل نشاندند

تو می دانی صواب و ناصوابم
نروید دانه از کشتِ خرابم
نکردی سجده و از دردمندی
بخود گیری گناهِ بیحسابم!

marfat.com

- (اللہ تعالےٰ سے) جدائی نے میرے شوقِ (محبّت) کی آنکھیں روشن کر دیں،
جدائی نے شوق کی جستجو اور بڑھا دی۔
- مجھے معلوم نہیں کہ تمہارا کیا حال ہے،
مگر مجھے تو اس دنیا نے خود آگاہ بنا دیا۔

- (اللہ تعالےٰ نے) مجھے راندۂ درگاہ کر دیا،
مجھے رجیم، کافر اور طاغوت کہا گیا۔
- مَیں صبحِ ازل سے (عشقِ الٰہی کے) اس کانٹے کے باعث پیچ و تاب کھا رہا ہُوں،
جو میرے دل کے اندر چبھو دیا گیا ہے۔

- (اے ابلیس) تُو میری نیکی یا برائی کو جانتا ہے،
تجھے معلوم ہے کہ میری ویران کھیتی سے دانہ تک نہیں اُگتا۔
- تُو نے مجھے سجدہ نہ کر کے ازراہِ ہمدردی،
میرے بے حساب گناہوں کی ذمّہ داری اپنے سر لے لی ہے۔

marfat.com

بیا تا نرد را شاہانہ بازیم
جہانِ چارسو را درگدازیم
بافسونِ ہنر از برگِ کاہش
بہشتے ایں سوئے گردوں بسازیم

۱۳

ابلیس خاکی و ابلیس ناری

فسادِ عصرِ حاضر آشکار است
سپہر از زشتیٔ او شرمسار است
اگر پیدا کنی ذوقِ نگاہے
دو صد شیطاں ترا خدمتگذار است!

بہ ہر کو رہزنانِ چشم و گوش اند
کہ در تاراجِ دل ہا سخت کوش اند
گراں قیمت گناہے با پشیزے!
کہ ایں سوداگراں ارزاں فروش اند!

marfat.com

- آ، ہم شاہانہ انداز سے کھیل کھیل کر،
اس جہانِ چارسُو (دنیا) میں گداز پیدا کر دیں۔
- اور اپنی ہنرمندی کے افسوں سے دُنیا کے برگ گاہ سے،
آسمان کے اس جانب ایک نئی بہشت بنالیں۔
(آدم اور ابلیس دونوں کو جنت سے نکال دیا گیا تھا)

۱۳

ابلیس خاکی و ابلیس نوری

- دورِ حاضر میں جو ہر طرف فساد برپا ہے، وہ ظاہر ہے،
اس دَور کی برائی سے آسمان بھی شرمسار ہے۔
(آسمان نے اس سے پہلے ایسا بُرا دور نہیں دیکھا)
- اگر تُو ذوقِ نگاہ پیدا کرلے،
تو تجھے اپنی خدمت کے لیے سینکڑوں شیطان مل سکتے ہیں۔

- ہر کوچہ میں چشم و گوش کے ایسے راہزن پھر رہے ہیں،
جو (دن رات) دل لُوٹنے میں لگے رہتے ہیں۔
- (یہ لوگ دل لُوٹنے کا) اتنا گراں قیمت گناہ کوڑیوں کے عوض کرتے ہیں،
دیکھیے، یہ سوداگر کتنے ارزاں فروش ہیں۔

marfat.com

چہ شیطانے! خرامش واژگونے
کند چشمِ ترا کور از فسونے
من او را مُردہ شیطانے شمارم
کہ گیرد چوں تو نخچیرِ زبونے!

چہ زہرابے کہ در پیمانۂ اوست
کشد جاں را و تن بیگانۂ اوست
تو بینی حلقۂ دامے کہ پیداست
نہ آں دامے کہ اندر دانۂ اوست!

بشر تا از مقامِ خود فتاد است
بقدرِ محکمی او را کشاد است
گنہ ہم می شود بے لذّت و سرد
اگر ابلیسِ تو خاکی نہاد است

marfat.com

- یہ کیسا شیطان ہے جو اُلٹی چال چلتا ہے،
پہلے افسوں پھونک کر تیری آنکھ اندھی کرتا ہے۔
- مَیں اسے مُردہ شیطان سمجھتا ہُوں،
جو تجھ سے کمزور شکار پر ہاتھ ڈالتا ہے۔

- اس کے پیمانہ میں ایسا زہراب بھرا ہے،
جو بدن کو مارنے کی بجائے رُوح کو ختم کر دیتا ہے۔
- تو صرف اس کے جال کے اس پھندے کو دیکھتا ہے، جو نظر آتا ہے،
لیکن اس پھندے کو نہیں دیکھتا جو دانہ کے اندر پنہاں ہے۔

- جب سے بشر اپنے مقام سے گرا ہے،
اس کی کشاد (آزادی) کا دار و مدار اس کی پختگی پر ہے۔
- اگر تیرا ابلیس خاکی نہاد ہے،
تو تیرا گناہ بھی بے لذّت اور سرد ہو گا۔

marfat.com

مشو نخچیرِ ابلیسانِ ایں عصر
خساں را غمزۂ شاں سازگار است
اصیلاں را ہماں ابلیس خوشتر
کہ یزداں دیدہ و کامل عیار است!

حریف ضربِ او مردِ تمام است
کہ آں آتش نسب والامقام است
نہ ہر خاکی سزاوارِ نخِ اوست
کہ صیدِ لاغرے بر وے حرام است

زفہمِ دوں نہاداں گرچہ دُور است
ولے ایں نکتہ را گفتن ضرور است
بہ ایں نوزادہ ابلیساں نسازد
گنہگارے کہ طبعِ او غیور است

marfat.com

- اس دَور کے ابلیسوں کا شکار نہ بن ،
ان کا غمزہ کم ظرفوں کے موافق ہے ۔
- عالی ظرف انسانوں کے لیے وہی ابلیس بہتر ہے ،
جس نے اللہ تعالےٰ کو دیکھا ہُوا ہے اور جو اپنے فن میں کامل ہے ۔

- اس کی ضرب کو مردِ کامل ہی برداشت کر سکتا ہے ،
کیوں کہ وہ آتش نسب (شیطنت میں) بلند مقام رکھتا ہے ۔
- ہر خاکی اس کی شکار کی ڈوری کے قابل نہیں ،
وہ کمزور شکار کو اپنے اُوپر حرام سمجھتا ہے ۔

- اگر چہ پست فطرت لوگ اسے نہیں سمجھ پائیں گے ،
مگر یہ نکتہ کہہ دینا ضروری ہے ۔
- کہ غیور طبیعت گنہ گار کو ،
یہ نوزائیدہ ابلیس راس نہیں آتنے ۔

marfat.com

به یارانِ طریق

بیا تا کارِ این امت بسازیم
قمارِ زندگی مردانه بازیم!
چنان نالیم اندر مسجدِ شهر
که دل در سینۂ ملّا گدازیم!

marfat.com

بہ یارانِ طریق

- آؤ، ہم اس امّت کے معاملات درست کریں، زندگی کا کھیل مردانہ وار کھیلیں۔
- شہر کی مسجد میں اس طرح سے نالہ و فریاد کریں، کہ مُلّا کے سینہ میں جو (پتھر جیسا سخت) دل ہے، وہ بھی گداز ہو جائے۔

marfat.com

به یارانِ طریق

۱

قلندر جره بازِ آسمانها
به بالِ او سبک گردد گرانها
فضاے نیلگوں نخچیرگاهش
نمیگردد بگردِ آشیانها!

ز جانم نغمۂ اللہ ہُو ریخت
چو گرد از رختِ ہستی چارسو ریخت
بگیر از دستِ من سازے کہ تارش
ز سوزِ زخمہ چوں اشکم فرو ریخت!

marfat.com

بہ یارانِ طریق

١

- قلندر آسمانوں کا نر باز ہے ،
اس کی پرواز کے سامنے مشکل (مراحل) آسان ہو جاتے ہیں ۔
- اس کی شکار گاہ یہ نیلگوں فضا ہے ،
وہ (چڑیوں کے) آشیانوں کے گرد نہیں گھومتا ۔
(اقبال اپنے آپ کو قلندر کہتے ہیں)

- میری جان سے اللہ ہو کا نعرہ بکھرا ،
تو یہ (جہان) چار سُو میرے وجود کے لباس سے غبار کی مانند جھڑ گیا ۔
- میرے ہاتھ سے ساز لے لو کہ (اب) اس کے تار ،
مضراب کے سوز سے میرے آنسوؤں کی مانند نیچے گر رہے ہیں ۔

marfat.com

چو اشک اندر دلِ فطرت تپیدم
تپیدم تا بچشمِ او رسیدم
درخشِ من ز مژگانش توان دید
کہ من بر برگِ کاہے کم چکیدم

مرا از منطق آید بوے خامی
دلیلِ او دلیلِ ناتمامی!
برویم بستہ درہا را کشاید
دو بیت از پیرِ رومی یا ز جامی!

بیا از من بگیر آں دیرسالہ
کہ بخشد روح با خاکِ پیالہ!
اگر آتش دہی از شیشۂ من
قدِ آدم بروید شاخِ لالہ!

marfat.com

- میں فطرت کے دل میں آنسو کی مانند تڑپ تڑپ کے اس کی آنکھ تک پہنچا ہوں۔
- میری چمک اس کی پلکوں پر دیکھی جا سکتی ہے،
  کیونکہ میں گھاس کی پتی پر کبھی نہیں ٹپکا۔

- مجھے منطق سے خامی کی بُو آتی ہے،
  اس کے دلائل اس کی ناتمامی کا ثبوت ہیں۔
- پیرِ رومیؒ یا جامیؒ کے چند اشعار،
  مجھ پر (حقیقت کے) بند دروازے کھول دیتے ہیں۔

- آ، مجھ سے وہ کہنہ شراب حاصل کر،
  جو پیالے کی خاک میں جان ڈال دیتی ہے۔
- اگر تُو شاخِ لالہ کی آبیاری میری صراحی سے کرے،
  وہ قدِ آدم تک بڑھ جائے۔

marfat.com

بدستِ من ہماں دیرینہ چنگ است
درونش نالہ ہائے رنگ رنگ است
ولے بنوازمش با ناخنِ شیر
کہ او را تار از رگ ہائے سنگ است!

بگو از من بہ پرویزانِ ایں عصر
نہ فرہادم کہ گیرم تیشہ در دست
ز خارے کو خلد در سینۂ من
دلِ صد بیستوں را می تواں خست

فقیرم ساز و سامانم نگاہیست
بچشمم کوہِ یاراں برگِ کاہیست!
ز من گیر ایں کہ زاغِ دخمہ[1] بہتر
ازاں بازے کہ دست آموز شاہیست!

[1] اشارات: دخمہ، پارسیوں کا مرگھٹ

marfat.com

- میرے ہاتھ میں وہی پرانا ساز ہے،
اس کے اندر رنگارنگ نالے ہیں۔
- لیکن میں اسے ناخنِ شیر سے بجاتا ہوں،
کیونکہ اس کے تار پتھر کی رگوں سے بنائے گئے ہیں۔

- اس دَور کے پرویزوں سے کہہ دو،
مَیں فرہاد نہیں کہ ہاتھ میں تیشہ لوں۔
- میرے دل کے اندر جو کانٹا کھٹک رہا ہے،
اس سے بیستون جیسے سینکڑوں پہاڑوں کے دل زخمی کیے جا سکتے ہیں۔

- مَیں فقیر ہوں۔ نگاہ میرا ساز و سامان ہے،
جو چیز دوستوں کے لیے پہاڑ ہے، وہ میری نظر میں برگِ کاہ کے برابر ہے۔
- مجھ سے سُن کر مرگھٹ کا کوّا،
اس باز سے بہتر ہے، جو بادشاہ کے ہاتھ پر بیٹھنے والا ہو۔

marfat.com

درِ دل را بروے کس نہ بستم
نہ از خویشاں نہ از یاراں گسستم
نشیمن ساختم در سینۂ خویش
ترا ایں چرخِ گرداں خوش نشستم

دریں گلشن ندارم آب و جاہے
نصیبم نے قبائے، نے کلاہے
مرا گلچیں بد آموزِ چمن خواند
کہ دادم چشمِ نرگس را نگاہے!

دو صد دانا دریں محفل سخن گفت
سخن نازک تر از برگِ سمن گفت
ولے با من بگو آں دیدہ ور کیست
کہ خارے دید و احوالِ چمن گفت!

marfat.com

- مَیں نے کسی پر اپنے دل کا دروازہ بند نہیں کیا،
نہ مَیں نے رشتہ داروں سے قطع تعلق کیا، نہ دوستوں سے۔
- (البتہ) مَیں نے اپنا نشیمن اپنے سینہ میں بنا رکھا ہے،
(اور) اس چرخِ گرداں کے نیچے خوش بیٹھا ہوں۔

- مَیں اس باغِ (دنیا) میں کوئی شان و مرتبہ نہیں رکھتا،
نہ میرے پاس قبا ہے، نہ کلاہ۔
- گلچیں کہتا ہے کہ مَیں اہلِ چمن کو بری باتیں پڑھاتا ہوں،
کیونکہ مَیں نے چشمِ نرگس کو دیکھنا سکھا دیا ہے۔

- اس محفل (دنیا) میں سینکڑوں داناؤں نے،
برگِ سمن سے نازک تر باتیں کہی ہیں۔
- لیکن مجھے بتا کہ وہ صاحبِ نظر کون ہے،
جس نے کانٹے دیکھے اور چمن (اسلام) میں آنے والی بہار کی خبر دی۔
(اپنے متعلق کہہ رہے ہیں)

marfat.com

ندانم نکته ہائے علم و فن را
مقامے دیگرے دادم سخن را
میانِ کارواں سوز و سرودم
سبک سیر کرد پیرانِ کہن را!

نہ پنداری کہ مرغِ صبح خوانم
بجز آہ و فغاں چیزے ندانم
مدہ از دست دامانم کہ یابی
کلیدِ باغ را در آشیانم!

بچشمِ من جہاں جز رہگذر نیست
ہزاراں رہرو و یک ہمسفر نیست!
گذشتم از ہجومِ خویش و پیوند
کہ از خویشاں کسے بیگانہ تر نیست!

marfat.com

- مَیں علم وفن کے نکتے نہیں جانتا ،
مگر مَیں نے شاعری کو نیا مقام عطا کیا ہے ۔
- میرے سوز و سرور سے قافلے کے پیرانِ کہن بھی ،
تیز رفتار ہو گئے ہیں ۔

- یہ گمان نہ کر کہ مَیں صبح کے وقت چہچہانے والے عام پرندوں کی طرح کا پرندہ ہوں ،
اور آہ و فغاں کے علاوہ میرے پاس اور کچھ نہیں ۔
- میرا دامن مضبوطی سے تھام لے ،
تجھے باغ (حیات) کی چابی میرے ہی آشیانہ سے ملے گی ۔

- میری نظر میں یہ دنیا راہگذر کے سوائے اور کچھ نہیں ،
مسافر ہزاروں ہیں ، مگر ہم سفر ایک بھی نہیں ۔
- میں رشتہ داروں کے ہجوم سے الگ ہو گیا ہوں ،
کیونکہ یہاں اپنوں سے زیادہ بیگانہ اور کوئی نہیں ۔

marfat.com

باین نابودمندی بودن آموز
بہائے خویش را افزودن آموز
بفیت اندر محیطِ غم‌ من
بطوفانم چو دُر آسودن آموز

کہن پروردۂ ایں خاک دانم
ولے از منزلِ خود دل گرانم
دمیدم گرچہ از فیضِ نم او
زمیں را آسمانِ خود ندانم!

ندانی تا نہ باشی محرمِ مرد
کہ دلہا زندہ گردد از دمِ مرد
نگہدارد ز آہ و نالہ خود را
کہ خود دار است چوں مرداں غمِ مرد!

marfat.com

- اس فنا کے باوجود بقا میں آنا سیکھ ،
اپنی قدر و قیمت میں اضافہ کرنا سیکھ ۔
- میرے نغمہ کے سمندر میں چھلانگ لگا کے ،
میرے طوفان کے اندر موتی کی مانند آرام پانا سیکھ ۔

- جانتا ہوں کہ مَیں اسی خاک (زمین) کا قدیم پروردہ ہوں ،
مگر مَیں اپنی اس منزل سے دل گراں ہُوں ۔
- اگرچہ مَیں نے اسی کے نم کے فیض سے پرورش پائی ہے ،
مگر مَیں زمین کو اپنا آسمان (منزلِ مقصود) نہیں سمجھتا ۔

- جب تک تُو کسی صاحبِ دل کی صحبت میں نہ بیٹھے ، تُو یہ بات نہیں سمجھ سکتا ،
کہ دل صاحبِ دل کی توجہ سے زندہ ہوتے ہیں ۔
- صاحبِ دل اپنے آہ و نالہ کی حفاظت کرتے ہیں ،
کیونکہ ان کا غمِ (عشق) بھی انہی کی طرح خود دار ہوتا ہے ۔
(اندازِ جنوں کون سا ہم میں نہیں مجنوں !
پر تیری طرح عشق کو رسوا نہیں کرتے)

marfat.com

نگاہے آفریں، جاں در بدن بیں
بشاخاں نادمیدہ یاسمن بیں
دگر نہ مثل تیرے در کمانے
ہدف را بانگاہِ تیر زن بیں

خرد بیگانۂ ذوقِ یقین است
قمارِ علم و حکمت بدنشین است!
دو صد بوحامد و رازی نیرزد
بنادانے کہ چشمش راہ بین است!

قماش و نقرہ و لعل و گہر چیست؟
غلامم خوش گل و زریں کمر چیست؟
چو یزداں از دو گیتی بے نیازند
دگر سرمایۂ اہلِ ہنر چیست؟

marfat.com

- اپنے اندر ایسی نگاہ پیدا کر ، جو بدن میں موجود جان کو دیکھ لے ،
  جو ان اَن کھلے پھولوں کو دیکھ سکے ، جو ابھی شاخ کے اندر ہیں۔
- یا پھر کمان پر چڑھے ہوئے تیر کی مانند ،
  تیر زن کی نظر سے ہدف دیکھ۔

- خرد ، ذوقِ یقین سے بے نصیب ہے ،
  علم و حکمت کا جوّا بد آموز ہے۔
- اس اَن پڑھ کے سامنے سینکڑوں غزالیؒ اور رازیؒ ہیچ ہیں ،
  جس کی آنکھ سیدھی راہ دیکھتی ہے۔

- (اہلِ ہنر کی نظروں میں) قماش (ریشمی لباس) چاندی ،
  لعل و گوہر ،
  اور خوبصورت اور زرّیں کمر خادموں کی کیا حیثیت ہے۔
- وہ اپنے اللہ (تعالیٰ) کی طرح دونوں جہانوں سے بے نیاز ہیں ،
  اور یہی بے نیازی ان کی دولت ہے۔

marfat.com

خودی را نشهٔ من عینِ هوش است
ازان میخانهٔ من کم خروش است
مَے من گرچه ناصاف است درکش
که این ته جرعهٔ خمهاے دوش است!

ترا با خرقه و عمامه کارے
من از خود یافتم بوے نگارے
همیں یک چوبِ نَے سرمایهٔ من
نه چوبِ منبرے نے چوبِ دارے

چو دیدم جوهرِ آئینهٔ خویش
گرفتم خلوت اندر سینهٔ خویش
ازیں دانشورانِ کور و بے ذوق
رمیدم با غمِ دیرینهٔ خویش

marfat.com

- خودی کے لیے میرا نشہ عین ہوش ہے ،
یہی وجہ ہے کہ میرے میخانہ میں شور و غوغا نہیں ۔
- اگرچہ میری شراب اتنی صاف نہیں ، مگر اسے پی جا ،
کیوں کہ یہ قدیم (دورِ اسلام) کے خُموں کی بچی ہوئی
شراب کا آخری گھُونٹ ہے ۔

- تُو گدڑی (پیروں) اور دستار (عالموں) کے پیچھے بھاگتا ہے ،
(مگر) مَیں نے اپنے آپ سے محبوب کی خوشبو پائی ہے ۔
- یہی ایک چوبِ نَے میرا سرمایہ ہے ،
نہ مَیں چوبِ منبر کی خواہش رکھتا ہوں ، نہ چوبِ دار کی ۔

- جب مَیں نے اپنے آئینۂ (قلب) کا جوہر دیکھا ،
تو مَیں اپنے سینے کے اندر خلوت گزیں ہو گیا ۔
- اور اپنے غمِ دیرینہ (عشق) کو لے کر ،
ان اندھے اور بے ذوق دانشوروں سے دُور بھاگ گیا ۔

marfat.com

چو رختِ خویش بر بستم ازیں خاک
ہمہ گفتند باما آشنا بود!
ولیکن کس ندانست ایں مسافر
چہ گفت و باکہ گفت و از کجا بود!

۲

اگر دانا دل و صافی ضمیر است
فقیرے با تہی دستی امیر است
بدوشِ منعمِ بے دین و دانش
قبائے نیست، پالانِ حریر است!

۳

سجودے آوری دارا و جم را
مکن اے بے خبر رسوا حرم را
مبر پیشِ فرنگی حاجتِ خویش
زطاقِ دل فرو ریز ایں صنم را

marfat.com

- جب مَیں نے اس دُنیا سے رختِ (سفر) باندھا،
توسب نے کہا: یہ ہمارا جاننے والا تھا۔
- مگر کوئی نہیں سمجھا کہ اس مسافر نے،
کیا کہا، کس سے کہا اور یہ کہاں سے تھا؟

۲

- اگر فقیر دانا دل اور صاف باطن ہے،
تو وہ مفلسی میں بھی امیر ہے۔
- وہ دولت مند جو بے دین اور بے دانش ہو۔
اس کے کندھوں پر قبا نہیں، بلکہ ریشم کا پالان ہے۔
(یعنی وہ ریشمی لباس میں گدھا ہے)

۳

- تُو دارا و جم (جیسے پادشاہوں) کے سامنے سجدہ کرتا ہے،
اے بے خبر! حرم کو رسوا نہ کر۔
- اپنی حاجت فرنگی کے سامنے نہ لے جا۔
اس بُت کو اپنے دل کے طاقچہ سے نیچے گرا دے۔

marfat.com

شنیدم بیتکے از مردِ پیرے
کہن فرزانۂ روشن ضمیرے
اگر خود را بناداری نگہ داشت
دو گیتی را بگیر از آں فقیرے!

نہاں اندر دو حرفے سرِ کار است
مقامِ عشق منبر نیست، دار است
براہیماں ز نمرودان نترسند
کہ عودِ خام را آتش عیار است!

مجو اے لالہ از کس غمگساری
چو من خواہ از درونِ خویش یاری
بہر بادے کہ آید سینہ بکشائے
نگہ دار آں کہن داغے کہ داری

marfat.com

- مَیں نے ایک دانا اور روشن ضمیر،
پیرِ کہن سے یہ شعر سُنا تھا۔
- جو فقیر نا داری میں خود داری اختیار کرتا ہے،
وہ دونوں جہانوں کا مالک بن جاتا ہے۔

- کام کی بات دو حرفوں میں پوشیدہ ہے،
عِشق کا مقام منبر نہیں، دار ہے۔
- ابراہیم، نمردوں سے نہیں ڈرتے،
کیونکہ عودِ خام کے لیے آگ کسوٹی ہے۔
(عود آگ میں ڈالی جائے تو خوشبو دیتی ہے)

- اے گُلِ لالہ! تُو کسی سے ہمدردی کا خواہاں نہ ہو،
میری طرح (صرف) اپنے آپ سے دوستی رکھ۔
- جو بھی ہوا آئے، اس کے سامنے اپنا سینہ کھول دے،
(نئے علوم سے فائدہ اُٹھا)
مگر اپنے پُرانے داغِ (محبّت) کا خیال رکھ۔
(کہیں وہ ضائع نہ ہو جائے)

marfat.com

زپیرے یاد دارم ایں دو اندرز
نباید جز بجانِ خویشتن زیست
گریز از پیش آں مرد فرو دست
کہ جانِ خود گرو کرد و بہ تن زیست!

بساحل گفت موجِ بیقرارے
بفرعونے کنم خود را عیارے
گہے بر خویش می پیچم چو مارے
گہے رقصم بہ ذوقِ انتظارے!

اگر ایں آب و جاہے از فرنگ است
جبینِ خود منہ جز بر درِ او
سرِیں را ہم بہ چوبش دہ کہ آخر
حقے دارد بہ خرپالاں گرِ او!

marfat.com

- مجھے ایک پیر مرد کی دو نصیحتیں یاد ہیں ،
ایک یہ کہ اپنی جان ہی سے زندہ رہا جا سکتا ہے۔
- دوسری یہ کہ اس بے ہمّت انسان سے دُور رہ ،
جس نے اپنی جان گرو رکھ دی اور صرف تن
(کی آرائش) کے لیے زندہ رہا۔

- موجِ بے قرار نے ساحل سے کہا ۔
مَیں کسی فرعون سے اپنی ہمّت آزماتی ہُوں ۔
- کبھی (غصّہ سے) سانپ کی طرح پیچ و تاب کھاتی ہوں ،
اور کبھی ذوقِ انتظار میں رقص کرتی ہوں ۔

- اگر تیری یہ شان و مرتبہ فرنگی کے سبب سے ہے ،
تو اسی کے دروازے پر سجدہ ریز ہو۔
- لیکن اپنے سر کو بھی اس کے ڈنڈے کے حوالے کر ،
کیونکہ آخر پالان گر اپنے گدھے پر کچھ حق بھی رکھتا ہے ۔

marfat.com

فرنگی را دلے زیرِ نگیں نیست
متاعِ او ہمہ ملک است، دیں نیست
خداوندے کہ در طوفِ حریمش
صد ابلیس است و یک روح الامیں نیست

۴

من و تو از دل و دیں ناامیدیم
چو بوئے گل ز اصلِ خود رمیدیم!
دلِ ما مُرد و دیں از مُردنش مُرد
دو تا مرگے بیک سودا خریدیم!

مسلمانے کہ داند رمزِ دیں را
نساید پیشِ غیر اللہ جبیں را
اگر گردوں بہ کامِ او نہ گردد
بکامِ خود بہ گرداند زمیں را!

marfat.com

- کسی دل پر فرنگی کی حکومت نہیں ،
اس کا اثاثہ صرف ممالک ہیں ، دین نہیں ۔
- وہ ایسا خدا ہے جس کی بارگاہ کے طواف میں ،
سینکڑوں ابلیس تو ہیں ، مگر روح الامین ایک بھی نہیں ۔

۴

- مَیں اور تُو دل و دین سے نا اُمید ہیں ،
پھول کی خوشبو کی طرح ہم اپنی اصل سے دُور جا چکے ہیں ۔
- ہمارا دل مرا ، تو اس کے مرنے سے دین بھی مر گیا ،
ہم نے ایک سودے میں دوہری موت خریدی ۔

- وہ مسلمان جو دین کی رُوح سے با خبر ہے ،
وہ غیر اللہ کے سامنے اپنی پیشانی نہیں رگڑتا ۔
- اگر آسمان اس کی مرضی کے مطابق گردش نہ کرے ،
تو وہ زمین کو اپنی مرضی کے مطابق گھما لیتا ہے ۔

marfat.com

دلِ بیگانہ خوزیں خاکداں نیست
شب و روزش ز دورِ آسماں نیست
تو خود وقتِ قیامِ خویش دریاب
نمازِ عشق و مستی را اذاں نیست

مقامِ شوق بے صدق و یقیں نیست
یقیں بے صحبتِ روح الامیں نیست
گر از صدق و یقیں داری نصیبے
قدم بیباک نہ، کس در کمیں نیست!

مسلماں را ہمیں عرفان و ادراک
کہ در خود فاش بیند رمزِ لولاک[1]
خدا اندر قیاسِ ما نگنجد
شناس آں را کہ گوید ما عرفناک[2]

[1] اشارات: لولاک تلمیح بحدیث لولاک لما خلقت الافلاک [2] ما عرفناک ما عرفناک حق معرفتک

- دلِ بے نیاز کا تعلق اس دُنیا سے نہیں
اس کے شب و روز آسمان کی گردش سے پیدا نہیں ہوتے۔
- تُو (اپنی نماز کے) قیام کا وقت خود دریافت کر،
نمازِ عشق و مستی کی کوئی اذاں نہیں۔

- (محبت و) شوق کا مقام صدق و یقین کے بغیر نہیں مِلتا،
اور یقین جبرئیلِ امیں کی صحبت کے بغیر حاصل نہیں ہوتا۔
- اگر تجھے صدق و یقین حاصل ہے،
تو بے باکی سے قدم اُٹھا، کوئی (شیطان) تیری گھات میں نہیں ہوگا۔

- مسلمان کا عرفان و ادراک (معرفت اور فہم دیں) یہی ہے،
کہ وہ اپنے اندر لولاک کا راز عیاں دیکھتا ہے۔
(حضورؐ کو مقصودِ حیات سمجھتا ہے)
- اللہ تعالیٰ تو ہماری سوچ میں نہیں سماتے،
تُو انہیں پہچان جنھوں نے فرمایا تھا: کہ ہم نے اللہ تعالےٰ کی معرفت کا حق ادا نہیں کیا۔

marfat.com

بہ افرنگی بتاں خود را سپردی
چہ نامردانہ در بتخانہ مُردی
خرد بیگانۂ دل، سینہ بے نور
کہ از تاکِ نیاگاں مَے نخوردی

نہ ہر کس خودگر و ہم خودگداز است
نہ ہر کس مست ناز اندر نیاز است
قباے لالہ خونیں قباے است
کہ بر بالاے نامرداں دراز است!

بسوز مومن از سوزِ وجودش
کشودِ ہر چہ بستند از کشودش
جلالِ کبریائی در قیامش
جمالِ بندگی اندر سجودش

marfat.com

- تُو اپنے آپ کو فرنگی حسیناؤں کے حوالے کر کے ،
بُت کدہ میں کیا نامردوں کی موت مرا !
- تیری عقل، دل (عشق) سے بیگانہ اور سینہ نورِ (ایمان) سے خالی ہے،
کیوں کہ تُونے اپنے بزرگوں کی شراب (روحانیت)
سے استفادہ نہیں کیا۔

- ہر شخص اپنی شخصیت کو گداز کر کے اس کی از سرِ نو
تعمیر نہیں کر سکتا،
نہ ہر شخص نیازمندی کے اندر مستِ ناز رہ سکتا ہے۔
- لا اِلٰہ کی قبا خونیں قبا ہے،
یہ نامردوں کے قد سے بہت بڑی ہے۔
(نامرد اسے نہیں پہن سکتے)

- مومن اپنے وجود کے سوز سے جلتا ہے،
ہر سربستہ راز اسی کے ہاتھوں کھُلتا ہے۔
- اس کے قیام میں جلالِ کبریائی ہے،
اور اس کے سجود میں جمالِ بندگی۔

marfat.com

چہ پرسی از نمازِ عاشقانہ
رکوعش چوں سجودش محرمانہ
تب و تاب یکے اللہ اکبر
نہ گنجد در نمازِ پنجگانہ!

دو گیتی را صلا[1] از قرأتِ اوست
مسلماں لایموت[2] از رکعتِ اوست
نداند کشتۂ ایں عصرِ بے سوز
قیامت ہا کہ در قد قامتِ اوست

۵

فرنگ آئینِ رزاقی بداند
بایں بخشد از و و امی ستاند
بہ شیطاں آنچناں روزی رساند
کہ یزداں اندر آں حیراں بماند

[1] اشارات: صلا، دعوت   [2] لایموت: زندہ جاوید

marfat.com

- عاشقوں کی نماز کا کیا پوچھنا ہے،
  اس نماز کا رکوع بھی اس کے سجدے کی طرح
  مقامِ قرب ہے۔
- اس کی ایک تکبیر اللہ اکبر،
  [illegible] نمازوں سے بڑھ کر ہے۔

- نمازِ عشق کی قرأت دونوں جہانوں کے لیے صلا (دعوت) ہے،
  اس کی ایک رکعت، مسلمان کو زندۂ جاوید بنا دیتی ہے۔
- اس دَورِ بے سوز کا مارا ہوا انسان کیا جانے،
  کہ اس نماز کی اقامت میں کیا قیامت (پوشیدہ) ہے۔

۵

- انگریز بھی رزق دینے کا طریقہ جانتا ہے،
  ایک کو عطا کرتا ہے، دُوسرے سے چھین لیتا ہے۔
- وہ شیطان کو اس طرح روزی پہنچاتا ہے،
  کہ خود اللہ تعالیٰ بھی حیران رہ جاتے ہیں۔

marfat.com

چہ حاجت طول دادن داستاں را
بحرفے گویم اسرارِ نہاں را
جہانِ خویش با سوداگراں داد
چہ داند لامکاں قدرِ مکاں را

بہشتے بہرِ پاکانِ حرم ہست
بہشتے بہرِ اربابِ ہمم ہست
بگو ہندی مسلماں را کہ خوش باش
بہشتے فی سبیل اللہ ہم ہست!

۶

قلندر میلِ تقریرے ندارد
بجز این نکتہ اکسیرے ندارد
ازاں کشتِ خرابے حاصلے نیست
کہ آب از خونِ شبیرے ندارد!

marfat.com